ببرکاتِ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۴۱۰ھ

نعتیہ دیوان

مسمّٰی بنام تاریخی

بہارِ بخشش

۱۴۱۰ھ

از:-

خلیفۂ حضور مفتیِ اعظم ہند و خلیفۂ حضور احسن العلماء و خلیفۂ قطبِ مدینہ

حضرت الحاج الشاہ مولانا قاری محمد امانت رسول قادری برکاتی نوری رضوی

سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر، پیلی بھیت شریف یوپی



قاری امانت دار الکتب ہدایت نگر پیلی بھیت شریف

www.qariamanatdarulkutub.com

نام کتاب :- نعتیہ دیوان مسمّٰی بنام تاریخی ''بہارِ بخشش''
سنہ ۱۴۱۰ھ

مصنّف :- خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول قادری پیلی بھیتی

کمپوزنگ :- مولانا محمد نسیم امانتی بریلوی

تزئین کار :- محمد حسنین رضا امانتی مصباحی

سن طباعت :- بموقع 101 سالہ عرسِ اعلیحضرت و آل انڈیا مفتیٔ اعظم ہند کانفرنس و عرس شمس الفیوض
و عرس محدثِ پیلی بھیت و جشنِ دستار بندی مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت شریف
28/ اکتوبر 2019ء صفر مظفر 1441ھ

تعداد :- ایک ہزار

قیمت :-

---☆ ملنے کا پتہ ☆---

قاری امانت دار الکتب

ہدایت نگر پیلی بھیت شریف، یوپی، الہند

0091 8791735900 ۞ 9411977612

فہرست "بہارِ بخشش"

فہرست "بہارِ بخشش"

فہرست "بہارِ بخشش"

فہرست ”بہارِ بخشش“

فہرست "بہارِ بخشش"

فہرست "بہارِ بخشش"

فہرست "بہارِ بخشش"

شرف انتساب

چودھویں صدی کے مجدد اعظم دین وملت اعلیٰحضرت عظیم البرکت

الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

پندرھویں صدی کے مجدد شیخ المشائخ شہزادۂ اعلیٰحضرت

حضور مفتیٔ اعظم ہند

حضرت علامہ شیخ مصطفےٰ رضا خاں قادری بریلوی

خلیفۂ تحسین ملت وخلیفۂ خالد ملت

حضرت الحاج الشیخ محمد ہدایت رسول قادری پیلی بھیتی

استاد العلماء فاضل مصر

علامہ مفتی محمد کرامت رسول نوری ازہری محدّثِ پیلی بھیتی

علیہم الرحمۃ والرضوان

منظوم تصدیق برکاتی

رمضان مبارک ۲۹ ۱۴ھ میں حضور سیّدی نظمی میاں صاحب کے ہمراہ فقیر مصطفوی عمرہ زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ شہزادۂ سید العلماء فخر الشعرا حضرت مولانا سید شاہ آلِ رسول حسنین میاں نظمیؔ صاحب برکاتی مارہروی مدینہ شریف میں تشریف فرما ہیں فقیر مصطفوی قاری محمد امانت رسول رضوی برکاتی غفرلہٗ نے قیام گاہ پر حاضر ہوکر اپنا نعتیہ کلام بنام" بہارِ بخشش" دیوان حضرت نظمی صاحب کی خدمت میں پیش کیا حضور اس کو ملاحظہ فرمالیں اور اصلاح فرماکر کچھ تصدیقی کلمات تحریر فرمادیں 23 رمضان 1429ھ کا یہ واقعہ ہے اور 25 رمضان کو حضرت نے موبائل سے اپنی قیام گاہ پر بلایا۔ فقیر مصطفوی حاجی فتح محمد صاحب کو لیکر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نظمی میاں صاحب قبلہ نے فرمایا قاری امانت رسول صاحب آپ کا دیوان" بہارِ بخشش" فقیر برکاتی نظمی نے پڑھا ماشاء اللہ بہت خوب پایا۔ قاری صاحب آپ تو میرے مفتیٔ اعظم ہندنوری برکاتی چشم و چراغ خاندانِ برکات علامہ شیخ مصطفےٰ رضا ابوالبرکات کے خلیفہ و تلمیذِ خاص اور ان کی بارگاہ کے شاعر بھی ہیں۔ آپ کے دیوان کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ المدینۃ المنورۃ میں اس کی تصدیق پر مندرجہ ذیل اشعار قلمبند ہو گئے۔

قاری صاحب کا جو دیوان پڑھا نظمی نے	کہہ اُٹھے خوب بہت خوب بہت خوب ہے یہ
مدحت و نعت کا گلدان سجایا ہے حسیں	اللہ چاہے گا تو مقبول ہے مرغوب ہے یہ
ساری نظموں کو جو یکجا کیا شکلِ دیوان	ہر کوئی کہتا ہے کیا خوب ہی مکتوب ہے یہ
اس میں ہیں سارے بزرگوں کے مآل و احوال	اس لئے اور بھی دل والوں کو محبوب ہے یہ
نوری دربار کا سب فیضِ رضا حاصل ہے	نام سے مفتیٔ اعظم کے جو منسوب ہے یہ
سنّیوں کے لئے نعمت ہے بہارِ بخشش	اچھے کو اچھا نہ کہنا بڑا معیوب ہے یہ
نظمیؔ ہے تحفۂ رب قاری امانت کا قلم	عشقی و عینی و نوری کا بھی مندوب ہے یہ

سید آل رسول نظمی 25 رمضان المدینۃ المنورۃ 1429ھ

منظوم تصدیق حضور تاج الشریعہ

نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتیِٔ اعظم ہند تاج الشریعہ

حضرت علامہ **مفتی محمد اختر رضا خاں قادری** ازہری میاں صاحب

خانقاہِ رضویہ، بریلی شریف

یہ امانت رسول کی کاوش		کی قلمبند بہا رِ بخشش
بلبلِ گلشنِ اعلیحضرت		مولوی شاعرو قاری دانش
مفتیِٔ اعظمِ ہند کے مخلص		ہیں خلیفہ مرید نیک منش
آپ سے سنتے تھے مرے نانا		نعت بُردَہ حدائقِ بخشش
نعت اور منقبت کا مجموعہ		ہے یہ دیوان بہارِ بخشش
ما شاء اللہ لائقِ تحسین		قاری صاحب یہ آپکی کوشش
میرے مفتیِٔ اعظم ہند کی		تیرے اشعار میں جھلک تابش
فن تاریخ گوئی شعر و سخن		میرے نانا کی سب عطا بخشش
نام اختر رضا بھی تاریخی		رکھتا ہے ہجری بہارِ بخشش "۱۴۱۰ھ"

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شبِ ۱۰؍محرم ۱۴۱۱ھ

تبصرہ وتأثرات

ازقلم:۔آل رسول نبیرۂ سیّدارشادعلی صاحب اُستادالشعراء حضرت

مولانا سیّد **خورشید علی** صاحب ہاشمی بریلوی رضوی حامدی

سابق مدرس منظراسلام (فاضل مشرقیات) سابقہ ٹیچراردواینڈ پرشین گورنمنٹ پینشنر

نوٹ: مولانا سیدخورشید علی صاحب ہاشمی کی ذات محتاج تعارف نہیں آپ ہی کے دادا جان حضرت سید ارشادعلی صاحب علیہ الرحمہ نے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ سے عرض کیا تھا کہ ایک ایسی نعت پاک قلمبند کردیں جس میں چارزبانیں عربی، فارسی، اردو، ہندی ہوں تو اعلیٰحضرت نے برجستہ ’’لم یات نظیرک فی نظرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا‘‘ تحریر فرمائی تھی اوراس نعت پاک کے مقطع میں سید صاحب کے دادا سید ارشادعلی صاحب ناطقؔ کے متعلق فرمایا تھا۔

بس خامۂ خام نوائے رضاؔ نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا

ارشادِ احبّا ناطق تھا نا چار اس راہ پڑا جانا

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

بہارِ بخشش کاایک طائرانہ نظرمیں ابتداسے انتہا تک جابجاسے مطالعہ کیا۔

فاضل مصنّف الحاج مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب مصطفوی خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند نے بعض نئی نئی زمینوں سنگلاخ بحر و ردیف پر کامیاب طبع آزمائی فرمائی اور عشق رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں اور اولیائے کرام کے عشق و محبّت میں جہاں ڈوبا ہوا کلام ہے وہیں اصنافِ سخن میں بعض اوصاف فلکِ سخن پر آفتاب و ماہتاب کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ آپ کے کلام بلاغت نظام میں مندرجہ ذیل خوبیاں اس احقر العباد نے پائیں۔ ندرت، جدّت، برجستگی، بندشِ الفاظ سلاست، روانی بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بطفیل نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم اور اولیائے کرام کے صدقہ میں قاری محمد امانت رسول صاحب سلّمہٗ کو جزائے خیر عنایت فرمائے اور روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور ناظرین وذاکرین کو اجرِ خیر سے نوازے۔

ناچیز دُعاگو

سیّد خورشید علی ہاشمی حامدی رضوی ادیب بریلوی

۳۰/ اگست ۱۹۹۵ء

قرآن وحدیث کی روشنی میں شعروشاعری

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗن۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ (پارہ ۱۹/ ۱۱ رکوع آیت ۱۵ سورۃ الشعراء قرآن عظیم ترجمہ کنزالایمان)

شانِ نزول: یہ آیت شعرائے کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ اُن سے اُن اشعار کو نقل کرتے ہیں اُن لوگوں کی آیت میں مذمّت فرمائی گئی۔

(خزائن العرفان، ص ۵۴۴)

دو آیتوں کے بعد ارشادِ ربّانی ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللهَ کَثِیْراً۔

(پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء)

مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بکثرت اللہ کی یاد کی۔

(ترجمہ کنزالایمان ص، ۵۴۴)

اس میں شعراءِ اسلام کا استثنا فرمایا گیا وہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نعت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ جَلَّ وَعَلَا کی حمد لکھتے ہیں۔ اسلام کی

مدح لکھتے ہیں۔ پند ونصائح لکھتے ہیں اس پر اجر وثواب پاتے ہیں۔

(خزائن العرفان)

حضرت حسّان صحابی کی کھڑے ہوکر نعت گوئی:

بخاری شریف میں ہے کہ مسجد نبوی شریف میں صحابیٔ رسول حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ممبر بچھایا جاتا تھا۔ وہ اُس پر کھڑے ہوکر رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مفاخر پڑھتے تھے۔ اور کفّار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے۔ اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُن کے حق میں دُعا فرماتے تھے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے حضور پرنور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔

اچھے کو لو بُرے کو چھوڑ دو: حضور نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مجلسِ مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی شریف میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض بُرا۔ اچھے کو لو بُرے کو چھوڑ دو۔ شعبی نے کہا کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعر کہتے تھے۔ امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے (خزائن)

محفلِ میلاد پاک اور صلاۃ وسلام ونعت پاک: بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور پرنور شہنشاہِ کونین مالکِ دارین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی موجودگی میں آقائے کائنات کے حکم سے ممبر بچھتا محفل مبارک منعقد ہوتی۔ ممبر

پر کھڑے ہو کر صحابیٔ رسول حضرتِ حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی محفل میں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سامنے بڑی تعظیم و ادب کے ساتھ قصیدے نعتیں حمد تعریف و توصیف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کریں پڑھیں تو یہ سب آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیاری پیاری پسندیدہ سُنتیں ہوئیں۔ اہلسنت و جماعت اپنے آقا و مولیٰ کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عامل ہیں۔ اور سنتوں کے مطابق محفلیں منعقد کرتے ہیں اور بڑے ادب و احترام کے ساتھ ذکر میلاد پاک صاحبِ لولاک کرتے ہیں بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر بھی تعریف و توصیفِ رسول انام صلاۃ و سلام کرتے اور پڑھتے ہیں۔ مخالف پھر کیوں کہتا ہے یہ شرک و بدعت ہے۔ ابھی یہ ثابت ہو گیا یہ بدعت نہیں یہ تو سُنّت ہے۔ مخالف کی بولی سے پتہ یہ چلا کہ اس کو رسول خُدا سے تعظیم و ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے نفرت و عداوت ہے جبھی اس کی زبان پر معاذ اللہ بدعت بدعت ہے۔

نعت گوئی تو زبان و قلم کا جہاد ہے: مشہور صحابیٔ رسول حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں یہ سوال پیش کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعر و شاعری کی برائی میں یہ آیت نازل فرمائی ہے'' وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗن ''اور شاعروں کی پیروی گُمراہ کرتے ہیں۔ ان کے سوال کا مدّعا یہ تھا کہ اب ایسی صورت میں شعر کہنا کیوں کر روا ہوگا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ المومن یجاھد بسیفه و لسانه۔ مومن اپنی تلوار

سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کفّار کے مقابلے میں تمھارا شعر پڑھنا تیر اندازی کی طرح ہے۔ یعنی اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی مدافعت میں تم جو اشعار کہتے ہو وہ تیر کی طرح کفّار کے سینوں کو گھائل کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح، از حوالہ انوارِ احمدی، ص ۴۳)

حضرتِ نابغہ نے آقائے مدینہ کو اشعار سُنائے: مواہب لدنیہ اور اس کی شرح زرقانی میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ عرب کے مشہور شاعر نابغہ جعدی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شانِ اقدس میں چند اشعار پڑھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خوش ہو کر اُنھیں یہ دُعا دی ''لا یفضض اللہ فاک ای لا یسقط اللہ اسنانک'' اللہ تمہارے منھ کی مُہر نہ توڑے یعنی تمھارے دانت نہ گریں اور منھ کی رونق نہ بگڑے۔ (بیہقی)

اس حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں کہ باوجود کہ حضرت نابغہ کی عمر سو سال کی ہو گئی تھی لیکن اُن کے کُل دانت صحیح وسالم تھے۔ اور اولے کی طرح سفید تھے۔

تمھارے منھ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی: راویانِ حدیث نے یہاں تک اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے کہ ''اذا سقط لہٗ سنٌّ لہٗ سنٌّ بنت لہٗ اُخریٰ'' جب اُن کا کوئی دانت گر جاتا تو بڑھاپے میں بھی اُس کی جگہ نیا دانت نکل آتا۔

(انوارِ احمدی، ص ۴۴، ۴۵)

کتبہ: رفقیر مصطفوی قاری محمد امانت رسول قادری برکاتی رضوی غفرلہٗ

نعتیہ کلام پڑھنا سُننا اور اُس کی تعریف کرنا سُنّت ہے:

حضرت مولانا خورشید علی صاحب ہاشمی حامدی بریلوی نے

اس مضمون کو دیکھ کر تحریر کیا۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں شعروشاعری پر یقیناً ایک پُر مغز مدلل مضمون مصنف بہارِ بخشش الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب خلیفہ و مجاز حضور مفتیٔ اعظم ہند سلّمہٗ نے تحریر فرمایا۔ حقیقتاً شعروشاعری نعتیہ کلام عین سنت ہے۔ زمانۂ اقدس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں سیدنا حضرت حسان بن ثابت و ابوالشعراء سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما مایۂ ناز شعرائے کرام تھے جن کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سنتے تھے خود سماعت فرمایا حَبَّذَ اور مرحبا داد و تحسین سے نوازا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ نعتیہ کلام کا سننا اور سُن کر اس کی تعریف کرنا (داد دینا) سنتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔ ان شعراء میں ابوالشعراء حضرت ابنِ ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد سیدنا امام حسن حضرت سیدنا امام حسین حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اپنے وقت کے مشہور شعرائے کرام گزرے ہیں۔ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ادبائے شعرائے عراق نے فنِ سخن کا شہسوار قرار دیا ہے۔ آپ کبھی محی اور کبھی عبدالقادر تخلص فرماتے تھے لہٰذا نعتِ پاک کا سُننا اور پڑھنا عین سُنّت ہے۔

مقدمہ

استاذالعلماء ادیب شہیر

حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا صاحب قادری

استاد مرکزِ اہلِ سنّت مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف

نعت گوئی ایک ایسا فن ہے جس میں طبع آزمائی کرنا نہایت ہی مشکل امر ہے، یہ ایسا میدان ہے جس میں شہسواری کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، اور اس کی بلندیوں میں فکر ونظر کے پرندے کی پرواز تب ہی ممکن ہے جب قلب وجگر کو عشق رسول کا حصہ بھی ملا ہو اور فکر ونظر دین و مذہب کی آشنائی اور قرآن و حدیث کی سمجھ سے سرفراز ہوں ، کیوں کہ نعت گوئی میں شاعر کے قدم حدود شریعت میں محدود رہتے ہیں اسکی فکر ونظر کو مذہب وملت کی پابندیاں عائد ہوتی ہیں، اگر شاعر حدود شرع سے آگے بڑھا تو کفر وظلمت کی گہری کھائی میں جا گرے، اس لئے اس صنف سخن میں نا تو اتنا مبالغہ روا ہے کہ جس میں کذب بیانی ہو اس لئے اوصاف بیانی میں شاعر کی فکر ونظر مسائل شریعت کی زنجیروں میں پابند ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ اس میں اس چیز کا بھی خیال لازمی ہوتا ہے کہ محبوب حقیقی کے واقعی فضائل ومناقب قدر ومنزلت حسن و جمال اور احوالِ زندگی کی حقیقی تصویر کشی اور محبوب کے جمالیاتی خدوخال کی منظر کشی میں کسی قسم کی

کوتاہی اور نقص نہ ہو جائے کہ وہ شاعر کو عظمت توحید کو پامال کرنے والا اور توہین رسول کا مرتکب بنا دے۔اس لیے نعت گوئی وہ صنفِ سخن ہے جس کی جولانگاہ میں صرف اور صرف شہسواری کا حق دین و مذہب کے پیکر قرآن و حدیث کی معرفت رکھنے والے اور مسائل شریعت سے واقف حضرات کو پہنچتا ہے۔

یوں تو دنیا کی بیشتر زبانوں میں نعتیں لکھی گئی ہیں،لیکن نعت کا سب سے بڑا خزانہ عربی ،فارسی اور اردو زبانیں ہیں۔شاید ہی کوئی مسلمان شاعر ہو جس نے رسول اکرم سے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار بشکل نعت نہ کیا ہو۔غیر مسلموں کی بھی ایک بڑی تعداد اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔نعت کے لیے کوئی مخصوص ہیئت اور بحر متعین نہیں ، زیادہ تر نعتیں غزل،قصیدہ،قطعہ،مثنوی،ثلاثی، رباعی،مخمس، مسدس اور مستزاد وغیرہ میں لکھی گئی ہیں۔البتہ اس کا موضوع طے ہے اور وہ ہے صرف اور صرف محسن انسانیت رحمۃ اللعالمین کی ذات وصفات کا ذکر،ان سے التجا و استمداد اور حضور کے مرکزی حوالے سے انسانی زندگی کے دوسرے سیاسی، سماجی،تہذیبی اور ثقافتی مباحث ومسائل وغیرہ کا بیان۔

نعت گوئی کے لیے خوش ذوقی، فنی مہارت، بالغ نظری، جمالیاتی احساس، روایات کا پاس ، مشاہدات وتجربات، قادرالکلامی، ندرت فکر وخیال، موضوع کی نزاکت سے واقفیت اور سب سے بڑھ کر جذبۂ صداقت اور حضور پاک کی ذات مبارکہ سے گہرا لگاؤ والہانہ محبت اور عقیدت واخلاص ہے کہ سچی

نعت گوئی وہی ہوتی ہے جو فن شاعری کو پیش نظر رکھتے ہوئے مکمل عقیدت واحترام کے ساتھ قلب وروح کی گہرائی اور احساس کی پوری شدت کے ساتھ کی جائے۔ نعت گوئی کا رواج اور اس کی پسندیدگی کا آغاز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہی ہو گیا تھا۔ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی نعتیں کہی ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے باضابطہ نعتیہ قصیدے پڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کلام کی تحسین فرمائی۔ کئی صدی بعد ابوعبداللہ محمد بن زید بوصیری نے خواب میں اپنا قصیدہ میمیہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا اور حضور نے خوش ہو کر اپنی ردائے مبارک امام بوصیری کو عنایت فرمائی جس کی رعایت سے یہ قصیدہ بردہ کہلایا اور پوری دنیا میں مقبول ہوا۔ نعت کی روایت عربی سے فارسی میں آئی اور حضرت شیخ سعدی، مولانا جامی اور امیر خسرو نے بڑی ہی دل گداز اور شیفتگی سے پُر، فصیح وبلیغ نعتیں لکھیں۔ شیخ سعدی کے عربی میں یہ چار مصرعے ملاحظہ کیجئے جن کو آج دنیا بھر میں درود شریف کی طرح پڑھا جاتا ہے:

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

اسی طرح حضرت امیر خسرو کی دلوں کو تڑپانے اور قلب کو گرمانے والی فارسی میں نعتیہ غزل کے یہ چار مصرعے بھی ملاحظہ فرمائیے:

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقصِ بسمل بود شب جائے کہ من بودم
خدا خود میر مجلس بوداندر لا مکاں خسرو
محمد ﷺ شمعِ محفل بود شب جائے کہ من بودم

اب حضرت شاہ عبدالعزیز کے سوز و کیف سے لبریز یہ دو نعتیہ اشعار بھی دیکھیے:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لہذا۔ یہ کہنا بالکل درست ہے کہ اردو میں نعت گوئی کی روایت عربی اور فارسی کے توسط سے آئی اور انھی کے زیر اثر پروان چڑھی ۔ ہندوستان کے بے شمار شعرا نے اس صنف کو فروغ دینے اور سنجیدگی عطا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، لیکن اسے وسعت و بلندی کئی اردو شعراء بالخصوص مجدد دین وملت اعلی حضرت مولانا امام احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اور مولانا حسن رضا خان بریلوی محسن کاکوروی وغیرہ نے دی ۔ یہ تمام شعرا بالخصوص

اعلیٰحضرت مولانا امام احمد رضا عربی و فارسی کے عالم اور عشق نبی سے سرشار تھے۔ جنھوں نے اس فن شریف کو جدید حیثیت سے روشناس کرایا، اسے فکری و فنی طور پر نئے امکانات سے متعارف کرایا اور نعتیہ نظموں میں قومی بیداری اور آخرت سے غفلت پر تنبیہ اور دنیا کی نیرنگیوں میں دلچسپی اور رغبت لینے کی مذمت فرما کر بے راہ روی اختیار کرنے والوں کو آگاہ فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو اس کا مرکز بنایا۔

اعلیٰحضرت فاضل بریلوی مولانا امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ نے عشق رسول سے لبریز نعتیں لکھ کر اس روش کو عوامی مقبولیت سے ہمکنار کیا: فرمایا:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

اس جدید حیثیت نے نعت گوئی میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا، اہل اسلام کے سینوں میں بیداری اور استمداد رسول سے استواری کی ایک لہر دوڑائی اور افراد امت میں اسلامی شان و شوکت کی بازیابی کے لیے ایک تحریک پیدا کی۔ اس طرح سے آپ کی شاعری کا مصدر و منبع سنت نبوی کی اتباع، زندگی کو سیرت رسول میں ڈھالنے کا عزم صمیم، اسلامی اقدار کا احیا اور مسلسل جدو

جہد سے تعبیر ہے۔ آپ کی شاعری کو دیکھ کر آپ کے ہم عصر اور بعد میں آنے والی نسلوں نے اثر قبول کیا اور آپ کی روش پر گامزن ہوئے اور آپ کے بعد بے شمار شعراء نے صنف نعت گوئی میں طبع آزمائی کی اور اپنی جودت طبع اور حساس فطرت، فکر و خیال کی بلندی اور بالغ نظری کے وہ بیش قیمت موتی لٹائے جن کی خوبیاں تاریخ کے اوراق میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

انہیں بالغ نظر شعرا کی فہرست میں زیر نظر کتاب بہارِ بخشش کے راقم پیر طریقت عامل شریعت امانتِ اعلیٰحضرت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب مدظلہ العالی ہیں، حضرت موصوف قبلہ جہاں اپنے بزرگوں کے تمغات سے سرفراز ہیں وہیں جہد و کاوش اور کسبی صلاحیتوں کے پیکر بھی ہیں، جس طرح آپ علم و ہنر شریعت و طریقت کے اسرار سے آشنا ہیں اسی طرح اخلاقی اقدار کے مالک بھی ہیں جہاں علم دوستی اور قدر شناسی آپ کا شیوہ ہے وہیں ہر خاص و عام سے مروت و انسانیت، خندہ پیشانی سے پیش آنا آپ کا طریقہ ہے۔ جہاں آپ ایک فن تجوید و قرآت کے ماہر ہیں وہیں مسائل شریعت کے ایک عظیم دانشور بھی ہیں، اسی لئے آپ کی شاعری دور رواں کے بے علم شاعروں کی شاعری کی طرح عشوہ طرازیوں کا شکار نہیں ہوتی آپکی شاعری میں جہاں لفظ و معنی کی ہم آہنگی ہوتی ہے وہیں بحر و وزن کی بار بطگی بھی ہوتی ہے، آپ کے نعتیہ کلام میں امثال و محاورات کا استعمال نہایت ہی سلیقہ مندی

سے ملتا ہے ہر شعر کے ہر مصرعے سے فکر و نظر کی بلندی نمایاں نظر آتی ہے، آپ کا نعتیہ کلام رسول پاک سے ارادت قلبی اور باطنی دردمندی کا حسین و جمیل مرقع ہے۔

آپ کی طبیعت میں جدت کا جوہر ہے جس کو آپ کی تقویٰ شعاری اور شریعت سے آگہی نے مزید جلا بخشی۔ آپ نے نہ صرف بلاغت کلام کو ملحوظ نظر رکھا بلکہ نئی نئی زمینوں میں بھی طبع آزمائی کی۔ طبیعت کی موزونی و روانی اور ممدوح سے عقیدت و محبت نے آپ کے کلام کو شعریت و تاثیر کا جلوہ گاہ بنا دیا ہے۔ مثلاً یہ اشعار ملاحظہ فرمائیے:

ثانی نہیں ہے اور نہ سایہ رسول کا
بے مثل بے مثیل ہے رتبہ رسول کا
سب انبیاء تھے مسجد اقصیٰ میں مقتدی
سارے رسول پڑھتے تھے خطبہ رسول کا

اقصیٰ کی نماز سے ہے ظاہر اول بھی تمہیں ہو تم آخر
پیچھے ہیں نبی و رسل حاضر اور سب نے امام اپنا مانا
جالی ہو سنہری پیش نظر خواجہ ہوں ادھر ہوں غوث ادھر
ہو جائے خاتمہ ایماں پر اس طرح قضا کا ہو آنا

حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب قبلہ کی شاعری ایک عام فہم اور نہایت ہی صاف وشفاف الفاظ ومعانی کی پیکر ہوتی ہے، ہر لفظ سے اس کا معنیٰ اس طرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام وخواص بلا استثناء شاعر کی مراد با آسانی سمجھ لیتے ہیں اسی وجہ سے حضرت قاری امانت رسول مدظلہ العالی کی شاعری نہایت ہی پر کیف ہوتی ہے جس سے برجستگی اور ندرت وسنجیدگی کے جواہر دمکتے نظر آتے ہیں، اور اردو زبان کے محاورات کو نہایت سلیقہ مندی سے استعمال کا حسین امتزاج نظر آتا ہے، اس تناظر میں ان کے مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ فرمائیں ۔

یا الٰہی بچا ذلتوں سے مجھے
دین و دنیا کی سب ظلمتوں سے مجھے

کیا کروں عرض جو کچھ ہوا رنج و غم
میرے احباب کی تلخیوں سے مجھے

کتنے کانٹے چبھے تھے جہاں یاد ہے
پھر گزرنا ہے ان راستوں سے مجھے

میری عادت ہے یہ چھوٹ سکتی نہیں
ڈر ذرا بھی نہیں سختیوں سے مجھے

جو بھی کہنا ہو کہہ لو مرے سامنے

یاد مت کرنا پھر غیبتوں سے مجھے
میری قسمت کہاں تھی یہ مانا مگر
تم نے ملوایا خوش قسمتوں سے مجھے
جو گرجتے ہیں پھر وہ برستے نہیں
یہ تجربہ ہوا بادلوں سے مجھے
وقت پر کوئی بھی کام آتا نہیں
یہ سبق مل گیا دوستوں سے مجھے
جھوٹ اور سچ میں جن کو نہیں امتیاز
مت سمجھ لینا ان شاعروں سے مجھے
بات حق ہی کہوں گا امانتؔ سدا
ڈر نہیں ظلم کی آندھیوں سے مجھے

بقول حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب قبلہ وہ شاعر ہیں جن کو بقول حضور ریحان ملت نبیرۂ اعلیحضرت نواسۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند شاعرِ بارگاہِ مفتیٔ اعظم ہند وامام بارگاہ تاجدارِاہل سنت فرماتے تھے،آپ کی شاعری کو پڑھنے کے بعد یہ یقین ہوجاتا ہے کہ آپ نے جو بھی لکھا ہے وہ فن کی نفاست و نزاکت کوملحوظ رکھتے ہوئے دل کی بے پناہ گہرائیوں سے اور عشق نبی میں ڈوب کر لکھا ہے ۔یہی وجہ ہے کہ آپ کی شاعری میں دردمندی، دل سوزی ،اور اثر

انگیزی کی نہ صرف بہتات ہے بلکہ آپ کے کلام کے دوران قرأت وسماعت ذہن ودل پر ایک مخصوص روحانی کیفیت کی فضا کے طاری رہنے کا احساس ہوتا ہے۔آپ کی اکثر نعتیں خواہ وہ جس فارم میں ہوں عقیدت سے لبریز اور غنائیت سے معمور ہیں،جن پر صوتی حسن، بندشوں کی جاذبیت اور جمالیاتی حظ مستزاد ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ شاعر موصوف بے حد خلاق، حد درجہ جدت پسند، بڑے قادرالکلام اور امتزاجی ذہنیت کے مالک ہیں۔ اس کی شہادت ان کی گلستان شاعری کے لالہ وگل پہ رنگ ونور کی صورت بکھرے وہ جذب وکیف ہیں جو دلوں کو سوز اور ذہنوں کو تابندگی بخشتے ہیں۔

اجازت دیجیے کہ حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب کی شاعری کے تعلق سے ان کی اس نعت پاک کا ذکر کروں جسے پڑھنے اور سننے کے بعد جذب وسرور کی ایک خاص کیفیت میں استغراق محسوس ہوتا ہے۔ یہاں اس احساس کی شرکت کی بھی اجازت دیجیے کہ زیادہ تر نعتیں پڑھتے ہوئے آقائے نامدار کی عظمت وشفقت، جود وبخشش اور حب وکرم تو سامنے آتے ہی ہیں، پڑھنے والے فریادی کے عشق، التجا اور نیاز مندی کے مناظر بھی پیش نظر ہوتے ہیں،اس نعت کو پڑھتے یا سنتے ہوئے تیسرا کردار بھی آنکھوں میں بھر جاتا ہے۔ اور وہ ہے ممدوح اور قاری کے علاوہ ناظر یا سامع کا۔یعنی وہ جو دور کھڑا ان دونوں کرداروں میں سے فریادی کو بہ نفس نفیس سن کر یہ محسوس کرتا ہے کہ جس سے

وہ فریاد کر رہا ہے اسے وہ تصور کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ بطور نمونہ تین اشعار ملاحظہ ہوں۔

نرالا سبز گنبد ہے شہنشاہ رسالت کا
بیاں کرنا ہی ناممکن ہے اس کی زیب وزینت کا
کوئی دنیا کا منظر اس سے بہتر ہو نہیں سکتا
عجب منظر مدینے میں ہے دربار رسالت کا
بلایا پھر مدینے میں دکھایا روضۂ اقدس
عطا فرمایئے سرکار صدقہ اپنی عترت کا

حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ کی نعت نگاری کی بڑی خوبی یہ ہے کہ انھوں نے متعدد احادیث کے مفاہیم اور قرآن کی آیات کو بڑے ہی سلیقے سے شعری پیرائے میں ڈھالا ہے۔ مجموعے میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں یہاں بس چند ایک کا ذکر کافی ہوگا۔

قولِ خدائے پاک ہے قَدْ جَا ئَکُمْ پڑھو
قرآن پاک کرتا ہے مدحت رسول کی
وَرَفَعْنَا کہا جس کو قرآن نے
ہے بڑی شان والا ہمارا نبی
کل علوم عَلَّمَ الْقُرْآن پڑھ لیجئے
سیکھ کر رب سے آیا ہمارا نبی

مَنۡ زَارَ تُرۡبَتِیۡ وَجَبَتۡ قولِ مصطفےٰ
زیارت کرو تو پاؤ شفاعت رسول کی

وقت ظہور رب سے کہا ھَبۡ لِیۡ اُمَّتِیۡ
امت پہ تجھ کو پیارے نبی پیار آگیا

ظاہر ہے مَنۡ رَآنِیۡ کے جلووں سے دیکھ لو
دیدارِ حق ہے باخدا رویت رسول کی

یہ آپ کے علمی کمال اور فنی ہنر مندی کی محض چند ایک مثالیں ہیں۔

حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ کا امتیاز یہ بھی ہے کہ انھوں نے گلزار نعت کو علم و آگہی اور عشق و شیفتگی کے گلہائے رنگ سے آراستہ کیا، اور اس طرح کیا ہے کہ حب رسول کی نکہت خواص و پاکباز سے لے کر عاصی و عوام تک پھیلتی چلی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ فرمائیں جو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت مولانا امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کے کلام کی تضمین بھی ہیں۔

سب سے اچھا نرالا ہمارا نبی
مظہرِ حق تعالیٰ ہمارا نبی
بے بدل حسن والا ہمارا نبی
سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

جس کو رب نے سنوارا ہمارا نبی
خلق کا ہے سہارا ہمارا نبی
چشمِ آدم کا تارا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی
خلق بے چین محشر میں ہوتی رہے
ہر رسول و نبی نفسی نفسی کہے
اے امانت شہ دوسرا آگئے
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کے ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

اب مذکورہ مثالوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ ان کی بیشتر نعتوں کی زبان انتہائی صاف، پاکیزہ، عام فہم اور طرز بے حد شگفتہ اور نغمگی سے بھرپور ہے ۔ معنوی اعتبار سے قاری صاحب کی نعتیں سوز و گداز، نیاز مندی اور جذبات کے وفور کا منبع ہیں جن میں قرانی آیات، احادیث کے ٹکڑے، دعائیہ کلمات اور زریں اقوال کلام میں حسن و تاثیر اور عشق و ایقان کی جوت جگاتے ہیں، دوسری طرف ظاہری اعتبار سے ان میں تلمیحات، تشبیہات ، روزمرہ کے محاوروں کا خوبصورت اور برمحل استعمال فن کی آراستگی کو دوبالا کرتا

ہے۔ قاری صاحب کی نعتوں کی اہم خوبیوں میں ان کی منظر کشی، جذبات نگاری، پیکر تراشی اور موسیقیت کو بھی شامل کرنا چاہیے۔

چونکہ قاری صاحب احکام ومسائل کی نزاکتوں سے بخوبی واقف ہیں اس لیے انھوں نے نعت نگاری میں حد درجہ حزم واحتیاط برتی ہے۔ انھوں نے حتی المقدور نہ تو کہیں فن کو مجروح ہونے دیا ہے، نہ ہی حد ادب کو فراموش کیا ہے وہ اپنی نعتیہ شاعری میں فرضی واقعات اور روایات کو بیان کرنے سے پرہیز کرتے نظر آتے ہیں۔ ورنہ واقعہ یہ ہے کہ بہت سے نعت نگاروں نے اپنی نعتوں میں فرضی روایات کو یا تو اپنی کم علمی کے باعث شامل کرلیا ہے، یا پھر قاری کی دلچسپی اور ادبی حسن میں اضافے کی خاطر۔ ایسے لوگوں نے یہ نہیں سوچا کہ یہ جدت جہاں ایک طرف ضعف ایمانی اور فن نعت گوئی کی بے اعتباری کا سبب بنتی ہے وہیں دوسری طرف خدا کی شان میں تخفیف وتنقیص کا باعث بھی۔

دراصل نعت گوئی ایسا نازک اور مقدس فن ہے جس میں ہمہ وقت با ادب، با ملاحظہ اور ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ اور ایسا وہی شاعر کرسکتا ہے جو احکام شریعت کے تمام آداب اور نازک لوازمات تک سے بخوبی آگاہ ہو۔ سو، یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ حضرت قاری صاحب نے اپنے نعتیہ کلام میں شعری محاسن اور الفاظ کا استعمال ایک ماہرفن صناع کی مانند اور مضامین

وموضوعات اور روایات و اصطلاحات کا انتخاب ایک مستند عالم دین کے طور پر کیا ہے۔

یہ وہ چیزیں ہیں جو آپ کے نعتیہ کلام کو علم وفن کے حوالے سے بلند مقام اور اظہارِ عشق وعقیدت کے لحاظ سے اعتبار واستناد کا درجہ بخشتے ہیں۔

آخر میں یہ کہتا چلوں کہ اردو شعر وادب میں غزل کے باقی رہنے کے بڑے دعوے کیے جاتے ہیں۔ مگر دعوے کرنے والے بھول جاتے ہیں کہ قصیدہ اور مثنوی جیسی پسندیدہ اور مقبول اصناف کو دم توڑتے دیر نہیں لگی۔ غزل کی بقا کی تمام تر نیک خواہشات کے ساتھ کہنے کی اجازت دیجیے کہ اگر شاعری کی شریعت میں کوئی صنف تا دیر قائم یا کہیے آخر تک باقی رہی تو وہ ہے نعت نبی کی صنف کہ جب تک سیرت کے جلسے، میلاد کی محفلیں، شعری مجموعوں کی اشاعت اور شعر گوئی کا سلسلہ چلتا رہے گا نعت کا فن زندہ رہے گا۔ یا یوں کہیے کہ جب تک دلوں میں عشق رسول کی قندیل روشن ہوگی نعتیں کہی، سنی اور سنائی جاتی رہیں گی۔

احقر محمد اختر رضا قادری

خادم مرکزِ اہلِ سنّت مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف



حمد باری تعالیٰ جل وعلا

بِسْمِ اللهِ خَیْرِ الْاَسْمَاء سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ الله

پڑھے لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ الله

حَقٌ حَقٌ حَقٌ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

حمدِ باری ذکر مولیٰ سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ الله

اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ اَنْتَ الْوَافِیْ

اَنْتَ الْوَالِیْ یَا مَوْلٰینَا سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ اَللّٰہ

اوّل بھی تو آخر بھی تو باطن بھی تو ظاہر بھی تو

خالق رازِق مالک مولیٰ سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ الله

تیرے ہی جلوے ہیں ہر جا اور ذات ہے تیری جا سے ورا

ہے شان تری ارفع اعلیٰ سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ الله

عصیاں تو ہیں میرے حد سے سوا فرما دے کرم مجھ پر مولیٰ

لَا تَقْنَطُوْا ہے فرمان ترا سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ الله

گر قسمتِ بد ہو کر دے بھلی فرما دے خطائیں عفو مری

تو ہی کرتا ہے محو خطا سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ الله

ہوں بندۂ بدکار و مجرم رحمٰن و رحیم ہے تو راحم

وَارْحَمْنَا وَاغْفِرْ مَوْلٰینَا سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ الله

پڑھ کر اے امانتؔ حمدِ خدا کر مدح و ثنائے شاہِ ہدیٰ

پڑھ نعتیں از دیوانِ رضا سُبْحٰنَ الله سُبْحٰنَ الله

پھر پڑھو لو تسبیحِ زہرہ سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

اے نیّرِ حق اے نورِ خدا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ
آنے سے ترے عالم چمکا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

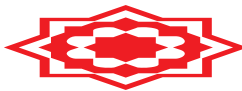
جس وقت ہوئے جلوہ فرما سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ
پرنور رہوئی ساری دنیا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

قرآں میں کہے ربِّ اکبر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ
اے شمس وضحیٰ یٰسیں طٰہٰ سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

اے منکرِ علمِ غیبِ نبی کر توبہ وَ استغفار ابھی
سُن لے تو حدیثِ غیب ذرا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

بوجہل لعیں اک دن پہنچا آقا سے کہا مٹھی میں ہے کیا
چھ کنکری ہیں آقا نے کہا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

سجدے کو ترے اے نورِ خدا وہ خانۂ کعبہ بھی تو جھکا
ابلیس ہی نافرمان ہوا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ



تھا سب سے بڑا اللہ والا تعظیمِ نبی سے سر پھیرا

طوقِ لعنت پھر اُس کے پڑا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

ہے بندگیٔ آقا کے سوا بیکار عبادت اور تقویٰ

قرآن سے بھی ثابت یہ ہوا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

لاریب جو پایا حکمِ نبی حاضر ہوئے پیڑ اور پتھر بھی

تھے اونٹ بھی ہرنی بھی گویا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

کونین کی دولت گر چاہو پنج وقتہ نمازیں پڑھتے رہو

پھر پڑھ لو تسبیحِ زہرا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

تجھ پر یہ امانتؔ فضلِ خدا دو بار مدینے میں پہنچا

یہ سب کچھ ہے فیضانِ رضا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

اے قاری امانتؔ پیارا لقب بخشیں تجھ کو اک شیخِ عرب

فرمائیں حمایت بابا ضیا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

جب میں نے امانتؔ نعت پڑھی ماشاءاللہ کی دھوم مچی

مل کر اہلِ سنت نے کہا سُبحٰن اللہ سبحٰن اللہ



بِبَرَکَاتِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

1410ھ

رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی الْمُصْطَفٰی
وَعَلٰی آلِہٖ صَحْبِہِ الْمُجْتَبٰی
وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ الْھُدٰی
اَلصَّلٰوۃُ الثَّنَا وَالسَّلَامُ الصَّفَا

☆☆☆☆☆

رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی الْمُجْتَبٰی
وَعَلٰی اٰلِہٖ صَحْبِہِ الْمُرْتَضٰی
وَعَلَی الْاَنْبِیَا وَعَلَی الْاَتْقِیَا
دَائِمًا اَبَدًا دَائِمًا اَبَدَا

☆☆☆☆☆

{ردیف الف}

یا خدا پوری ہر دعا فرما

یا خدا پوری ہر دعا فرما
حاضری طیبہ کی عطا فرما

ہم کو اپنی رضا عطا فرما
اپنے محبوب پر فدا فرما

اہلِ سنت کا بول بالا ہو
عشق پیدا رسول کا فرما

اپنی اپنے رسول کی طاعت
سنّیوں کو خدا عطا فرما

یا خدا یا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب
دشمنِ دین کو فنا فرما

یا الٰہی ہر ایک سنّی کا
قادری حنفی کا بھلا فرما

کر دے فضل و کرم عطا یا رب
رنج و غم سے انھیں جدا فرما

اچھے پیارے کے صدقے میں مولا
مجھ برے کو بھی اب بھلا فرما

مجھ نکمّے سے کام لے ایسے
مجھ نکمّے کو کام کا فرما

دین و دنیا کی نعمتیں دیدے
اپنا فضل و کرم عطا فرما

صدقہ آلِ رسولِ اکرم کا
صدقہ اصحاب کا عطا فرما

دونوں عالم کے رنج و غم سے بچا
شاد آباد یا خدا فرما

سب گناہوں کو بخش دے مولا
مغفرت بہرِ مصطفٰی فرما

ہے دعائے اماؔنتِ رضوی
دین پر میرا خاتمہ فرما



رحمۃٌ للعالمین احمد محمد مصطفیٰ اَلصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ وَالتَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا

21 جون 2017 بعد مغرب یہ سلام مدینہ منورہ میں قلمبند کیا۔

رحمۃٌ للعالمیں احمد محمد مصطفیٰ
اَلصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ وَالتَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا

اے رسول محترم نور مجسم مجتبیٰ
اَلصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ وَالتَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا

تاجدار طیبہ مکّہ بکّہ اے نور الہدیٰ
اَلصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ وَالتَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا

فخر حضرت نوح و آدم اے امام الانبیا
اَلصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ وَالتَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا

فخر ابراھیم و اسماعیل فخر انبیا
اَلصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ وَالتَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا

رہنمائے دینِ محکم سرورِ ہر دوسرا
اَلصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ وَالتَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا

آپ ہیں عزِّ عرب عزِّ عجم نورِ خدا
اَلصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ وَالتَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا

اے شبِ اسریٰ کے دولہا اے خطیب الانبیا
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیّۃُ وَالثَّنَا

سلسبیلِ باغِ جنت شمسِ چرخ استوا
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیّۃُ وَالثَّنَا

حجّتِ حق الیقیں تفسیر قرآنِ خدا
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیّۃُ وَالثَّنَا

رحمت اللعالمیں ہیں آپ محبوب خدا
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیّۃُ وَالثَّنَا

قاسمِ رزقِ خدا اے زینتِ عرش علا
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیّۃُ وَالثَّنَا

اے عروسِ مملکت اے مرضیٔ رب العلا
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیّۃُ وَالثَّنَا

غیب دانا غیب بینا اے نبی الانبیا
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیّۃُ وَالثَّنَا

پیش کرتا ہے امانتؔ خادمِ ابنِ رضا
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیّۃُ وَالثَّنَا

یہ سلامِ عاجزانہ ہو قبول اے مصطفیٰ
اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا

از طفیل مفتیٔ اعظم مجدد باصفا
از طفیلِ غوث اعظم از پئے احمد رضا



واہ کیا جود و کرم ہے شاہِ بطحا آپ کا

واہ کیا جود و کرم ہے شاہِ بطحا آپ کا
ابنِ بوجہل عکرمہ پڑھتے ہیں کلمہ آپ کا

مدح کیا لکھ پائے کوئی اور قصیدہ آپ کا
مدح خواں ہے خود کلامِ حق تعالیٰ آپ کا

میرا دیں اور میرا ایماں ذکر آقا آپ کا
میرا قرآں مصحفِ رخ روئے زیبا آپ کا

کرتے ہیں سارے نبی ہر وقت چرچا آپ کا
بجتا ہے کونین میں ہر سمت ڈنکا آپ کا

کوئی کیا جانے رسولِ پاک رتبہ آپ کا

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے بعدِ مولیٰ آپ کا

دونوں عالم چاہتے ہیں ربِّ کعبہ کی رضا

آپ کی مرضی کا طالب ربِّ کعبہ آپ کا

آپ محبوب خدا ہیں مظہر ذات خدا

ہے خدا کا ذکر بیشک ذکر کرنا آپ کا

کنکری مشتِ ابوجہلِ لعیں میں بول اُٹھیں

قبضے میں دشمن کے تھیں پڑھتی تھیں کلمہ آپ کا

فضل میں کیوں کر نہ رمضاں سے فزوں ہو ماہِ نور

فضل میں جمعہ سے افضل ہے دوشنبہ آپ کا

کوئی خطرہ ہی نہیں دنیاوٗ عقبیٰ کا مجھے

میرے ہاتھوں میں ہے دامن مرتضیٰ کا آپ کا

حضرت بوبکر صدیق و عمر عثماں علی

کیسا کیسا ہے عظیم الشّاں خلیفہ آپ کا

بد سہی مجرم سہی عاصی سہی کچھ بھی سہی

ہے امانؔت کیسا ہی سگ تو ہے آقا آپ کا

ماہ میلاد کا جب ہلال آگیا

ماہ میلاد کا جب ہلال آگیا
اہل سنت کو کرنے بحال آگیا

پانچ سو سن اکہتّر جو سال آگیا
آمنہ بی کے گھر ان کا لال آگیا

بیس اپریل تھی روز دو شنبہ تھا
آمنہ بی کے گھر ان کا لال آگیا

بارہ تاریخ ماہِ منور کی تھی
جس گھڑی آفتابِ جمال آگیا

سارے عالم میں خوشیاں منائی گئیں
مصطفیٰ نائبِ ذوالجلال آگیا

ظلمتیں کفر کی شرک کی مٹ گئیں
صبحِ صادق میں وہ خوش خصال آگیا

جس کا سایہ نہیں جس کا ثانی نہیں
وہ رسولِ خدا بے مثال آگیا

پہلے ہجرت کی مکّے میں پھر شان سے
باہزاراں جلال و جمال آ گیا

اُمَّتِی اُمَّتِی لب پہ جاری رہا
اپنی اُمَّت کا ان کو خیال آ گیا

جس جگہ پہنچے مفتیٔ اعظم وہاں
بد عقیدوں کے اوپر زوال آ گیا

پڑھنے میلاد پاکِ رسولِ انام
یہ امانتؔ غلامِ بلال آ گیا

یہ امانتؔ بیاں کرنے ذکرِ رسول
ذکرِ اصحاب و ذکرِ بلال آ گیا

رحمتِ پروردگار آقا

رحمتِ پرور دگار آقا
نبیوں کے تاجدار آقا

محبوبِ کر دگار آقا
شافعِ روزِ شمار آقا

درود تم پر ہزار آقا
سلام ہوں بے شمار آقا

آئے ربیع الاول ہی میں
لیکر ساری بہار آقا

آنے سے تیرے عالم چمکے
دنیا ہوئی پُرُ بہار آقا

اعلیٰ حضرت کے صدقے میں
رحمتیں ہم پر اُتار آقا

میری جاں ماں باپ سبھی کچھ
صدقے قرباں نثار آقا

میرا تن من دھن جان و دل
آپ پہ سب کچھ نثار آقا

رکھتے ہیں جو بغض و حسد کو
ہو جائیں وہ فی النار آقا

بوبکر و فاروق و عثماں
تیرے علی چاریار آقا

چاروں ہیں یک جان و یک دل
آپ پہ چاروں نثار آقا

نام سے جن کے شیطاں بھاگے
عمر ہیں وہ ذی وقار آقا

اُونٹ پہ بیٹھا غلام اُس کی
پکڑے ہوئے تھے مُہار آقا

فوج میں پہنچے خود پیدل ہی
بندے کو کرکے سوار آقا

قاری امانتؔ کو طیبہ میں
پھر بلوا بار بار آقا

اہل و عیال ہوں اہل محفل
دیکھیں تیرا دیار آقا

چین و سکون عطا ہو سب کو
دکھا دو اپنا مزار آقا

طیبہ بلا لو ہم کو دکھا دو
وہاں کے لیل و نہار آقا

قاری امانتؔ پر بے حد ہے
تیرا کرم بے شمار آقا



پیشِ روضۂ سرکار میں مدینے جائوں گا

پیشِ روضۂ سرکار میں مدینے جاؤں گا
پڑھنے حضرت کے اشعار میں مدینے جاؤں گا

انشاء اللہ جاؤں گا انشاء اللہ دیکھوں گا
شہرِ طیبہ کا گلزار میں مدینے جاؤں گا

طیبہ طابہ مرحبا وہ مدینہ طیّبہ
جس پہ جنتیں نثار میں مدینے جاؤں گا

ماہِ رمضانِ ذیشان پیشِ محبوبِ رحمان
کرنے طیبہ میں افطار میں مدینے جاؤں گا

سبز گنبد کے مکین رحمتُ للعالمین
بلوا لیجئے سرکار میں مدینے جاؤں گا

یارسولِ کردگار دکھلا دیجیے سرکار
مسجدِ نبوی کے مینار میں مدینے جاؤں گا

خلد کی وہ کیاریاں وہ سنہری جالیاں
دیکھوں طیبہ باربار میں مدینے جاؤں گا

دیکھوں دربارِ شیخین دیکھوں روضۂ حسنین
ابنِ حیدر کرار میں مدینے جاؤں گا

اے شہنشاہِ کونین از طفیلِ ذوالنورین
دولتیں دو بے شمار میں مدینے جاؤں گا

اے رسولِ حرمین جلوہ گاہِ کریمین
دیکھنے تیرا مزار میں مدینے جاؤں گا

جو مدینے میں مرجائے اس کی قسمت ہی کھل جائے
اس کے شافع ہیں سرکار میں مدینے جاؤں گا

حج وعمرے کا ثواب پائیں طیبہ میں اصحاب
قولِ احمدِ مختار میں مدینے جاؤں گا

چاند دو ٹکڑے ہو جائے سورج بھی واپس آجائے
یہ ہیں اعجازِ سرکار میں مدینے جاؤں گا

بولے پیدا ہوتے ہی رَبِّ ھَبْلِیْ اُمَّتِیْ
شافعِ روزِ شمار میں مدینے جاؤں گا

4

آئے سیّدِ ابرار رب کے احمد مختار
دنیا چمکی پُر بہار میں مدینے جاؤں گا

دنیا کرنے پُرُ بہار آئے رحمتِ غفّار
پڑھ درودیں بے شمار میں مدینے جاؤں گا

پاتے ہی حکم سرکار آتے تھے پتھّر اشجار
ایسا با عظمت دربار میں مدینے جاؤں گا

اے رسولوں کے سردار صدقۂ آلِ اطہار
دور کر رنج و افکار میں مدینے جاؤں گا

میرے صاحب لولاک از طفیلِ غوثِ پاک
کر دو میرا بیڑا پار میں مدینے جاؤں گا

پھر مدینے میں بلوائیں نعت امانتؔ سے پڑھوائیں
سن لیں پھر میرے اشعار میں مدینے جاؤں گا



جس کو طیبہ کا نظارہ مل گیا

جس کو طیبہ کا نظارہ مل گیا
اس کو جنت کا اجارا مل گیا

جس کو آقا در تمھارا مل گیا
اس کو سب کچھ میرے آقا مل گیا

مصطفیٰ کی جالیاں وہ کیاریاں
ممبرِ اقدس نرالا مل گیا

حجرۂ بی فاطمہ کے سامنے
ذکر کرنے مصطفیٰ کا مل گیا

حجرۂ بی عائشہ قبہ شریف
جان جنت پیارا پیارا مل گیا

جس جگہ لاکھوں فرشتے آتے ہیں
روزوشب روضہ نبی کا مل گیا

جانِ جنت مسجد نبوی شریف
گنبد خضریٰ نرالا مل گیا

گنبد خضریٰ کے آقا باخدا
آپ سے جس نے جو مانگا مل گیا

باربار آتا رہے گا طیبہ میں
اذن جس کو مصطفیٰ کا مل گیا

اے امانتؔ مصطفیٰ ابنِ رضا
ہے مجدد اس صدی کا مل گیا

دامن مفتیٔ اعظم کیا ملا
سلسلہ غوث الوریٰ کا مل گیا

اعلیٰ حضرت پیر و مرشد کے طفیل
قادری برکاتی شجرہ مل گیا

اے امانتؔ مل گیا بابِ رسول
باخدا کعبے کا کعبہ مل گیا



گنبد پُر انوار مدینے والے کا

گنبد پُر انوار مدینے والے کا
نورانی دربار مدینے والے کا

پہلو میں ہے یار مدینے والے کا
جو ہے یارِ غار مدینے والے کا

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ قرآں میں پڑھ لے
جس کو ہے انکار مدینے والے کا

خلدِ بریں میں جائے گا ہر ایک محب
دشمن پائے نار مدینے والے کا

دوزخ بھی ہے شیدا جس کے دشمن پر
وہ ہے عمر دلدار مدینے والے کا

دامادِ سرکار ہے ذاتِ ذوالنورین
لطف عنایت پیار مدینے والے کا

فاطمہ زہرا بنتِ نبی کا شوہر ہے
مولیٰ علی کرّار مدینے والے کا

قُبّۂ خضریٰ مسجدِ نبوی لاثانی
گنبد اور مینار مدینے والے کا

غوثِ اعظم جلوۂ شانِ قدرت ہے
بغدادی سرکار مدینے والے کا

ہندستان میں جس نے پھیلایا اسلام
غازی میاں سالار مدینے والے کا

خوفِ دنیا عقبیٰ اس کو کیوں کر ہو
جس کو ہو دیدار مدینے والے کا

قاری امانتؔ شہرِ مدینہ ہے اس میں
میرا دل ہے پیار مدینے والے کا



نرالا سبز گنبد ہے شہنشاہِ رسالت کا

اخیر رمضان شریف 1431ھ مدینہ منورہ میں یہ نعت قلمبند کی۔

نرالا سبز گنبد ہے شہنشاہِ رسالت کا
بیاں کرنا ہی ناممکن ہے اُس کی زیب وزینت کا

کرم فرمایئے اے رحمتٌ لِلّٰعالمیں مجھ پر
شرف آقا نے بخشا اپنے روضے کی زیارت کا

کوئی دنیا کا منظر اِس سے بہتر ہو نہیں سکتا
عجب منظر مدینے میں ہے دربارِ رسالت کا

بلاتے ہیں مدینے میں مسلسل پانچ برسوں سے
یہ ہے فضل وکرم مجھ پر شہنشاہِ رسالت کا

بلایا پھر مدینے میں دکھایا روضۂ اقدس
عطا فرمایئے سرکار صدقہ اپنی عترت کا

زمانے میں رسولِ پاک کا ڈنکا بجانے سے
جہاں بھر میں ہے چرچہ بول بالا اعلیٰ حضرت کا

لکھیں چودہ سو تصنیفات چھپن سال میں جس نے
جہاں بھر میں ہے چرچا بول بالا اعلیٰ حضرت کا

شہنشاہِ مدینہ کا خصوصی ہے کرم ان پر
جہاں بھر میں ہے چرچا بول بالا اعلیٰ حضرت کا

تمھارا بیٹا گیارہ سال میں حافظ بنا حاجی
یہ سب کچھ فیض ہے قاری امانتؔ اعلیٰ حضرت کا



طفیلِ پیرومرشد سرورِ دیں کا پتہ پایا

طفیلِ پیر و مرشد سرورِ دیں کا پتہ پایا
رسول اللہ کے ملنے سے بس ہم نے خدا پایا

ابو بکر و عمر عثمان پھر شیرِ خدا پایا
صحابہ اہلِ بیتِ مصطفیٰ کا راستہ پایا

علی پایا حسن پایا شہیدِ کربلا پایا
امامِ جعفر و باقر ملے زین العبا پایا

شہِ بغداد کو پایا شہِ خواجہ پیا پایا
ملے ستھرے میاں برکات و نوری پارسا پایا

رضا نے پیر شہ آلِ رسولِ حق نما پایا
جو قطب الاولیا ہے نائبِ غوث الوریٰ پایا

امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت مقتدا پایا
حضورِ مفتیٔ اعظم رضائے مصطفیٰ پایا

خلافت کا خزانہ بچپنے میں مرحبا پایا
امانتؔ کو ملا سب کچھ جو دامانِ رضا پایا



بیاں حمد ہو ذکر پیارے نبی کا

رمضان کریم 26 جون 2016ء کو فجر حرم شریف میں پڑھی بعدہ زیارت وطواف کعبۃ اللہ شریف وسعی سے مشرف ہوئے برکات عمرہ انوار مکہ مکرمہ معظّمہ لیکر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ مطہرہ روانہ ہوئے 21 رمضان مبارک ہی کو پونے 5 بجے شام مسجد نبوی حرم شریف مدینہ منورہ مین حاضری نصیب ہوئی اور نماز ظہر مسجد بنوی شریف مین پڑھی دورانِ سفر مندرجہ ذیل اشعار فقیر مصطفوی نے قلمبند کئے:

بیاں حمد ہو ذکر پیارے نبی کا
ابوبکر فاروق عثماں علی کا

ہوا فضل مجھ پر رسول و نبی کا
ابو بکر فاروق عثماں علی کا

بہت اونچا پایہ ہے مولیٰ علی کا
ابو بکر فاروق عثماں علی کا

ہے اکیسویں ماہِ رمضاں علی کی
مہینہ ہے رمضان مولیٰ علی کا

ملا خیر سے عمرہ اکیسویں کو
خصوصی کرم ہے یہ مولیٰ علی کا

یہ مکہ یہ کعبہ یہ عمرہ یہ رمضاں
مقدر بلندی پہ ہے قادری کا

حرم میں پڑھی فجر نذرِ علی کی
مِلا خوب موقع طواف و سعی کا

ہوئے سینتیس ہجری میں دو بار حاضر
یہ کس کا ہے فیضان مولیٰ علی کا

دعا ہے ہر اک سنی برکاتی رضوی
مشرف ہوں سب دیکھیں روضہ نبی کا

مریدین وابستگانِ امانت
ہو مکہ مدینہ میں آنا سبھی کا

طواف و سعی عمرہ کرکے امانتؔ
چلے دیکھنے سبز گنبد نبی کا

چلے کعبۂ پاک سے اب مدینے
ہے کعبے کا کعبہ وہ روضہ نبی کا

یہ ہے شیخ کامل کا صدقہ امانتؔ
مِلا دیکھنے کو مدینہ نبی کا

امانتؔ کے ہمراہ عاشق رضاہیں
کرم غوث و خواجہ منور علی کا



تضمین برکلام اعلیٰحضرت امام اہلسنت

شاہ نے بلوالیا پھر تجھ کو کیا
روضے پہ حاضر ہوا پھر تجھ کو کیا
گنبد خضریٰ دکھا پھر تجھ کو کیا

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

منعقد کر جلسے ذکرِ پاک کے
پڑھ ترانے نغمے نعتِ پاک کے
پڑھ درودِ پاک ان کے واسطے

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

وہ ہیں محبوب و محب اللہ کے
جو ہوا پیدا انھیں کے واسطے
کردیا ثابت حدیثِ پاک سے
ان کو تَمْلِیْكِ مَلِیْكُ الْمُلْكِ سے
مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا

فرض کی مولیٰ نے تعظیمِ نبی
تھے کھڑے وقتِ ولادت سب نبی
ہم نے اہلِ بیت کی تعظیم کی
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

دیوبند نامِ مدرسہ یوں رکھیں
دیو کو بند کر لیا ہم کیا کریں
دیوبندی ہوگیا ہم کیا کریں
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

حشر کے دن بس وہی ہے کامیاب
جو ہے عبدِ مصطفائے لاجواب
پڑھ درود ان پر سلامِ بے حساب

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

وہ ہیں محبوب و حبیبِ ذوالجلال
رب تعالیٰ کے رسولِ بے مثال
پاتے ہیں شمس و قمر جن سے جمال

ان کے نامِ پاک پر دل جان و مال
نجدیا سب تجدیا پھر تجھ کو کیا

پانچ ہزار اترے فرشتے بے مثال
بدر میں دیکھ آپ کا جاہ و جلال
مٹ گئے سب ناشرِ کفر و ضلال

ان کے نامِ پاک پر دل جان و مال
نجدیا سب تجدیا پھر تجھ کو کیا

دین میں ہے چھیننا جائز نہیں
نار میں ہے رہنا تجھ کو بالیقیں
کہہ گئے ہیں یوں امام المسلمیں

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

کیوں پریشاں ہے عدوِ مرسلیں
تیری مِلکیّت سے کچھ چھینا نہیں
تو تو ہے مالک نبی مالک نہیں؟

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

کہہ دو اے قاری امانتؔ بالیقیں
نارمیں جائے گا ابلیسِ لعیں
بول اٹھے یوں مصطفیٰ کے جانشیں

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا



شہرِ مدینہ میں یہ گنہ گار آ گیا

شہرِ مدینہ میں یہ گنہ گار آ گیا
تیرا ہی تو ہے بندئے دربار آ گیا

بھیجا ہے رب نے میرے گناہوں کو بخش دو
دربارِ نبوی میں یہ سیہ کار آ گیا

مجرم کی سب خطائیں کریں عفو بخش دیں
تیرے حضور تیرا گنہ گار آ گیا

ہو مغفرت مری مرے اہل وعیال کی
تیری شفاعتوں کا طلب گار آ گیا

اُس کی شفاعت آقا نے واجب قرار دی
جو پیشِ روضۂ شہِ ابرار آ گیا

اُس کی شفاعت آقا نے واجب قرار دی
جو پیشِ روضۂ شہِ ابرار آ گیا

افضل نہ کیوں ہو سارے مہینوں میں ماہ نور
نورِ خدا نبیوں کا سردار آ گیا

رمضان پاک میں یہ امانت رسول بھی
لاکھوں سلام پڑھنے لگا تار آ گیا

پیاری سنہری جالی نرالی کے روبرو
بیٹھا یا ہے کرایا ہے افطار آ گیا

شہ نے بلایا خاص مَوَاجِہْ شریف میں
تیرے حضور تیرا گنہ گار آ گیا

وقتِ ظہور رب سے کہا ھَبْلِیْ اُمَّتِیْ
امت پہ تجھ کو پیارے نبی پیار آ گیا

قاری امانتؔ ابنِ ہدایت رسول بھی
پڑھنے سنانے نعت کے اشعار آ گیا



ثانی نہیں ہے اور نہ سایہ رسول کا

ثانی نہیں ہے اور نہ سایہ رسول کا
بے مثل و بے مَثِیْل ہے رتبہ رسول کا

سب انبیا تھے مسجدِ اقصیٰ میں مقتدی
سارے رسول پڑھتے تھے خطبہ رسول کا

محشر میں نفسی نفسی کہیگا ہر اک نبی
سُن لینگے سب اَنَا لَهَا مژدہ رسول کا

دینِ نبی بچا لیا قربان ہو گیا
میدانِ کربلا میں نواسہ رسول کا

کاندھے پہ اپنے مصطفٰے جس کو بٹھاتے تھے
ابنِ علی وہ پیارا نواسہ رسول کا

سبطِ نبی وہ ابنِ علی جانِ فاطمہ
سردارِ خلد ہے وہ نواسہ رسول کا

سردارِ اولیا مرے غوث الوریٰ ہوئے
بغدادی غوثِ پاک ہے بیٹا رسول کا

زندہ ولی وہ حضرتِ قطبُ الْمَدَارْ ہیں
کل اولیائے دین ہیں جلوہ رسول کا

کیوں کر لگے نہ نعرہ رضا کا جہان میں
احمد رضا لگاتے تھے نعرہ رسول کا

جب سے امانتؔ ابنِ رضا مل گئے مجھے
دامن ملا علی کا غنی کا رسول کا



کلی دل کی آقا کھلا دیجئے گا

25 رجب مرجب 1394ھ سترہ برس کی عمر میں یہ نعت لکھی۔

کلی دل کی آقا کھلا دیجئے گا
لگی میرے دل کی بجھا دیجئے گا

ہیں جتنے بھی غم سب مٹا دیجئے گا
ذرا چشم نم کو ہنسا دیجئے گا

جسے اعلیحضرت نے کعبے کا کعبہ
کہا ہے مجھے بھی دکھا دیجئے گا

مرا دین و ایمان و جاں تم پہ قرباں
مدینے میں مجھ کو بلا لیجئے گا

نکیرین جب مجھ پہ کرتے ہوں سختی
تو سرکار جلوہ دکھا دیجئے گا

زباں پیاس سے جب نکل آئے باہر
مجھے جامِ کوثر پلا دیجئے گا

قیامت میں گرمی سے بھڑکیں بدن جب
تو رحمت کی چادر اڑھا دیجئے گا

صدا اِذْهَبُوْا کی سنیں حشر میں جب
تو مژدہ انا کا سنا دیجئے گا

ہو وزنِ عمل جب قیامت میں آقا
تو پلّہ کرم سے اُٹھا دیجئے گا

جب اعمال نامہ کھلے شاہِ بطحا
تو رب سے مجھے بخشوا دیجئے گا

نبی و رسل جب کہیں نفسی نفسی
شفاعت کا مژدہ سنا دیجئے گا

دم واپسیں یہ دعا آخری ہے
ہمیں روئے زیبا دکھا دیجئے گا

امامِ حسین و حسن کا تصدّق
امانتؔ کی بگڑی بنا دیجئے گا

اک چشمِ کرم یا شاہِ امم اہلِ محفل پر فرمانا

اک چشمِ کرم یا شاہِ امم اہلِ محفل پر فرمانا
صدقے میں اعلیٰ حضرت کے ہم سب کو مدینے بلوانا

جو سائل در پر جاتے ہیں دامن بھر بھر کر آتے ہیں
کچھ کیجے عطا مجھ کو بھی تری عادت نہیں خالی لوٹانا

اقصیٰ کی نماز سے ہے ظاہر اول بھی تمھیں ہو تم آخر
پیچھے ہیں نبی و رُسُل حاضر اور سب نے امام اپنا مانا

جالی ہو سنہری پیشِ نظر خواجہ ہوں ادھر ہوں غوث ادھر
ہو جائے خاتمہ ایماں پر اس طرح قضا کا ہو آنا

جلتا ہے جو کوئی جل جائے ہم کو نہیں کچھ مطلب اُس سے
بگڑے ہوئے سارے کام بنے یا غوث جو میں نے گردانا

صورت بھی ہے کیسی نورانی ہم شکلِ غوث جیلانی
واللہ ولی ہیں ابنِ ولی وہ مفتیٔ اعظم مرشدنا

یارب ہے دعا یہ امانتؔ کی ہو جائے قبول طفیلِ علی
ہو ساتھ میں مفتیٔ اعظم کے میرا بھی مدینے کو جانا

یا سیدنا مولانا

یَا سَیِّدِنَا مَوْلَانَا
طیبہ میں پھر بلانا

یا ملجانا مَأوانا
طیبہ میں پھر بلانا

اے غیب دانا بینا
طیبہ میں پھر بلانا

اے سرورِ مدینہ
طیبہ میں پھر بلانا

اے غیب والے آقا
طیبہ میں پھر بلانا

اے سید زمانہ
طیبہ میں پھر بلانا

صل علیٰ مدینہ
طیبہ میں پھر بلانا

سلم علیٰ مدینہ
طیبہ میں پھر بلانا

گنبد ہرا دکھانا
طیبہ میں پھر بلانا

دیکھوں کلس سہانا
طیبہ میں پھر بلانا

مدنی اذاں سنانا
طیبہ میں پھر بلانا

مکہ بھی پھر دکھانا
طیبہ میں پھر بلانا

حرمین میں ہو جانا
طیبہ میں پھر بلانا

جانِ جہان جانا
طیبہ میں پھر بلانا

بس ہے یہی تمنا
طیبہ میں پھر بلانا

پڑھنے مجھے شبینہ
طیبہ میں پھر بلانا

کرنے عطا خزانہ
طیبہ میں پھر بلانا

زیارت مجھے کرانا
طیبہ میں پھر بلانا

پڑھنے درود اپنا
طیبہ میں پھر بلانا

ہر سال ہی ہو آنا
طیبہ میں پھر بلانا

پڑھنے سُنَن دوگانہ
طیبہ میں پھر بلانا
ذکرِ رسول سننا
طیبہ میں پھر بلانا
رمضاں کا ہو مہینہ
طیبہ میں پھر بلانا
مقبول ہو ترانہ
طیبہ میں پھر بلانا
ہوں ساتھ اہل خانہ
طیبہ میں پھر بلانا
شامول کا ہو جانا
طیبہ میں پھر بلانا
کھربوں سلام سننا
طیبہ میں پھر بلانا
دشمن جلے جلانا
طیبہ میں پھر بلانا

اعدائے من مٹانا
طیبہ میں پھر بلانا

یا ملجانہ مأوانا
طیبہ میں پھر بلانا

دل کی مرادیں پانا
طیبہ میں آنا جانا

قاری امانتؔ آنا
نعتیں ہمیں سنانا



{ردیف با}

فضل درکار ہے ترا یا رب
رحم فرما بحالِ ما یا رب

ذات ہے تیری لَا شَرِیْكَ لَهٗ
نام بے مثل ہے ترا یا رب

رہے ہر وقت ہم پہ فضل و کرم
تیرا تیرے رسول کا یا رب

تیری تیرے رسول کی رحمت
عاصیوں پر رہے سدا یا رب

بخش دے ہم گناہ گاروں کو
تو ہے رحمٰن یا خدا یا رب

حاسدوں پر بھی اور اعدا پر
قہر کی بجلیاں گرا یا رب

از طفیل شہ رضا یا رب
مجھ برے کو بھلا بنا یا رب

میرا لختِ جگر رضائے رسول
ہر جگہ پائے مرتبہ یا رب

میرے شاموں کو طفیل رسول
کر دے علم و عمل عطا یا رب

سایۂ چار یار چاروں پر
دائما بہر مصطفیٰ یا رب

میری ماں میرے سارے اہل و عیال
پائیں امن و اماں سدا یا رب

جتنے احبابِ اہل سنت ہیں
کر دے ہر ایک کا بھلا یا رب

بہرِ غوث و رضا امانتؔ کا
سنّیت پر ہو خاتمہ یا رب

{ردیف تا}



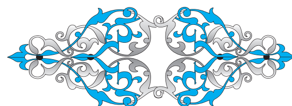
خانۂ کعبہ منبعِ حسنات
گنبدِ خضریٰ مخزنِ برکات

شہ پہ پڑھ ہر گھڑی سلام و صلاۃ
سب سنور جائیں گے ترے حالات

کر ادا فرض واجبات و سنت
اچھے کر زندگی کے سب اوقات

عرش کا سایہ پائے محشر میں
زندہ کر سنتوں کو پائے نجات

ہوں خداؤ رسول بھی راضی
والدو والدہ کی کر خدمات
رویتِ والدین حج کا ثواب
ہیں رسولِ خدا کے ارشادات
غیب سے بن ہی جائیں گے سب کام
حَسۡبُنَا اللّٰہ خوب پڑھ دن رات
خاتمہ ہو بخیر ایماں پر
روز پڑھیے قرآن کی آیات
ناشرِ سنیّت بنیں مولیٰ
میری نسلیں مرے بنون و بنات
ہر بلا کو بفضلِ ربِّ کریم
ٹال دیتا ہے صدقہ وٗ خیرات
بعدِ مغرب پڑھو اذانِ بلال
بھاگ جائیں گی گھر سے سب آفات
فلق و ناس آیت الکرسی
دم کرو بھاگ جائیں گے جنّات
اے امانتؔ رسول کثرت سے
پڑھتے رہنا رسول پر صلوات



{ردیف ثا}

یارسولِ خدا المدد الغیاث

مدینہ طیبہ میں قلمبند کی:

یارسولِ خدا المدد الغیاث
مجتبیٰ مصطفیٰ المدد الغیاث

بڑھ رہی ہے صلح کلیّت الکرم
اہلِ حق کو بچا المدد الغیاث

اہلِ سنّت کو ہو سر بلندی عطا
صدقۂ مرتضیٰ المدد الغیاث

مذہبِ بو حنیفہ پہ قائم رہیں
اہلِ سنّت صدا المدد الغیاث

شرعی پردے کو اپنائے ہر مسلمہ
دین والا بنا المدد الغیاث

غیر اسلامی باتوں سے بچتے رہیں
مومن و مومنہ المدد الغیاث

دردِ اسلام کا قلبِ مومن میں ہو

اور خوفِ خدا المدد الغیاث

اپنے ہر امّتی پر کرم کیجیے

ہو سبھی کا بھلا المدد الغیاث

دورِ حاضر کے فتنوں سے شر سے بچا

بہرِ احمد رضا المدد الغیاث

حبِّ شیخین حسنین حبِّ علی

میرے دل میں بسا المدد الغیاث

نور والے غنی و علی کا شہا

کردے صدقہ عطا المدد الغیاث

سب عدو ہوں تباہ اور اہلِ ولا

چین پائیں سدا المدد الغیاث

بہرِ مفتیٔ اعظم امانتؔ کو بھی

اہلِ باطن بنا المدد الغیاث



از پئے فاطمہ المدد الغیاث

یہ نعت مدینہ منورہ میں 8 شوال المکرم 1437ھ مطابق 13 جولائی 2016ء چہار شنبہ کو قلمبند کی:

یارسولِ خدا المدد الغیاث
سرورِ انبیا المدد الغیاث

مجھ کو دنیاؤ عقبیٰ میں درکار ہے
آپ ہی کی رضا المدد الغیاث

رب نے جَآءُوْكَ فرمایا حاضر ہوئے
بخش دو ہر خطا المدد الغیاث

مغفرت کیجئے حاضر آیا غلام
بہرِ غوث و رضا المدد الغیاث

جا رہا ہوں مدینے سے پھر آؤں میں
ساتھ ہو قافلہ المدد الغیاث

طیبہ آنا ہو پھر اذن دے دیجئے
مصطفیٰ مجتبیٰ المدد الغیاث

الوداع الوداع یا مدینہ شریف
پھر مدینے بلا المدد الغیاث

حرمینِ شریفین کی حاضری
کیجئے پھر عطا المدد الغیاث

سَرْوَرا بخش دو مجھ کو عمرِ طویل
بہرِ شیرِ خدا المدد الغیاث

عزّتیں دولتیں مجھ کو دارین کی
کردو آقا عطا المدد الغیاث

میرے شامول کو عالمِ با عمل
مفتیٔ دیں بنا المدد الغیاث

میری نسلیں سدا سنّیت پر رہیں
از پئے فاطمہ المدد الغیاث

اعلیٰ حضرت کی سب کو محبت ملے
قادری سلسلہ المدد الغیاث

اعلیٰ حضرت کے مسلک پہ چلتی رہیں
نسلیں یا مصطفیٰ المدد الغیاث

سب مریدوں پہ احباب پر یا نبی

فضل ہو آپ کا المدد الغیاث

جن دعاؤں کو جس جس نے مجھ سے کہا

ان کو کردو عطا المدد الغیاث

عرضیاں اہلِ سنت کی پیشِ حضور

کردو سب کا بھلا المدد الغیاث

جو بھی مجھ سے ہوئے داخلِ سلسلہ

اُن پہ لطف و عطا المدد الغیاث

ہند میں سارے عالم میں اَمن وسکون

کیجئے مصطفیٰ المدد الغیاث

جو بھی آتنک وادی ہیں بہرِ حسین

کر دو سب کو فنا المدد الغیاث

امن عالم کو کرتے ہیں بے چین جو

ان کو کردو فنا المدد الغیاث

اہل ہند و حرم ان کے شر سے بچیں

ان پہ بجلی گرا المدد الغیاث

اہلِ خانہ کی کر دو مرادیں عطا
سب کے حاجت روا المدد الغیاث

تیرے قاری امانتؔ کی ہے التجا
پوری ہو ہر دعا المدد الغیاث



{ردیف جیم}

شبِ معراج

مرحبا مرحبا شبِ معراج
پڑھئے صلِّ علیٰ شبِ معراج

اپنے محبوب کو خدا کی قسم
رب نے بلوا لیا شبِ معراج

بہرِ امّت نمازوں کا شہ کو
رب سے تحفہ ملا شبِ معراج

پنج وقتہ نمازیں پڑھتے رہو
اور سلام و ثنا شبِ معراج

اُمِّ ہانی کے گھر بحکمِ خدا
پہنچے جبریل کیا شبِ معراج

تیرے پاؤں پہ یا رسولِ خدا
سر تھا جبریل کا شبِ معراج

وہ ملائک کا سیدو سرور
تیرا خادم بنا شبِ معراج

روزہ رکھ جاگ کر عبادت کر
خلد پا جائے گا شبِ معراج

جو عبادت کرے ثوابِ عظیم
پائے سو سال کا شبِ معراج

انبیا مقتدی امام بنے
مصطفیٰ مجتبیٰ شبِ معراج

دے امانتؔ کو صدقۂ شیخین
صدقہ حسنین کا شبِ معراج



{ردیف حا}

حمدِ قُدُّوس حمدِ ربِ فلاح

حمدِ قُدُّوس حمدِ ربِّ فلاح
نعت پاکِ رسولِ ربِّ فلاح

کچھ نہ ہوتا اگر نہ ہوتے حبیب
سب برائے حبیبِ ربِّ فلاح

رب نے کونین کو بنایا ہے
تیری خاطر رسولِ ربِّ فلاح

سب کے سب نفسی نفسی حشر کے دن
بولیں گے انبیائے ربِّ فلاح

بس اَنَا مصطفیٰ ہی بولیں گے
شانِ محبوبی فضلِ ربِّ فلاح

ہے امانتؔ رسول مصطفوی
بندۂ بارگاہِ ربِّ فلاح

{ردیف خا}

حبیبِ حق کی ولادت ہے بارہویں تاریخ

حبیبِ حق کی ولادت ہے بارہویں تاریخ
عظیم رحمت و برکت ہے بارہویں تاریخ

سبھی مہینوں میں افضل ربیع الاول ہے
طلوع ماہِ رسالت ہے بارہویں تاریخ

کہا قرآن نے قَدۡ جَآءَکُمۡ مِنَ اللّٰہ بھی
منانا مولیٰ کی سنّت ہے بارہویں تاریخ

خدائے پاک کی سنّت ہے پڑھئے قرآں کو
بیان ذکرِ ولادت ہے بارہویں تاریخ

نبی رسول حبیبِ خدا ہوئے پیدا
لئے تمام فضیلت ہے بارہویں تاریخ

نہ آپ آتے نہ کچھ ہوتا آپ کی خاطر
بنائی رب نے یہ خلقت ہے بارہویں تاریخ

بوقتِ صبح بروزِ دو شنبہ بیس اپریل
امانتؔ آمدِ حضرت ہے بارہویں تاریخ

{ردیف دال}

طیبہ میں ماہِ ولادت زندہ باد

سبز گنبد کی زیارت زندہ باد
آئے طیبہ میں امانت زندہ باد

ساتھ شامول اور عنایت زندہ باد
طیبہ میں ماہِ ولادت زندہ باد

طیبہ طابہ طیِّبَہ طوبیٰ شریف
مکّے پر جس کو فضیلت زندہ باد

ہے ربیع النور دیگر ماہ سے
افضل و اعلیٰ بنسبت زندہ باد

چمکا مکّے میں مدینے کا وہ چاند
کتنی اچھی پیاری ساعت زندہ باد

آئے ہیں ماہِ ربیع النور میں
آقا مولیٰ جانِ رحمت زندہ باد

آمدِ محبوبِ حق صد مرحبا
مرحبا شانِ رسالت زندہ باد

رب کی سنّت ذکرِ میلادِ شریف
اہلِ سنّت کی ہے عادت زندہ باد

اہلِ بدعت شرک و بدعت بکتے ہیں
محفلِ میلادِ حضرت زندہ باد

رب کے ہیں محبوبِ اعظم مصطفیٰ
جانِ ایماں جانِ خلقت زندہ باد

حکمِ رب جھنڈے لگائیں جبرئیل
مصطفیٰ کی شان و شوکت زندہ باد

شرق میں اک غرب میں جھنڈا لگائیں
کون جبرائیل حضرت زندہ باد

ایک چھت پر کعبۃ اللہ کے لگا
دیکھ آقا کی حکومت زندہ باد

وہ نہ تھے کچھ بھی نہ تھا ان کے طفیل
ہاں ہوئی ہے سب کی خلقت زندہ باد

منعقد حضرت سلیماں کر گئے
محفلِ ذکرِ رسالت زندہ باد

وہ نبی رب کے سلیماں پڑھ گئے
طیبہ میں میلادِ حضرت زندہ باد

آیتِ رب پڑھیئے سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ
ان کی عزّت ان کی عظمت زندہ باد

ہے رَفَعۡنَا آیتِ قرآن بھی
شہ کی رفعت شہ کی عظمت زندہ باد

مسجد نبوی میں جو دو رکعتیں
پڑھ لے پائے حج کی دولت زندہ باد

دو رکعت مسجد قُبا میں پڑھ کے پائے
طیبہ میں عمرہ امانت زندہ باد

حج بھی عمرہ بھی مدینے میں کرے
مصطفیٰ پیارے کی امّت زندہ باد

اپنی تصنیفات میں سب لکھ گئے
میرے مرشد اعلیٰ حضرت زندہ باد

منعقد کرتے ہیں میلادِ شریف
طیبہ میں قاری امانتؔ زندہ باد



بغیر نقطے کی نعتِ پاک

مولا کی ہے آمد آمد
صلِّ وَسَلِّم علیٰ مُحمد

نامِ مُحمد ورد ہو ہر دم
صلِّ وَسَلِّم علیٰ مُحمد

لاکھوں سلام درود کروروں
ہر ہر لمحہ علیٰ مُحمد

آل کو سارے مددگاروں کو
سلام صد صد درود صد صد

اولادِ سرکارِ دو عالم
اولیٰ اعلیٰ اکرم اسعد

ماہِ مکرم کی دس دو ہے
آمدِ احمد وصالِ احمد

مکّہ ہے سرکار کا مکّہ
مکّہ ہے سرکار کا مولد

اول کلمہ اِلَّااللّٰہُ
اِلَّااللّٰہُ وِرْدِ مُحمد

اَللہ واحد کا کرم ہے
ملے رسولُ اللہُ مُحمد

دردُ وُ الم کی حکمی دوا ہے
صَلَّی اللہُ علیٰ مُحمد

دارُ اللہُ کی معماری کا
کام ہوا وہ مرمرِ اسود

وسطِ ردا اس واسطے رکھا
ہر سردار اٹھالے اَسود

حَکَم ہوئے سرکارِ مکّہ
حل ہوا مسئلہ مرمرِ اسود

سرورِ عالم کا مالک ہے
اَللہ ممدوحِ مُحمد

حامی ہمارا محیُ المِلَّہ
وَلَدِ صالح وَلَدِ مُحمد

اس کے علم کی دھوم ہے ہر سو
ہے مارھروی آلِ مُحمد

درسِ رسول سے عمر کٹی کل
وہ ھے علّامہ وصی احمد

آلِ محُمدی آلِ رسولی
لکھے گا ھر دم مدحِ محُمد

قاری امانت بے نقطے کی
خوب لکھی ھے نعتِ احمد

سرکارِ مکّہ کی آمد

بے نقطے کی دوسری نعت شبِ شوال 1430ھ سبز گنبد کے سامنے مدینے شریف میں قلمبند کی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی مُحَمَّد اٰلِ مُحَمَّد

سرکارِ مکّہ کی آمد
صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٌ

ھادیٔ عالم سرورِ عالَم
مالكِ عالم رسول اوحد

ھر اك دل کی دعا عطا ھو
واسطۂ اولادِ احمد

وَلَدِ صالح۔ آئے لحد سے

گلے ملے وہ امامِ احمد

رڑکی والے ھی کا کرم ھے

اُس کا اسم ھوا علی احمد

اھلِ ھُدیٰ کا امام۔ احمد

والدِ حامد اور مُحمد

اُسی کے در کا گدا ھوں واللہ

گدائے آلِ رسول احمد

اُس کے دل کو دھو کر موڑا

اھلُ اللہ کر ڈالا سرمد

حال امام کے دل کا کھولے

اھلُ اللہ ھمارا سرمد

گدائے درگاہِ واحدی ھے

گدائے آلِ رسولِ احمد

طیبہ میں بے نقطے کی امانت

خوب لکھی ھے نعتِ احمد



{ردیف ذال}

منقبت حضرت معوذ و معاذ

فضلِ حق فضلِ مولیٰ معوذ و معاذ
مصطفیٰ کے صحابہ معوذ و معاذ

آپ نے بدر میں کاٹ کر رکھ دیا
سر ابو جہل بد کا معوذ و معاذ

ننّھے بچوں کی ہمت پہ صدہا درود
رحمتِ رب تعالیٰ معوذ و معاذ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ ہے قرآن میں
وَرَضُوۡا عَنۡه بھی آیا معوذ و معاذ

کل شہیدانِ بدر و اُحُد پر درود
ہو سلام و تحیّہ معوذ و معاذ

ہو امانتؔ ہدایت رضائے رسول
خاکِ پائے صحابہ معوذ و معاذ



{ردیف ر}

خاتم الانبیا مرے سرکار

سارے عالم کے مالک و مختار
مصطفٰی مجتبٰے شہِ ابرار

نامِ اقدس محمد و احمد
آپ کی ذات مظہرِ غفّار

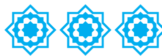
ہے زمینوں پہ نامِ پاکِ رسول
رب نے رکھّا محمدِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختار

نامِ اقدس ہے آسمانوں پر
میرے آقا کا احمدِ مختار

ذاتی دو نام ہیں صفاتی بہت
سب سے اعلیٰ ہوئے مرے سرکار

چابیاں کُل خزانوں کی رب نے
آپ کو دیدیں احمدِ مختار

اہلِ عالم کا ہے سکون و قرار
گنبدِ خضریٰ منبعِ انوار
یا الٰہی کرادے پھر دیدار
حرمین آئیں دیکھیں پھر دربار
خاتم المرسلین رب نے کیا
رحمتِ عالمیں شہِ ابرار
اول آخر ہیں باطن و ظاہر
خاتم الانبیا ہوئے سرکار
مسجدِ اقصیٰ میں انبیا کے امام
مظہرِ حق ہیں سیّدِ ابرار
ختم انہیں پر ہوئی نبوت بھی
ان کے اوپر ہے میری جاں نثار
مصطفائے رضا مجدّد کے
باپ ہیں اعلیحضرت المختار
ہے دعا نعتِ پاک ہو مقبول
یہ امانتؔ رسول کے اشعار



خانۂ کعبہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

طواف کعبۃ اللہ شریف کرتے کرتے ۲۱ / ربیع الاول ۱۴۴۰ھ یہ اشعار لکھے:

خانۂ کعبہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
دیکھے جو وہ ہوجائے منور اللہ اکبر اللہ اکبر

کعبے کی زینت کعبے کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر
خانۂ کعبہ اللہ کا گھر اللہ اکبر اللہ اکبر

نورِ کعبہ خوب عطا کر اللہ اکبر اللہ اکبر
میرا قلب وجگر ہو منور اللہ اکبر اللہ اکبر

جو بھی دعائیں کعبے میں کی ہیں ساری مرادیں پوری ہوئی ہیں
آتے رہیں کعبے میں برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

قبلۂ اول رب نے بدلا کر دیا قبلہ کعبۂ اعلیٰ
مرضی نبی کی مرضیٔ داور اللہ اکبر اللہ اکبر

میرے نبی ہیں محبوبِ داور دیکھ منافق کعبے کے اندر
فضل وعطا وسخا کا سمندر اللہ اکبر اللہ اکبر

آقا نبی کے صدقے میں ہم کو تو نے بلایا مکّے میں ہم کو
ایسے کہاں تھے اپنے مقدّر اللہ اکبر اللہ اکبر
پا گئے جنّت حافظ عنایت ہے یہ دعائے قاری امانتؔ
خاتمہ میرا ہو ایماں پر اللہ اکبر اللہ اکبر

گنبدِ خضریٰ کا یہ منظر اللہ اکبر اللہ اکبر

گنبدِ خضریٰ کا یہ منظر اللہ اکبر اللہ اکبر
حمد اور نعتیں پڑھئے مل کر اللہ اکبر اللہ اکبر

بھیجتا ہے خود مولیٰ فرشتے پڑھنا درودو سلام اے بندے
رب کے نبی محبوب کے اوپر اللہ اکبر اللہ اکبر

آتے ہیں لاکھوں لاکھ فرشتے نعتیں پڑھتے ہیں اور نغمے
سیّدِ عالم کے روضے پر اللہ اکبر اللہ اکبر

لاکھوں لاکھ فرشتے دن بھر لاکھوں لاکھ ملائک شب بھر
بھیجیں درودیں میرے نبی پر اللہ اکبر اللہ اکبر

قبلۂ اول کو بھی بدل دے تیری مرضی کعبہ کر دے
رب کا تو ایسا پیغمبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اپنے غلاموں کو طیبہ میں شہ نے بلایا ہے بطحا میں
پیشِ نظر ہے روضۂ انور اللہ اکبر اللہ اکبر

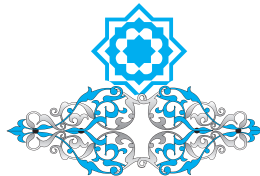
آپ پہ خوب درودیں پڑھیں گے آپ سے سب کچھ مانگا کریں گے
بخش دو ہم کو یا پیغمبر اللہ اکبر اللہ اکبر

شاملؔ سے ہوں نسلیں جاری سب کے اوپر فضل باری
سب کو نیک اولاد عطا کر اللہ اکبر اللہ اکبر

علمِ دیں کا عطا کر سمندر اللہ اکبر اللہ اکبر
سب کو بنانا دین کا رہبر اللہ اکبر اللہ اکبر

فضل وکرم فرمایا تونے کعبہ مدینہ دکھایا تونے
بے حد کرم فرمایا ہم پر اللہ اکبر اللہ اکبر

احمد رضا کے در سے آیا تضمیں سلام پہ لکھ کر لایا
قاری امانتؔ تیرا ثناگر اللہ اکبر اللہ اکبر



{ردیف ز}

اللہ کو ہے ان کی رضا و خوشی عزیز

الفت نبی کی جان سے زیادہ ہوئی عزیز
جس کو وہ با خدا ہے ولی متقی عزیز

کونین چاہتے ہیں رضائے خدائے پاک
اللہ کو ہے ان کی رضا وَ خوشی عزیز

کھائی قسم قرآن نے اس خاکِ پاک کی
کتنا مرے خدا کو ہے شہرِ نبی عزیز

دیدار کرنے مسجدِ نبوی میں آیا جو
رویت کی روضے کی ہوا وہ جنتی عزیز

طیبہ مدینہ طوبیٰ میں مر جائے جو کوئی
اس کو ملے حیاتِ اَبَدُ خلد کی عزیز

اصحاب و اہلِ بیت کی عظمت کیا کرو
شیخین کی ہوں مدحتیں حسنین کی عزیز

تصبیحِ زہرا پانچوں نمازوں کے بعد پڑھ
پھر راحتیں ملیں گی تجھے خوب ہی عزیز

اصحاب واہلِ بیت سے جس کو بھی بغض ہو
اس سے کٹاف کر لو وہ ہے دوزخی عزیز

جائز امور میں پڑھو بسمِ اللہ اور درود
گزرے گی اچھی زندگی پھر آپ کی عزیز

جن بھوت سے بچو گے عمل تو ذرا کرو
آقا کی سنتوں کو رکھو ہر گھڑی عزیز

ہر سنی بھائی بھائی ہے اور دشمنِ رسول
اس سے نہ رشتہ رکھو وہ ہو کیسا ہی عزیز

شیخ المشائخ حضرتِ مولانا مصطفےٰ
قاری امانتؔ ان کو تھی نعت آپ کی عزیز

{ردیف سین}

چل دیئے شہر سے ہم طیبہ شہنشاہ کے پاس

چل دیئے شہر سے ہم طیبہ شہنشاہ کے پاس
ان شاءاللہ پہنچ جائیں گے اُس شاہ کے پاس

مکّے میں آئے طواف وسعی عمرہ کر کے
پانی زم زم کا بھی پینے گئے اُس چاہ کے پاس

جس کی خاطر کیا کونین کو پیدا رب نے
آ گئے شہرِ مدینہ میں ہم اُس شاہ کے پاس

رب نے بھیجا ہے مدینے میں شہنشاہ کے پاس
آ گئے سید ابرار کی درگاہ کے پاس

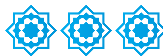
پڑھو سُبۡحٰنَ پڑھو الَّذِی اَسۡریٰ دیکھو
شبِ معراج گئے مصطفیٰ اللہ کے پاس

تاجدارِ مدنی ایسے ہیں محبوبِ خدا
شبِ معراج میں پہنچے ہیں جو اللہ کے پاس

آئے بخشش کے لئے کوئی عمل پاس نہیں
نسبتِ قادری ہے بندۂ درگاہ کے پاس

افضل الخلق ہوئے بعدِ نبی بعدِ رسول
ہیں عتیق اور عمر جلوہ گر اُس شاہ کے پاس

اے **امانتؔ** یہ ہے سب مفتئ اعظم کا کرم
آ گیا مسجدِ نبوی میں حرم گاہ کے پاس



{ردیف شین}

پردہ پوش

ستّارِ عاصیاں تمھیں اُمت کے عیب پوش
بلوالو طیبہ عاصی کے دل میں بھرے ہیں جوش

یوسف کے حسن پر کٹیں انگلی زنان کی
سر نام پر کٹاتے ہیں مردانِ جاں فروش

اہلِ طریقت اہلِ تصوف کا ہے عمل
ذکرِ خدا جلی کرو ذکرِ خفی خموش

فرما دیا خدا نے بَلۡ اَحۡیَا قرآن میں
قبروں میں رب کے اولیا زندہ ہیں پردہ پوش

بالجہر جب قرآن پڑھا جائے حکم ہے
سب کام چھوڑ فرض ہے سُن اُس کو تو بگوش

فرض اور واجبات کی کر کے ادائیگی
ہر لمحہ ذکرِ رب کرے دل جاں زباں بدوش

محشر میں مصطفیٰ ہی کہیں گے اَ نَا لَھَا
کوثر کا جام آقا کرائیں گے سب کو نوش

قاری امانتؔ ان کی بلندی کی حد نہیں
حسنین کو بٹھائیں میرے مصطفیٰ بدوش

{ردیف صاد}

سورۃ اخلاص

فضلِ رحمانی سورتِ اخلاص
فضلِ ربّانی سورتِ اخلاص

پڑھ لے جو تین بار اُس کا ثواب
وردِ قرآنی سورتِ اخلاص

ہے تہائی قرآن اُس کا ثواب
زینِ قرآنی سورتِ اخلاص

پورے قرآن کا ثواب ملا
سہ عدد پڑھ لی سورت اخلاص

تیس قرآن کے برابر ہے
گنتی نوے کی سورتِ اخلاص

خلد پائے گا وقتِ نزع درود
جو پڑھے سنّی سورتِ اخلاص

پڑھ امانتؔ رسول مصطفوی
قادری رضوی سورتِ اخلاص

{ردیف ضاد}

ضیائے عارض

نار ہو جائے چمن دیکھ جو پائے عارض
دن کرے ظلمت محشر کو ضیائے عارض

یا خدا کر دے عطا نور و ضیائے عارض
بخش دے امتِ عاصی کو برائے عارض

کہہ اٹھیں اُس کو فنَا فِی النّبیؐ دنیا والے
مرحبا آنکھوں میں جس کی نظر آئے عارض

وہ ہوں صدیق و عمر یا ہوں علی یا حسّان
والضحیٰ پڑھتے ہیں سارے شعَرائے عارض

ساری دنیا ہوئی نور نبوی سے روشن
چاندسورج نے بھی پائی ہے ضیائے عارض

میں تو کیا چیز ہوں اللہ کو واللہ شہا
لاکھوں مصحف میں وہ گیسو پسند آئے عارض

کس کی خاطر جھکی سجدے کو وہ محرابِ حرم
مصطفیٰ پیارے کی یہ شان برائے عارض

اُس پہ ہونے لگے انوارِ خدا کی بارش
جس کی نظروں میں ہمہ وقت سمائے عارض

روح و دل جان و جگر اور مرے گھر والے
ہے تمنائے امانتؔ ہوں فدائے عارض

{ردیف طا}

روضۂ مصطفیٰ پہ ہم نے کی ہے یہ دُعا فقط

روضۂ مصطفیٰ پہ ہم نے کی ہے یہ دُعا فقط
دوبارہ پھر مدینے کی حاضری ہو عطا فقط

کعبہ بھی ایک عکس ہے اُن کی تجلّیات کا
عرفات و مکّہ ہی نہیں مزدلفہ وَ مِنیٰ فقط

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ کہیں رحمتِ عالمین جب
زائرِ روضہ ہو گیا جنّتی با خدا فقط

ثانی بھی آپ کا نہیں سایہ بھی آپ کا نہیں
مظہرِ ذاتِ ربّ ہو تم پیغبرِ خدا فقط

وقتِ اجل ہو رویتِ سیّدِ کُل شہِ رُسُل
جاری ہو لب پہ اُس گھڑی کلمۂ طیبہ فقط

سارے نبی رُسُل کہیں گے نفسی نفسی حشر میں
یَا رَبِّ ھَبْلِیْ اُمَّتِیْ بولیں گے مصطفیٰ فقط

حشر میں اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کہیں گے سب نبی
فرمائیں گے اَنَا لَھَا سرورِ انبیا فقط

بعدِ نبی بزرگ ہو جو شخص کائنات میں
بس وہی یارِ غار ہے صدیقِ مصطفیٰ فقط

اصحاب و اہلِ بیت کی سچی غلامی ہو عطا
اس کو جو غوثِ پاک کا پا جائے سلسلہ فقط

صدیق و خواجہ وَ رضا وَ غوث و مرتضیٰ ملے
جس گھڑی مل گیا مجھے دامنِ مصطفیٰ فقط

خوف و ہراس کچھ نہیں مجھ کو حوادثات کا
کافی ہے میرے واسطے فیضِ شہِ رضا فقط

معراج میں جو غوث نے پشت کو پیش کر دیا
آقا نے رکھ دیا قدم بھا گئی یہ ادا فقط

گردنِ اولیا پہ یوں رکھوایا آپ کا قدم
دیکھ لیں سارے اولیا آپ کا مرتبہ فقط

آس نہ کوئی پاس ہے آقا تمھاری آس ہے
کونین میں حضور ہے آپ کا آسرا فقط

بُلوا لیا شجر کو بھی حاضر کیا حجر کو بھی
ٹکڑے کیا قمر کو بھی یہ شانِ مصطفیٰ فقط

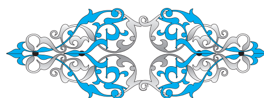
ہر سال کوڑھی ہوتے ہیں اچھے جہاں سے ہند میں
مسعودِ غازی شیخ کا وہ در ہے باشفا فقط

بے اختیار لکھ دیا تونے بنی کو نجدیا
مختارِ کائنات ہیں محبوب کبریا فقط

ہیں تو بہت سے اولیاء اللہ ہند میں مگر
ہند کے بادشہ ہوئے خواجہؒ دوسرا فقط

ہوتی ہے باخدا قبول قاری امانتِ رسول
شرط ہے اُن کے روضہ پر دل سے ہو جو دُعا فقط

قاری امانتِ رسول ابنِ ہدایتِ رسول
ایمان پر ہو خاتمہ کرتا ہے یہ دُعا فقط



{ردیف ظا}



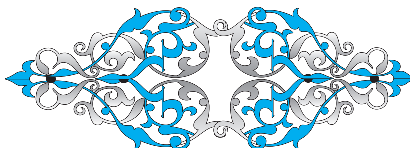
قلب میں جس کے ہو آقا کی محبت محفوظ
اس کی ہوں نیکیاں مقبول ریاضت محفوظ

بس اسی کو ملے جنت کی اجازت اے علی
جس کے دل مین ہو ابوبکر کی الفت محفوظ

خلد پائے جو پڑھے شاہ پہ کثرت سے درود
لوحِ محفوظ میں ہو اس کی کتابت محفوظ

ہو زیارت جسے سرکار کے روضے کی نصیب
ہوگئی اس کے لئے شہ کی شفاعت محفوظ

بعدِ مغرب پڑھو چھے رکعتیں اوّابین کی
بارہ برسوں کے برابر ہو عبادت محفوظ



وقتِ رحلت مجھے شیطان کے حملوں سے بچا
خاتمہ دین پہ ہو دین کی دولت محفوظ

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں نبی کے دشمن
میرے مولیٰ رہے ہر سنی سلامت محفوظ

چار سنت جو پڑھے فرض ظہر پڑھنے کے بعد
نارِ دوزخ سے رہے گا وہ امانتؔ محفوظ

{ردیف عین}



ہیں رسولِ خدا ہمارے شفیع
احمدِ مجتبیٰ ہمارے شفیع

حشر میں نفسی نفسی سب نے کہا
کون بولا انَا ہمارے شفیع

کہتے تھے اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ
انبیا با خدا ہمارے شفیع

سب نبیوں نے دے دیا تھا جواب

سرورِ انبیا ہمارے شفیع

حشر میں امتوں نے دیکھ لیا

ہیں بروزِ جزا ہمارے شفیع

شانِ محبوبی دیکھ لی سب نے

آپ کا مرتبہ ہمارے شفیع

بارگاہِ نبی میں صلَّی اللہ

ہیں علی مرتضیٰ ہمارے شفیع

جو شفاعت کرے امانتؔ کی

حشر میں با خدا ہمارے شفیع

{ردیف غین}

جس کے دل میں جلے سرکار مدینہ کا چراغ

جس کے دل میں جلے سرکار مدینہ کا چراغ

کیوں نہ خوشبوئے مدینہ سے بسے اس کا دماغ

جامعہ رضویہ باغیچہ ہدایت سے سدا
پھول کھلتے رہیں خوشبو سے معطّر ہو دماغ

دیکھ لو قاری امانت مرے غوثِ اعظم
جشن میں آئے غلام آسی نے پایا یہ سراغ

اصحاب کا چراغ

عبد اللہ ابنِ مصطفیٰ سرکار کا چراغ
جانِ نبی وہ طیب و طاہر ضیا چراغ

بادِ مخالفین بُجھانے چلی چراغ
فضلِ رسول اور فروزاں ہوا چراغ

برکاتی خاندان کا چشم و چراغ تھا
احمد رضائے مصطفیٰ برکات کا چراغ

احمد رضا نے سنّی کو عشقِ رسول کا
دنیا میں پھیلی روشنی ایسا دیا چراغ

سب اُن سے جلنے والوں کے اب بجھ گئے چراغ
احمد رضا کا ایسا فروزاں ہوا چراغ

پندرہویں کا مُجدّدِ دیں مصطفیٰ رضا
عثماں علی عمر کا ابو بکر کا چراغ

قاری امانتؔ آپ جلاتے رہو سدا
اللہ کے رسول کا اصحاب کا چراغ

{ردیف فا}



دافعِ ہر وبا درود شریف
ردِّ جملہ بلا درود شریف

شاہِ طیبہ پہ دیکھو قرآں میں
بھیجتا ہے خدا درود شریف

مومنو کو ہے حکم پڑھتے رہو
تم سلام و ثنا درود شریف

اپنے آقا پہ اپنے مولا پر
پڑھیئے صلِّ علاؔ درود شریف

جو مَرَض لا دوا ہو اس کی شفا
ہے بحکم خدا درود شریف

ہر مَرَض سے نجات پائے گا
پڑھ درودِ شفا درود شریف

ہو گئیں ساری حاجتیں پوری
جب وظیفہ پڑھا درود شریف

ہر بلا سے بچو بفضلِ خدا
پڑھ لو صبح و مسا درود شریف

پیش کرتے ہیں نام سے قدسی
اور اصحاب کا درود شریف

اہلِ الفت کا خود ہی سنتے ہیں
مصطفٰی مجتبیٰ درود شریف

حشر میں شاہ بخش وائیں گے
گر بکثرت پڑھا درود شریف

عرش کے سائے میں وہی ہوگا
جو پڑھے گا سدا درود شریف

حلِّ ہر مشکل و مصیبت ہے
پڑھ وظیفہ ذرا درود شریف

جان و روحِ وظائف و اعمال
ہے پڑھو دائما درود شریف

ہو امانتِؔ رسول کے لب پر
جب بھی آئے قضا درود شریف

{ردیف قاف}

حمد شریف

ذکرِ حق کیجئے پڑھ لیجئے حمدِ خالق
پڑھئے پھر نعتِ نبی مدحتِ غوث الفائق

جو نبی پر پڑھے کثرت سے درود اقدس
اس کو جنّت کا محل دیگا یقیناً خالق

جمعے کو جو پڑھے آقا پہ درودِ مرَّہ
مرنے سے پہلے وہ دیکھے جناں عبدِ رازق

جو نمازی بھی ہو اور متّقی پابندِ شرع
وہی اللہ کا ولی ہوگا نبی کا عاشق

اپنے مولیٰ کی کرو خوب عبادت شب و روز
تا کہ راضی ہو خدا بندوں سے سب کا خالق

غوثِ اعظم نے ولی بینا بنایا ابدال
غوث کے گھر میں گھس آیا تھا جو اندھا سارق

پانچ اذانوں میں لیا کرتی ہے خلق آپ کا نام
آپ ہیں مظہرِ رب اور حبیبِ خالق

اے امانتؔ جو پڑھے روز درود ایک ہزار
اس سے اللہ بھی راضی ہو حبیبِ خالق



{ردیف کاف}



سلامٌ علیک

یامَسِیحَ العَطا سَلَامٌ عَلَیْكَ
خَاتِمُ الْاَنبِیَا سَلَامٌ عَلَیْكَ

عَبْدِ ربّ الْعُلٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ
سَیِّدُ الْاَنبِیَا سَلَامٌ عَلَیْكَ

اَنْتَ مَالِکُنَا سَلَامٌ عَلَیْك

اَنْتَ مَحْبُوْبُنَا سَلَامٌ عَلَیْك

اَنْتَ سَیِّدُنَا سَلَامٌ عَلَیْك

اَنْتَ شَافِعُنَا سَلَامٌ عَلَیْك

اَنْتَ بَدْرُ الدُّجیٰ سلامٌ عَلَیْك

اَنْتَ شَمْسُ الضُّحیٰ سَلَامٌ عَلَیْك

اَنْتَ صَدْرُ الْعُلیٰ سَلَامٌ عَلَیْك

اَنْتَ کَھْفُ الْوَریٰ سَلَامٌ عَلَیْك

اَنْتَ مَلْجَاُنَا اَنْتَ مَاْوٰنَا

اَنْتَ خَیْرُ الْوَریٰ سَلَامٌ عَلَیْك

یَارَسُوْلِ خُدَا سَلَامٌ عَلَیْك

مَظْھَرِ کِبْرِیَا سَلَامٌ عَلَیْك

رَبْ کے مَحْبُوب طَالِب و مَطْلُوب

مُصْطَفٰی مُجْتَبیٰ سَلَامٌ عَلَیْك

مَکِّی مَدنِی حَبِیْبِی مَحْبُوْبِی

سَرْوَرِ اَنْبِیَا سَلَامٌ عَلَیْك

رَبِّ کَعْبَہ کے نَائِب و مَظْھَر
مَالِكِ دوسَرَا سَلَامٌ عَلَيْك

تَاجدَارِ حَرَم شَفِيْعِ اُمَمْ
زَيْنِ غَارِ حِرَا سَلَامٌ عَلَيْك

رَحْمَتِ عَالَمِيْن فَرمَائے
تُجھکو تیرَا خُدَا سَلَامٌ عَلَيْك

تجھ پہ لاکھوں کروروں درودو سلام
تجھ پہ کھربوں ثنا سَلَامٌ عَلَيْك

پہلو میں جلوہ گر عتیق و عمر
آپ پر دائما سَلَامٌ عَلَيْك

ہے اَمَانَتْ رَسُول برکاتی
تیرے در کا گدا سَلَامٌ عَلَيْك

اَشْرَفُ الْاَنْبِیَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

اَشْرَفُ الْاَنْبِيَا سَلَامٌ عَلَيْك
سَرْوَرِ دوسَرَا سَلَامٌ عَلَيْك

عبدِ حق ہوں کہا آپ نے مِثْلُکُمْ
تھا یہ حکم خدا سَلَامٌ عَلَيْك

آپ ایسے بشر آپ کا ثانی
ہے نہ ہو دائما سَلَامٌ عَلَيۡك

آپ ایسے بشر ہیں نورانی
اور نورِ خدا سَلَامٌ عَلَيۡك

شانِ محبوبی ایُّکم مِثْلی
تم نے فرما دیا سَلَامٌ عَلَيۡك

رحمتیں والدین بنی پر سدا
حضرت آمنہ سَلَامٌ عَلَيۡك

آپ کی آل اولاد پر یا نبی
یا حبیبِ خدا سَلَامٌ عَلَيۡك

اہل بیت آل اصحاب پر بھی درود
ابو امّی فدا سَلَامٌ عَلَيۡك

سَیِّدُ الشُّھَدَا سلامٌ علیك
راحتِ مصطفٰی سَلَامٌ عَلَيۡك

آپ ہی تو ہیں عمِّ رسول اللہ
مرحبا مرحبا سَلَامٌ عَلَيۡك

رفقا شہدائے اُحد پر درود
آپ پر بارہا سَلَامٌ عَلَيۡك

کل شہیدانِ غزوات پر بھی درود
شاہِ کرب و بلا سَلَامٌ عَلَیۡكَ

عرفات و منیٰ وَ مزدلفہ
جلوۂ مصطفیٰ سَلَامٌ عَلَیۡكَ

حج و عمرہ طوافِ بیتُ اللّٰہ
سنَّتِ مصطفیٰ سَلَامٌ عَلَیۡكَ

حرمِ محترم بکَّہ وَ مکَّہ
حرمِ مصطفیٰ سَلَامٌ عَلَیۡكَ

المدینہ منورہ پر درود
نسبتِ مصطفیٰ سَلَامٌ عَلَیۡكَ

دولتیں ہم کو دارین کی ہوں عطا
بہرِ غوث الوریٰ سَلَامٌ عَلَیۡكَ

آل و اولاد اولیا کے طفیل
کردو سب کچھ عطا سَلَامٌ عَلَیۡكَ

آتے جاتے رہیں اور پڑھتے رہیں
آپ پر دائما سَلَامٌ عَلَیۡكَ

الوداع الوداع مدینہ شریف
آئیں پھر بارہا سَلَامٌ عَلَیۡكَ

سب ملائک پڑھیں یُصَلُّوۡنَ
اور بھیجے خدا سَلَامٌ عَلَیۡكَ

کیجے لطف و کرم امانتؔ پر
بہرِ احمد رضا سَلَامٌ عَلَیۡكَ

{ردیف لام}



1976ء میں پہلی بار انیس برس ک عمر میں فقیر مصطفوی محمد امانت رسول غفرلہٗ مولی الرسول کو والدین ماجدین کے ہمراہ حج وزیارت کا شرف حاصل ہوا۔ مدینہ منورہ میں یہ اشعار لکھے گئے:

نبی رسول پیمبر کریں فیض حاصل
مرے نبی کا مدینہ وہ جس پہ سب مائل

اتر پڑے تھے سلیمان اور چلے پیدل
وہ گیارہ میل کا میدان تھا مدینۂ دل

ہزار سال ولادت سے پہلے اترے تھے
قیام طیبہ میں کر کے کی منعقد محفل

پڑھا مدینے میں میلاد اور فضائل بھی
بتائے طیبہ کے طُبّع کو چھوڑا وہ منزل

مدینہ طیبہ ہے طابہ ہے طِیّبہ بھی ہے
بہت سے ناموں سے کرتے ہیں یاد اہلِ دل

مدینہ طیّبہ آیا ہوں والدین کے ساتھ
کرم جو مجھ پہ ہوا غوثِ پاک کا نازل

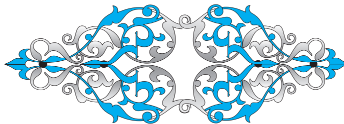
نہ ہو تمیز حرام و حلال کا حاصل
جسے۔ وہ شیخ ہی کیوں کر نہ ہو ہے پر جاہل

ہے اس کے ہاتھ پہ بیعت حرام الحاصل
وہ خود ہے فاسق و بے راہ دین سے غافل

یہی تو درس اماموں نے کربلا میں دیا
نہ دے گا ہاتھ یزیدی کو مومنِ کامل

کلام پاک کو حق ہی کہا نہیں مخلوق
شہید ہو گئے احمد وہ مرد حق کامل

پکڑ لے دامنِ مفتئ اعظم ہند کو
جگا لے قسمتِ خوابیدہ کو اٹھ اے غافل



رسول پاک کے مظہر ہیں غوث کے نائب
امامِ اعظمِ حق گو کے پرتوِ کامل

وہ اہلِ حق ہی نہیں بلکہ اہلِ باطل بھی
تمھارے تقویٰ وَعلم وعمل کے ہیں قائل

یہ بارگاہ نبی سے ملا ہے عزّ و شرف
تمھارے قدموں کو چومیں بڑے بڑے قابل

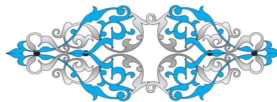
نہ جانے کتنے بہک جاتے ہیں مگر حضرت
بتاتے حق کو ہیں حق اور غیر کو باطل

یہ ایک ادنیٰ کرامت ہے اعلیٰ حضرت کی
مرید ہو گئے جو بن کے آئے تھے قاتل

مرے رضا سے ہیں جن کو خلافتیں حاصل
شیوخ عصر ہیں وہ اور بڑے بڑے فاضل

سفر میں حج و زیارت کے مفتیان عرب
بنیں مجاز ترے سلسلے میں ہوں داخل

امانتِؔ رَضَوِی کی دعا ہے رَبِّ کریم
حضور من ہوں مرے مصطفیٰ دم بسمل



مسجدِ نبوی ہے کیسی پیاری پیاری یارسول

۱۷ربیع الاول، مطابق ۲۵؍نومبر ۲۰۱۸ء - ۱۴۴۰ھ

مسجدِ نبوی ہے کیسی پیاری پیاری یا رسول
اس میں ہے جنّت کی پیاری پیاری کیاری یارسول

تونے فرمایا ریاض الجنہ جنّت ہو گئی
جانِ جنّت تیرے روضے کی ہے مٹّی یارسول

عرش سے کعبے سے افضل روضۂ انور ترا
سبز گنبد بے بدل جالی سنہری یارسول

حضرتِ صدیقِ اکبر اور امیر المومنیں
خدمتِ اقدس میں حاضر ہیں تمہاری یارسول

آپ ہی کے دم قدم سے دنیا میں آئی بہار
آپ پر ہیں جنّتیں قربان ساری یارسول

پیدا ہوتے ہی کیا سجدہ زبانِ پاک پر
ربِّ ھبلی اُمّتی تھا ربِّ ھبلی یا رسول

رحمت للّعالمیں اللہ نے فرما دیا
آپ کا فیضان ہے جاری و ساری یارسول

ختم پانی ہوگیا جس دم صحابہ نے کہا
پانچ نہریں انگلیوں سے کر دیں جاری یارسول

زائروں کی ہوگئی واجب شفاعت آپ پر
آپ نے فرما دیا مَنْ زَارَ قَبْرِیْ یارسول

اعلیٰحضرت نے کہا تیری شفاعت دیکھ کر
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری یارسول

ہم طوافِ کعبہ سے ہونگے مشرف اَلحرم
دیکھیں گے ہم جائے پیدائش تمہاری یارسول

المدینہ سے چلے قاری امانت الحرم
عمرہ کرنے جاتے ہیں طیبہ سے نوری یارسول

نعت خواں حسّان کا صدقہ امانتؔ کو ملے
عمر بھر کرتا رہے یہ نعت خوانی یارسول



سب مہینوں کا ہے سردار ربیعُ الاوّل

سب مہینوں کا ہے سردار رَبِیعُ الْاَوَّل
تجھ میں ہے مولدِ سرکار رَبِیعُ الْاَوَّل

سب مہینوں سے ہے تو افضل و اعلیٰ تجھ میں
آئیں ہیں احمدِ مختار رَبِیعُ الْاَوَّل

جن کی خاطر ہوئی تخلیقِ ہر اک شے واللہ
ہیں وہی سیّدِ ابرار رَبِیعُ الْاَوَّل

بارہ تاریخ تھی دو شنبہ بوقتِ صادق
آمدِ سیّدِ ابرار رَبِیعُ الْاَوَّل

آمدِ رحمتِ عالم ہو مبارک سب کو
آگئے دنیا کے غمخوار رَبِیعُ الْاَوَّل

عبدِ واحد کا مرے مفتیٔ اعظم کا کرم
فِی الْبَدِیْہَۃ بن گئے اشعار رَبِیعُ الْاَوَّل

بلگرام آئے اِلٰہ باد کچھوچھے کا سفر
نعت یہ ہوگئی تیار رَبِیعُ الْاَوَّل

جو گھٹائیں گے مرے شاہ کی رفعت عظمت
بس وہ ہوجائیں گے فِی النَّار رَبِیعُ الْاَوَّل

کیوں ہو مایوس امانتؔ ترے آقا مولیٰ
شافعِ حشر ہیں سرکار رَبِیْعُ الْاَوَّلْ



{ردیف میم}

تم پہ کروروں سلام

1429ھ

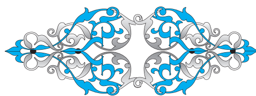
قصیدۂ مرصعہ

قصیدۂ مرصعہ وہ قصیدہ ہوتا ہے جو مطلع یا حسن مطلع کے بعد کم از کم اٹھائیس اشعار پر اس طرح مشتمل ہو کہ ہر پہلے مصرعہ کے آخر میں حروف تہجی یعنی الف سے یا تک بالترتیب ایک ایک حرف آتا جائے بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ اقلیمِ سخن کے تاجدار اعلیٰ حضرت المختار فاضلِ بریلوی نے شعر ونغمہ کی اس زمین پر بھی طبع آزمائی فرمائی ہے جس کا روشن ثبوت قصیدۂ درود شریف ہے۔

1429ھ رمضان شریف میں عمرہ کے موقع پر گنبدِ خضریٰ کے سامنے مدینۂ منورہ میں فقیر مصطفوی نے یہ سلام قصیدۂ مرصعہ قلمبند کیا:

مصطفیٰ خیر الوریٰ تم پہ کروروں سلام (۱) مظہرِ ذات خدا تم پہ کروروں سلام
سرورِ ہر دوسرا تم پہ کروروں سلام تاجور انبیا تم پہ کروروں سلام
حضرت کہف الوریٰ تم پہ کروروں سلام حضرتِ صدر العلیٰ تم پہ کروروں سلام
عمرۂ رمضاں کیا حج کے برابر تھا ساتھ کا مژدہ دیا تم پہ کروروں سلام

کیوں کہوں یہ ہو عطا کیوں کہوں وہ ہو عطا کر دو سبھی کچھ عطا تم پہ کروروں سلام
واسطہ عَمَّین کا واسطہ شَیخَین کا دین پہ ہو خاتمہ تم پہ کروروں سلام
تم ہو مجیب و مجاب تم ہو شہِ بوتراب (ب) رحمتِ ربِ العُلیٰ تم پہ کروروں سلام
مالکِ مُلکِ عرب کر دو عطا فضلِ رب حاضرِ در ہے گدا تم پہ کروروں سلام
پائے بلا سے نجات آیتیں پڑھ لے جو سات (ت) یعنی پڑھے فاتحہ تم پہ کروروں سلام
ماہِ عرب الغیاث مہرِ عرب الغیاث (ث) الکرم اے مرتضیٰ تم پہ کروروں سلام
صاحبِ معراج و تاج ہم سیہ کاروں کی لاج (ج) رکھنا بروزِ جزا تم پہ کروروں سلام
ہیں وہی اہلِ صلاح ہیں وہی اہلِ فلاح (ح) پڑھتے ہیں جو دائما تم پہ کروروں سلام
کعبے کو ہے سب کا رخ آپ کو کعبے کا رخ (خ) کعبے کا کعبہ شہا تم پہ کروروں سلام
رحمتِ ربِّ وَدُوْد تم پہ کروروں درود (د) تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں سلام
صدقۂ حمزہ شہید مجھ کو بنا دو سعید اے مرے نور الھدیٰ تم پہ کروروں سلام
اہلِ ضلال العیاذ شان گھٹائیں معاذ (ذ) قہر میں ہوں مبتلا تم پہ کروروں سلام
آپ کے ہیں دو وزیر مومنوں کے ہیں امیر (ر) پہلو میں جلوہ نما تم پہ کروروں سلام
فاتحہ نذر و نیاز کرتے ہیں اہلِ نیاز (ز) پڑھ کے درود و ثنا تم پہ کروروں سلام
دل کی تمنّا ہے بس روضے کا پیارا کلَس (س) دیکھوں میں صبح و مسا تم پہ کروروں سلام
اسمِ جلالت کا نقش اسمِ مُبارک کا نقش (ش) قلب پہ لکھ دو شہا تم پہ کروروں سلام
کر دو عدو کو خلاص از پۓ اصحابِ خاص (ص) خوش رہیں اہلِ ولا تم پہ کروروں سلام



پڑھ لو شفائے عیاض پڑھ لو نسیم الرِّیاض (ض) فضل درود و ثنا تم پہ کروروں سلام

ساری عبادت غلط ساری ریاضت غلط (ط) بغض ہو گر آپ کا تم پہ کروروں سلام

میرے رسول و حفیظ خاک ہوں دشمن غلیظ (ظ) کردو عدو کو فنا تم پہ کروروں سلام

آپ کی شانِ رفیع آپ ہمارے شفیع (ع) بالیقیں روزِ جزا تم پہ کروروں سلام

عشقِ نبی سے دماغ قلب کرو باغ باغ (غ) بخش دو مدنی ضیا تم پہ کروروں سلام

مکّہ مدینہ شریف بہرِ امامِ حنیف (ف) آتے رہیں مرحبا تم پہ کروروں سلام

جادو ہو سفلی ہو شق سورۃِ ناس و فلق (ق) پڑھتے ہی رد ہو بلا تم پہ کروروں سلام

اہلِ زمین و فلک پڑھتے ہیں رب کے مَلک (ك) پڑھتا ہے ربُّ العُلیٰ تم پہ کروروں سلام

کردو کرم یا رسول رکھ لو بھرم یا رسول (ل) پوری کرو ہر دعا تم پہ کروروں سلام

کردو عطا یا رسول صدقۂ آلِ بتول صدقۂ غوث الوریٰ تم پہ کروروں سلام

آیا امانتؔ رسول ابنِ ہدایت رسول بخش دو جملہ خطا تم پہ کروروں سلام

طیبہ کے ماہِ تمام رب کے فرشتے تمام (م) پڑھتے ہیں صبح و مسا تم پہ کروروں سلام

از پئے غازی میاں خواجۂ ہندوستاں (ن) نعمتیں کر دو عطا تم پہ کروروں سلام

رکعتیں گر پڑھ لے دو مسجدِ نبوی میں جو (و) مژدۂ حج پائے گا تم پہ کروروں سلام

آرزو مقبول ہو ساتھ میں شامول ہو حاضری ہو پھر عطا تم پہ کروروں سلام

صدقۂ بی آمنہ عائشہ بی فاطمہ (ہ) حاضری ہو پھر عطا تم پہ کروروں سلام

کر دو غنی یا نبی کر دو سخی یا نبی (ی) کر دو خزانے عطا تم پہ کروروں سلام
پیروی شیخین کی پیروی حسنین کی کر دو عطا مصطفیٰ تم پہ کروروں سلام
آپ کا خطبہ پڑھے رحمتِ عالم کہے (ے) رب کا کلامِ شفا تم پہ کروروں سلام
لطف و کرم کیجئے جلوہ دکھا دیجئے از پۓ احمد رضا تم پہ کروروں سلام
عرش کے سائے تلے قاری امانتؔ پڑھے خوب درود و ثنا تم پہ کروروں سلام



ہے بے مثل روضہ سلامٌ علیکم

شہنشاہِ مکّہ سلامٌ علیکم
شہنشاہِ بطحہ سلامٌ علیکم

کروروں درود و سلام آپ پر ہوں
شہِ دین ودنیا سلامٌ علیکم

ہیں پہلو میں شیخین بھی جلوہ فرما
ہوں اُن پر بھی مولا سلامٌ علیکم

درود آل و اصحاب پر بھی ہمیشہ
مدینے کے دولھا سلامٌ علیکم

خدا تجھ پہ خود بھیجتا ہے درودیں
دوعالم کے داتا سلامٌ علیکم

فضائل مدینے کے طُبَّعْ سے پوچھو
ہے بے مثل خِطَّہ سلامٌ علیکم

حدیثیں سناتا ہوں محبوبِ رب کی
ہے ارشادِ آقا سلامٌ علیکم

کیا جس نے رمضاں میں عمرہ زیارت
ثواب حج کا پایا سلامٌ علیکم

مرے ساتھ اُس نے کیا حج کرے گا
جو رمضاں میں عمرہ سلامٌ علیکم

قُبا میں جو دو رکعتیں پڑھ لے زائر
وہ پائے گا عمرہ سلامٌ علیکم

پڑھیں نبوی مسجد میں جس نے دو رکعت
ثواب حج کا پایا سلامٌ علیکم

لکھی یہ حدیث عبد الحق شیخ نے بھی
ہے مضبوط حوالہ سلامٌ علیکم

ترا روضہ احمد رضا نے بتایا
ہے کعبے کا کعبہ سلامٌ علیکم

ہے بے مثل مسجد ہے بے مثل گنبد
ہے بے مثل روضہ سلامٌ علیکم

ہے مکّے میں جائے ولادت نبی کی
مدینے میں روضہ سلامٌ علیکم

جہاں ایک ہی حج ہو بس سال بھر میں
وہ ہے مکّہ بکّہ سلامٌ علیکم

جہاں روز و شب حج بھی ہوں اور عمرہ
وہ ہے المدینہ سلامٌ علیکم

یکے از سگانِ مدینہ امانتؔ
مدینے میں آیا سلامٌ علیکم

مدینے کے آقا سلامٌ علیکم

مدینے کے آقا سلامٌ علیکم
رسولِ خدایا سلامٌ علیکم

مدینے میں پایا دو شنبہ بھی ہم نے
مدینے میں جمعہ سلامٌ علیکم

مدینے میں رمضان افطار سحری
مدینے کا روزہ سلامٌ علیکم

ہوا بارہویں بار حاضر امانتؔ
ہے مرشد کا صدقہ سلامٌ علیکم

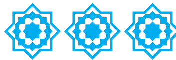
یہی عرض ہے بہرِ عمّین آقا
مجھے پھر بلانا سلامٌ علیکم

ہو پھر حاضری بہرِ حَسَنَین طَیِّبَہ
مدینہ دکھانا سلامٌ علیکم

ہو شَیۡخَیۡن کا واسطہ اَلْمَدِیْنَہ
یوں ہی آنا جانا سلامٌ علیکم

درودو سلام و ثنائے امانتؔ
ہو مقبول تحفہ سلامٌ علیکم

قیامت میں فرمائیں خدمت کے قدسی
امانتؔ سنانا سلامٌ علیکم



اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

اے شہنشاہِ زمانہ اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام
زینتِ مکّہ مدینہ اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

اے سرورِ قلب و سینہ اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام
غیب دانا غیب بینا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

مرتے دم تشریف لانا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام
قبر میں جلوہ دکھانا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

نارِ دوزخ سے بچانا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام
خلد میں داخل کرانا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

نفسی نفسی حشر میں جس دم کہیں سارے نبی
بس اَنَا اُس دم سنانا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

صبحِ صادق پیر کو بارہ ربیع النور تھی
نورِ حق تشریف لایا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

تھے ملائک بھی کھڑے پھر انبیا و مرسلیں
سب کے سب کہتے تھے آقا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

پیدا ہوتے ہی کیا سجدہ زبانِ پاک پر
رَبِّ هَبْلِي اُمَّتِی تھا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلام

شرق میں اک غرب میں اک چھت پہ کعبے کی لگا
آمدِ آقا کا جھنڈا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ

ان پہ خود ان کا خدائے پاک پڑھتا ہے درود
سب سے افضل ہے وظیفہ اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ

پڑھتے رہنا بیٹھتے اٹھتے امانتؔ ہر گھڑی
شاہِ طیبہ پر ہمیشہ اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ

کہہ دو اعدا سے امانتؔ قادری مرنے کے بعد
قبر میں شہ پر پڑھوں گا اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ

لاکھوں سلام پر مکمل تضمین

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدّدِ اعظم دین وملّت الحاج الشاہ مولانا شاہ ابو محمد احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی کے مشہورِ زمانہ سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جو ایک سو 171 اشعار پر مشتمل ہے اس پر مکمل تضمین

مصطفیٰ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام | مصطفیٰ جانِ امت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ خلقت پہ لاکھوں سلام | مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

وصفِ رخ رب کی قدرت پہ لاکھوں درود عارضِ نور طلعت پہ لاکھوں درود
یعنی بدر حقیقت پہ لاکھوں درود مہرِ چرخِ نبوت پہ لاکھوں درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

صَاحِبِ تَاج و معراج و لوح و قلم دافِعِ ہر بلا ہر وبا ہر اَلَم
آپ شافع مشفّعِ خدا کی قسم شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

قبلۂ دین و دنیا پہ دائم درود شاہِ مکّہ مدینہ پہ دائم درود
یعنی یٰسِیْنُ و طٰهٰ پہ دائم درود شب اَسرٰیٰ کے دولہا پہ دائم درود
نَوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

جانِ عالم کی عظمت پہ عرشی درود سرورِ دیں کی رفعت پہ عرشی درود
اُن کی بے مثل شوکت پہ عرشی درود عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طِیب و نُزہت پہ لاکھوں سلام

نعمتِ ربِّ کعبہ حبیبِ وَدود جن کے باعث کیا رب نے سب کا وجود
ان پہ رب کا فرشتوں کا اشرف درود نورِ عینِ لَطافت پہ اَلطف درود
زیب و زَینِ نَظافت پہ لاکھوں سلام

آنکھیں جبریل کی مصطفیٰ کے قدم   خانۂ اُمِّ ھَانِیْ سے بَیْتُ الْحَرَم
عرش اعلیٰ بھی ہے جس کے زیرِ قدم   سَروِ نازِ قِدَم مغزِ رازِ حِکَم

یَکَّہٗ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

دلبر آمنہ پر مہکتا درود   نور عَبْدِاللّٰہ پر دمکتا درود
زینتِ مُطَّلِبْ پر چمکتا درود   نقطۂ سِرِّ وَحدت پہ یکتا درود

مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

یا رسولِ خدا آپ کے حکم پر   کلمہ پڑھتے شجر بولتے تھے حجر
پیڑ پودے بھی چلتے تھے مثلِ بشر   صاحب رَجعتِ شمس وشقُّ القمر

نائبِ دستِ قُدرت پہ لاکھوں سلام

تاجدار مدینہ حبیب خدا   افضلُ الانبیاء اشرفُ الاتقیاء
رحمتِ عالَمیں مالکِ دوسرا   جس کے زیرِ لِوا آدم ومن سِوا

اس سَزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

پہنچا بو جہل پیشِ شہِ مرسلیں   بولا مٹھی میں کیا ہے بتا شاہِ دیں
کلمہ پڑھنے لگے سنگریزے وہیں   عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں

اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ مظہرِ ذات ربّ ودود — جھک گئے پیڑ پتھر بھی بہرِ سُجُوْدْ
اپنے آقا پہ ہر وقت پڑھیے درود — اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وُجُود

قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

آفتابِ شریعت پہ بیحد درود — ماہتابِ طریقت پہ بیحد درود
تاجدارِ حقیقت پہ بیحد درود — فتحِ بابِ نبوت پہ بیحد دردو

ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

نور والے کی صورت پہ نوری درود — رب تعالیٰ کی رحمت پہ نوری درود
ان کی پاکیزہ سیرت پہ نوری درود — شَرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود

فُتقِ اَزہارِ قُربت پہ لاکھوں سلام

آپ محبوبِ حق رب کی روشن دلیل — بے نظیر ہر صفت نورِ ربِّ جلیل
بے بدل ذاتِ والا سراپا جمیل — بے سَہِیم و قَسِیم و عَدِیل و مَثِیل

جوہرِ فردِ عزّت پہ لاکھوں سلام

ان کی بے مثل صورت پہ غیبی درود — ساری خلقت کے حضرت پہ غیبی درود
بَحرِ اَسْرَارِ حکمت پہ غیبی درود — سِرِّ غَیْبِ ہدایت پہ غیبی درود

عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

تاجدارِ رِسالت پہ لاکھوں درود مصطفٰی جانِ اُمّت پہ لاکھوں درود
مظہرِ ذاتِ وحدت پہ لاکھوں درود ماہِ لاہُوتِ خَلْوَت پہ لاکھوں درود

شاہِ ناسُوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

پڑھئے ہر دم حبیبِ خدا پر درود بیٹھتے اٹھتے شاہِ ہدیٰ پر درود
رحمتِ عالَمیں مصطفیٰ پر درود کَنزِ ہر بے کس و بے نوا پر درود

حرزِ ہر رَفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

حق کے محبوب نورِ صمد پر درود نائبِ حق حبیبِ اَحد پر درود
طَیِّبَہ طُوبیٰ طابَہ بلد پر درود پَرتَوِ اسمِ ذاتِ اَحد پر درود

نسخۂ جامِعیَّت پہ لاکھوں سلام

پڑھئے آقائے رحمت پہ بیحد درود صاحبِ ہر فضیلت پہ بیحد درود
شمعِ بزمِ ہدایت پہ اَرشَد درود مَطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود

مَقْطعِ ہر سِیادت پہ لاکھوں سلام

عمر آقا نے پائی تریسٹھ برس ہوگئی جوز میں جسمِ اقدس سے مَس
کعبہ وُ عرش سے بھی وہ افضل ہے بس خَلق کے دادْ رَس سب کے فریادْ رَس

کَہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے زر کی ثروت پہ لاکھوں درود　　مجھ سے بے دل کی طاقت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بیکل کی فرحت پہ لاکھوں درود　　مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قُوّت پہ لاکھوں سلام

آپ شَمسُ الضُحیٰ آپ بَدرُ الدُّجیٰ　　آپ نُورُ الھُدیٰ آپ کَھفُ الوَریٰ
آپ صَدرُ العُلیٰ زینِ عرشِ عُلیٰ　　شمعِ بزمِ دَنیٰ ھُوۡ میں گم کُن اَنَا
شرحِ مَتنِ ہُوِیَّت پہ لاکھوں سلام

سب رسول و نبی پائیں نورِ نبی　　مصطفیٰ مجتبیٰ خاتمِ ہر نبی
ہیں رؤف و رحیم و علیم و علی　　اِنتہائے دوئی اِبتِدائے یکی
جمعِ تفریق وکثرت پہ لاکھوں سلام

راحتِ بُعدِ دِقّت پہ اکثر درود　　فرحتِ بُعدِ کربت پہ لاکھوں درود
نکہتِ بُعدِ ظلمت پہ اکثر درود　　کثرتِ بُعدِ قِلّت پہ اکثر درود
عزّتِ بُعدِ ذِلّت پہ لاکھوں سلام

ہم فقیروں کی راحت پہ اعلیٰ درود　　غم کے ماروں کی فرحت پہ اعلیٰ درود
بے کسوں کی شفاعت پہ اعلیٰ درود　　رَبِّ اَعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام

تاجداروں کے آقا پہ بیحد درود
غم کے ماروں کے آقا پہ بیحد درود
بے سہاروں کے آقا پہ بیحد درود
ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد درود
ہم فقیروں کی ثَروَت پہ لاکھوں سلام

عِزّ و عرفانِ مومن پہ بیحد درود
شوکت و شانِ مومن پہ بیحد درود
جانِ ایمانِ مومن پہ بیحد درود
فرحتِ جانِ مومن پہ بیحد درود
غیظِ قلبِ ضَلالت پہ لاکھوں سلام

آسمان و زمین و زماں روز و شب
جن کی خاطر بنے ہیں وہ فخرِ عرب
غمزدوں کو عطا کردیں کیف و طَرَب
سببِ ہر سبب منتہائے طَلب
عِلّتِ جملہ عِلّت پہ لاکھوں سلام

ان کی ذاتِ مقدس پہ انور درود
نور والے مُنوّر پہ اَطہَر درود
ان پہ ہر آن اطہر مُعَطّر درود
مَصدرِ مَظہَرِیّت پہ اَظہر درود
مَظہَرِ مَصدریّت پہ لاکھوں سلام

ذکرِ مولیٰ سے کملائی کلیاں کھلیں
خوشبوؤں سے زمیں مہکی کلیاں کھلیں
مصطفیٰ آئے ہر دل کی کلیاں کھلیں
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گُلِ پاک مَنبت پہ لاکھوں سلام

ظلِّ حق ظلِّ رب ظلِّ رحمانیت ساری چمکا دی دنیا وہ نورانیت

جس پہ پڑ جائے پا جائے ایمانیت قد بے سایہ کے سایۂ مَرحمت

ظِلِّ مَمدُود ِرافت پہ لاکھوں سلام

جس پہ قربان سب جنّتیں جانِ جاں جس کا جبریل روح الامیں مدح خواں

جس کے درباں عتیق و عمر رب کی شاں طائرانِ قُدُس جس کی ہیں قمریاں

اس سہی سَرْو ِقامت پہ لاکھوں سلام

جس کی ذاتِ مبارک جمالِ خد جس کا چہرہ ہوا جلوۂ کبریا

خاتمُ المرسلیں مصطفیٰ مجتبیٰ وصف جس کا ہے آئینۂ حق نُما

اس خدا ساز طَلْعَت پہ لاکھوں سلام

جس کے اعزاز سے بے زباں بول اُٹھیں جانور پیڑ پودے بھی سجدہ کریں

جس کی تعظیم میں سب ملائک جُھکیں جس کے آگے سرِ سَروراں خَم رہیں

اُس سرِ تاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام

یاحبیبِ خدا یا شہِ دوسرا واسطہ اہلِ بیت اور اَصحاب کا

بارشِ نُور اُمّت پہ برسے سدا وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا

لَکّۂ اَبرِ رأفت پہ لاکھوں سلام

یا نبی یا رسولِ خدا نُورِ حق
آپ کو دیکھنا ہی ہے دیدارِ حق

شب میں گر مُسکرا دیں لگے دن بحق
لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق

مانگ کی اِستِقامت پہ لاکھوں سلام

ہوں جذامی سہی طیبہ کی خاک سے
معجزہ خاکِ زیرِ قدَم پاک سے

خوشبو پھیلے ترے گیسوئے پاک سے
لختِ لختِ دلِ ہر جگر پاک سے

شانہ کرنے کی عادت پہ لاکھوں سلام

اِنِّیْ اَسْمَعُ حَدِیْثِ شَہِ اِنْس و جَان
کُنْتُ اَسْمَعُ سُجُوْدَ ا لْقَمَرْ وہ بیان

قولِ فاروق میں جس کے جلوے عیان
دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کانِ لَعلِ کَرَامت پہ لاکھوں سلام

اَنبیا نے بھی پایا اُنھیں سے جمال
چاند سورج ستارے اُنھیں کا جمال

جس نے جو پایا ہے سب اُنھیں کا کمال
چشمۂ مِہر میں موجِ نورِ جَلال

اس رگِ ہاشِمیَّت پہ لاکھوں سلام

جس کے سر ہر فضیلت کا سہرا رہا
اَنبیا کی امامت کا سہرا رہا

اور ختمِ نبوت کا سہرا رہا
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا

اس جَبینِ سَعادت پہ لاکھوں سلام

حضرتِ آمنہ بہرِ بوسہ جھکی　　بہرِ تسلیم دیوارِ کعبہ جھکی
عظمت و رفعتِ بکّہ مکّہ جھکی　　جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی

ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جن و انس و ملک حاضرِ بارگہ　　نور دربار سے پاتے ہیں مہر و مہ
اِک توجّہ سے ہوتے ہیں خوش غمزدہ　　اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ

ظُلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ہو جہاں ذکر آقا کا برسے درود　　اَنْبیا کا فرشتوں کا برسے درود
ربِّ آقا وَ مولا کا برسے درود　　اَشکباریٔ مُژگاں پہ برسے درود

سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ میں دیدارِ ربُّ العُلا　　مرحبا مرحبا دیدۂ مصطفی
شاہ کی پُتلیاں جلوۂ کبریا　　مَعْنِیٔ قَدْ رَأٰی مقصدِ مَا طَغٰی

نرگسِ باغِ قُدرت پہ لاکھوں سلام

ابنِ بُو جہل نے تیرا کلمہ پڑھا　　گونگا بیٹا بہ بانگِ دُہل بول اُٹھا
کفر فاروقِ اعظم کا دم میں چھٹا　　جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اُس نگاہِ عِنایَت پہ لاکھوں سلام

پڑھئے وَالَّیل پر وَالضُّحیٰ پر درود　　پڑھئے آئینۂ کِبریا پر درود
شاہِ طیبہ کی ہر ہر ادا پر درود　　نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود

اونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

ضوئے سورج بھی نورِ قمر جھلملائے　　دیکھ لے کس کی طاقت نظر جھلملائے
نُور سے جس کے سب ہر نظر جھلملائے　　جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے

ان عِذاروں کی طَلعَت پہ لاکھوں سلام

مکّہ بکّہ کی عظمت پہ بیحد درود　　اُن کی جائے وِلادت پہ بیحد درود
اُن کی پاکیزہ تُربَت پہ بیحد درود　　اُن کے خَد کی سہولت پہ بیحد درود

ان کے قَد کی رَشاقَت پہ لاکھوں سلام

روشنی شب میں لاٹھی سے آنے لگے　　لکڑی تلوار کا کام کرنے لگے
سوئی مِل جائے جب مُسکرانے لگے　　جس سے تاریک دل جگمگانے لگے

اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

رَبّ فرشتے پڑھیں حکمِ قرآں درود　　مومنوں ان پہ پڑھئے گل اَفشاں درود
ان پہ پڑھتا نہیں ایک شیطاں درود　　چاند سے منھ پہ تاباں دَرَخشاں درود

نمک آگیں صَباحَت پہ لاکھوں سلام

مرحبا مرحبا مصحفِ نورِ حق　　کر کے دیدار پڑھ آبِ زر کا ورق
نور سے جس کے روشن ہوئے سب طَبَق　　شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرَق

اس کی سچی بَرَاقت پہ لاکھوں سلام

مَکّی آقاؤ مولا کا مَدنی چمن　　گیسوئے نور اُمّت پہ سایہ فگن
چاند کو گھیرے ہے پیاری پیاری کرن　　خط کی گِردِ دَہن وہ دل آرا پھَبن

سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

لاعلاجوں نے پائی صحت مُستقِل　　کیوں نہ پائے سُکوں یہ دلِ مُضمحِل
زخمیوں کا نہ کیوں زخم ہو مُندمِل　　ریشِ خوش مُعتَدِل مرحمِ ریشِ دل

ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

جانے کیا کوئی شاہِ مدینہ کی شاں　　اَفضلُ الاَنبیا ہیں مسیحا کی جاں
مرنے کے بعد زندہ کریں مردہ جاں　　پتلی پتلی گلِ قُدس کی پتیاں

اُن لبوں کی نَزاکت پہ لاکھوں سلام

جس کی نوری رَوایات وَحیِ خدا　　پیارے پیارے بَیانات وَحیِ خدا
ہیں احادیث آیات وَحیِ خدا　　وہ دَہن جس کی ہر بات وَحیِ خدا

چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

جس کی خاطر بنے ہیں زمیں آسماں | جس کی خاطر بنے ہیں مَکین و مکاں
جس کی خاطر ہوئے پیدا کُل اِنس و جاں | جس کے پانی سے شاداب جان و جناں

اُس دَہن کی طَراوَت پہ لاکھوں سلام

ڈالدیں تو شفائے مریضاں بنے | اَیسا بے مِثل دَریائے اِیماں بنے
یعنی سر چشمۂ آبِ عِرفاں بنے | جس سے کھاری کنویں شِیرۂ جاں بنے

اُس زُلالِ حَلاوَت پہ لاکھوں سلام

جس جگہ ذکرِ مولا کی ہوں محفلیں | اس کو جنّت کی کیاری نہ کیوں ہم کہیں
جس کے فرماں پہ قُربان سب جنّتیں | وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ایضاً

قبر میں ایک لڑکی کو زندہ کریں | اور دو بیٹے جابر کے مَر کر جئیں
سوکھے پیڑوں میں میوے لٹکنے لگیں | وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ایضاً

اللہ اللہ یہ طاقتیں قدرتیں | خون بند کردیں اور آنکھ اچھّی کریں

مُشتِ بُوجہل میں کنکری بول اُٹھیں وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ایضاً

حکم پاتے ہی پتھر شجر چل پڑیں بکری زندہ ہو بے دودھ کی دودھ دیں

والدہ بوہریرہ کی کلمہ پڑھیں وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ایضاً

ہوں جُدا پیڑ سے ٹہنی خُوشے چلیں حکم فرما دیں پیڑوں میں پھر جا ملیں

شیر کھائے عُتَیْبَہ کو چند روز میں وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ایضاً

لڑکی مَبرُوص ہو فَلْتَکُنْ گر کہیں اِبنِ بُوالعاص سے کُنْ کَذَالِکْ کہیں

اور سُراقہ کے گھوڑے کے پاؤں دھنسیں وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ایضاً

آنکھ رکھ دیں قتادہ کی پھر آنکھ میں ٹوٹی پِنڈلی بھی جُڑ جائے گر پھونک دیں

اور سُراقہ کو سونے کے کنگن ملیں　　وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ایضاً

شرط پر ایک داخل ہو اسلام میں　　پنج نمازوں میں دو فرض اُس پر کریں

بَرَّہ سونے کی انگشتری پہن لیں　　وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

چشمِ مولا میں آبِ دَہن ڈال دیں　　ایسی اچھّی ہوں پھر وہ کبھی نہ دُکھیں

سَرد ہو نارِ عمّار گر بول دیں　　وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اُس کی جلوت پہ خلوت پہ بیحد درود　　اُس کی پیاری لطافت پہ بیحد درود

اُس کی شانِ خطابت پہ بیحد درود　　اُس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود

اُس کی دِلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی بزمِ بَلاغت پہ لاکھوں سلام　　پیاری پیاری فصاحت پہ لاکھوں سلام

اس کی نوری خِطابت پہ لاکھوں سلام　　اس کی باتوں کی لذّت پہ لاکھوں سلام

اُس کے خُطبہ کی ہَیبت پہ لاکھوں سلام

ضوفگن شمعِ بزمِ ہدایت رسول
آئے گل کرنے فاروق شمعِ رسول

ہوں مسلماں ہوئی جب دعائے رسول
وہ دعا جس کا جوبَن بہارِ قبول

اس نسیمِ اِجابَت پہ لاکھوں سلام

تذکرے کیجے نُورٌ عَلیٰ نُور کے
ہوں درود اُن پہ غِلمان اور حور کے

پڑھ لو قرآن میں جلوے مَذکور کے
جن کے گُچھّے سے لچھے جھڑیں نور کے

اُن ستاروں کی نُزہَت پہ لاکھوں سلام

حشر میں سب پریشان تھیں اُمّتیں
سب نبی سب رُسُل نفسی نفسی کہیں

بس اَنا مُژدۂ جانفزا شاہ دیں
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

اَنبِیا ذکر میں جس کے رَطبُ اللِّساں
نعت کرتے ہیں جن کی سمندر بیاں

جس کے قبضے میں کونین کی کنجیاں
جس میں نہریں ہوں شیر و شکر کی رواں

اس گلے کی نَضارَت پہ لاکھوں سلام

آپ کو اَنبِیا میں مِلا وہ شرف
رب نے بخشا اِمامت کا اعلیٰ شرف

جالیاں بوس خود ہے جہانِ شرف
دوش بر دوش ہے جن سے جانِ شرف

ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

دیکھ کر جس کو شمس و قمر ہیں خجل
حجرۂ روضۂ مصطفٰی جان و دل
حجرۂ مصطفٰی قبلۂ جان و دل
حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل

یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

بخشش امت کی کروائیں میرے حضور
خلد امت کو دلوائیں میرے حضور
ہے پس وپیش سب کچھ عَیاں مِثلِ نُور
روئے آئینۂ علم پشتِ حضور

پُشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

ایک دم میں عتیق و وصی کردیا
اک نظر میں غنی و علی کر دیا
دین و دنیا کا بیشک دھنی کر دیا
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا

موجِ بحرِ سَماحَت پہ لاکھوں سلام

شمس کو تم نے واپس بلایا کہیں
چاند دوٹکڑے کر کے دکھایا کہیں
کہہ رہی ہے یَدُاللّٰہ کِتَابِ مُبِین
جس کو بارِ دوعالَم کی پروانہیں

ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰی بعدِ مولا ہیں سب سے فزوں
ان کے پاؤں پہ سر رکھدوں آنکھیں ملوں
حرمینِ شریفین سب کا سُکوں
کعبۂ دین وایماں کے دونوں سُتُوں

ساعِدَینِ رِسالت پہ لاکھوں سلام

تاجدارِ حرم وہ سراپا کرم
جان و شان و سکون و قرارِ ارم

ملیں جبریل آنکھیں وہ شہ کے قدم
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم

اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

جوش پر جب ہوں سرکار کی رحمتیں
نور کے سوتے جاری ہوں بہتے چلیں

پندرہ سو پئیں اپنے برتن بھریں
نور کے چشمے لَہرائیں دریا بہیں

اُنگلیوں کی کرامت پر لاکھوں سلام

مجرموں کی بن آئی کے چمکے ہلال
قیدیوں کی رہائی کے چمکے ہلال

رحمتِ مصطفائی کے چمکے ہلال
عیدِ مشکل کُشائی کے چمکے ہلال

ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رَبِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اَعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی رحمت پہ اَولا درود

ذکرِ پاکِ رسالت پہ اَزکیٰ درود
رفعِ ذکرِ جَلالت پہ اَرفع درود

شَرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

ہر گھڑی ذکر آقا کا کرتا رہوں
خوب محبوبِ حق پر درودیں پڑھوں

کوئی سمجھے گا کیا کوئی سمجھے بھی کیوں
دل سمجھ سے وراہے مگر یوں کہوں

غُنچۂ رازِ وَحدت پہ لاکھوں سلام

میری جاں میرے ماں باپ اس پر فدا ذات جس کی شہنشاہِ ارض و سماء
پیٹ پر پھر بھی واللہ پتھر بندھا کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

مجرموں کی رفاقت پہ کھنچ کر بندھی عاصیوں کی قیادت پہ کھنچ کر بندھی
امتوں کی اِعانت پہ کھنچ کر بندھی جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

قبر میں اُمَّتی کہہ رہے تھے حضور تھا یہی جملہ لب پر بوقت ظہور
سامنے جن کے دو زانو مخلوق نور اَنبیا تہہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وَجاہت پہ لاکھوں سلام

دافعِ رنج و غم ہر مرض ہر الم افتخارِ مدینہ خدا کی قسم
سیدالعربِ والعجم والامم ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اِصابَت پہ لاکھوں سلام

وہ شفیعِ اُمم وہ رسولِ حرم جس کے تلووں کا دھوون نگارِ ارم
عرش اعظم بھی ہے جس کے زیرِ قدم کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

ہو گئی صبح جب آیا مَکّہ کا چاند
حضرتِ آمنہ کا حلیمہ کا چاند

روزِ دوشنبہ نکلا مدینہ کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اُس دل اَفروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پیدا ہوتے ہی سجدے میں ذکرِ وَدُود
آپ فرماتے یا ربِّ ھَبْ لِیْ وَدود

تا ابد بھیجے رب اور فرشتے درود
پہلے سجدے پہ روزِ اَزل سے درود

یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام

ہو گئے پیڑ سوکھے ہوئے بھی ہرے
دفعۃً میوے پک کر لٹکنے لگے

یوں تو ظاہر ہوئے سینکڑوں معجزے
زَرْعِ شاداب و ہر ضَرْعِ پُر شِیر سے

بَرَکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

عالَمِ طفلی میں بی حلیمہ ملیں
حضرتِ آمنہ بی حلیمہ کو دیں

بے بدل پاس حقِ رضاعت کریں
بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں

دودھ پیتوں کی نِصفت پہ لاکھوں سلام

اُمِّ مُہرِ نبوت پہ صَد ہا درود
فخرِ خاتونِ جنت پہ صَد ہا درود

یعنی آغوشِ رحمت پہ صَد ہا درود
مَہدِ والا کی قسمت پہ صَد ہا درود

بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

پُرمَلاحت وہ پُرنُور نوری پھبن		آج تک ایسی صورت نہ دیکھی پھبن
اچھی پیاری انوکھی نرالی پھبن		اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن!

اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

بے بدل خوشبو ایماں فزا پر درود		ہو معطّر مُعَنبر ہوا پر درود
بند کلیوں کا اُن کی ادا پر درود		اُٹھتے بوٹوں کی نَشو و نُما پر درود

کھلتے غنچوں کی نِکہت پہ لاکھوں سلام

آمد مصطفیٰ پر مہکتا درود		مَولِدِ مجتبیٰ پر دمکتا درود
روز و شب ان کے اوپر چمکتا درود		فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود

کھیلنے سے کَراہت پہ لاکھوں سلام

اس شہنشاہ خلقت پہ عالی درود		اس کی اعلیٰ حکومت پہ عالی درود
اس کی شانِ فضیلت پہ عالی درود		اِعتِلائے جِبلَّت پہ عالی درود

اِعتِدالِ طَوِیَّت پہ لاکھوں سلام

میرے شَمسُ الضُّحیٰ پر ہزاروں درود		اُن کی زُلفِ دوتا پر ہزاروں درود
مالکِ دوسرا پر ہزاروں درود		بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود

بے تَکَلُّف مَلاحت پہ لاکھوں سلام

چہرۂ وَالضُّحیٰ پر مہکتی درود　　گیسوئے مجتبیٰ پر مہکتی درود
اُن کی ہر ہر ادا پر مہکتی درود　　بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود

پیاری پیاری نَفاست پہ لاکھوں سلام

نوری نوری شباہت پہ شیریں درود　　حق تعالیٰ کی نِعمت پہ شیریں درود
پیاری پیاری مَلاحت پہ شیریں درود　　میٹھی میٹھی عِبارت پہ شیریں درود

اچھی اچھی اِشارت پہ لاکھوں سلام

جاں کَشِش دل کَشِش پر کروڑوں درود　　بے بدل پَرْوَرِش پر کروڑوں درود
سب سے عالی منش پر کروڑوں درود　　سیدھی سیدھی رَوِش پر کروڑوں درود

سادی سادی طَبیعَت پہ لاکھوں سلام

شانِ محبوبیت میرے سرکار میں　　حاضری واں کی ہے رب کے دربار میں
ذکرِ رب دشت میں ہے کبھی غار میں　　روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں

کوہ وصَحرا کی خَلْوَت پہ لاکھوں سلام

جس سے روشن ہوئے چاند سورج فلک　　روشنی جس کی ہے فرش سے عرش تک
جس کے زیرِ حکومت سَماک وسَمَک　　جس کے گھیرے میں ہیں انبیا وَمَلَک

اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے بینا ہوئے گونگے بھی بول اٹھے　　مر کے جابر کے بیٹے بھی زندہ ہوئے
ذرّے بھی آفتابِ ولایت بنے　　اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام

حمدِ رب ہر گھڑی لب پہ بیحد درود　　واصف و ذاکرِ رب پہ بیحد درود
اُن کی ہر اِک ادا ڈھب پہ بیحد درود　　لُطفِ بیداریِ شب پہ بیحد درود
عالَمِ خوابِ رحمت پہ لاکھوں سلام

رب تعالیٰ کی قدرت پہ نوری درود　　ذاتِ والا کی طَلعَت پہ نوری درود
دونوں عالَم کی رحمت پہ نوری درود　　خَندَہ ٔ صبحِ عِشرت پہ نوری درود
گریہ ٔ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بے بدل خلق و الفت پہ دائم درود　　عَفْو کرنے کی عادت پہ دائم درود
اُس اَنوکھی طَبِیْعَت پہ دائم درود　　نرمیِ خوئے لِیْنَتْ پہ دائم درود
گرمیِ شانِ سَطْوَت پہ لاکھوں سلام

اچھی اچھی بھلی گردنیں جھک گئیں　　فخر کرتی ہوئی گردنیں جھک گئیں
اونچی اونچی تنی گردنیں جھک گئیں　　جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

بہرِ دیدارِ رب وہ رسول و نبی　　طور پر پہنچے موسیٰ کلیم ونجی
دیکھ لے کوئی ۔ بے ہوش ہووے کوئی　　کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی

آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

آ گیا آ گیا نائبِ ذوالجلال　　حضرت عبداللہ اور آمنہ بی کا لعل
المدینہ کا مکّہ میں چمکا ہلال　　گردِ مہ دستِ اَنجم میں رَخشاں ہلال

بَدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

نام سنتے ہی بے جان ہوتے لعیں　　لگ رہا تھا کہ پھٹ جائے گی اب زمیں
کپکپاتی پسینے بہاتی زمیں　　شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں

جنبشِ جَیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

ذکرِ اَللّٰہُ اکبر سے بَن گونجتے　　نعرہائے رسالت سے بَن گونجتے
جنگ میں حق کے شیروں سے بَن گونجتے　　نعرہائے دلیراں سے بَن گونجتے

غُرّشِ کُوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

لب پہ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہ کا ذکر تھا　　آئے جبریل وہ بدر کا معرکہ
بابِ اوّل تھا تاریخِ اسلام کا　　وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا

مصطفیٰ تیری صَولَت پہ لاکھوں سلام

واہ جنگ اُحُد کی وہ تیاریاں　　سَیِّدُ الشہداء کی وہ قربانیاں
خوب اُڑا ڈالیں کفّار کی دھجّیاں　　اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غُرَّ اِن سَطوَت پہ لاکھوں سلام

ان کی بے مثل خوشبو پہ لاکھوں درود　　ان کے بے مثل گیسو پہ لاکھوں درود
ان کے بے مثل اَبرو پہ لاکھوں درود　　الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خُو وُ خَصلت پہ لاکھوں سلام

اُن کی ہر ایک عادت پہ نامی درود　　اُن کی ہر ایک خَصلت پہ نامی درود
اُن کی خلوَت پہ جلوَت پہ نامی درود　　اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

اُن کی سب سنتوں پر کروروں درود　　اُن کی سب محفلوں پر کروروں درود
اُن کی سب نسبتوں پر کروروں درود　　اُن کے مولا کے ان پر کروروں درود
اُن کے اَصحاب وعِترت پہ لاکھوں سلام

تاجدارِ نجف غنچہائے قُدس　　تجھ سے پائیں شرف غنچہائے قُدس
روح وجانِ سَلَف غنچہائے قُدس　　پارہائے صُحُف غنچہائے قُدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

پاک پاکیزگی کے گُل ایسے کھلے
جس کی خوشبو سے عالَم معطر ہوئے
باغ فردوس کے بھی مہکنے لگے
آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے

اس ریاضِ نَجَابَت پہ لاکھوں سلام

دیکھ لیں جس کو بن جائے روشن ضمیر
اولیاء بھی بنیں اُن کے در کے فقیر
آل و اولاد پُرنور عِترت مُنیر
خُونِ خَیْرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر

اُن کی بے لوث طِینَت پہ لاکھوں سلام

راحتِ قلب و جانِ رسولِ خدا
نورِ چشمِ شہنشاہِ ارض و سما
ہے جو حسنین کی والدہ ماجدہ
اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ

حجلہ آرائے عِفَّت پہ لاکھوں سلام

کوئی کیا جانے اس نور کے مرتبے
مصطفیٰ مجتبیٰ جس کے والد ہوئے
مرتضیٰ شیرِ حق جس کے شوہر بنے
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے

اس رِدائے نَزَاہت پہ لاکھوں سلام

طَیّب و طاہر و قاسم و پارسا
اُمِّ کُلثُوم و زینب جہاں فاخرہ
وہ رُقَیّہ وہ شانِ حرم فاطمہ
سَیِّدہ ظاہرہ طَیِّبَہ طاہِرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

کوئی کیا جانے حسنین کا مرتبہ　　جن کے ہونٹوں کو چوما کریں مصطفیٰ
اور فرمائیں سَیِّد ہے بیٹا مِرا　　حَسنِ مجتبیٰ سَیِّدُ الْاَسْخِیَا
راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

جس کے در کے بھکاری بنے اغنیا　　جس کے در کے گدا اولیا اسخیا
ابنِ شیرِ خدا سِبطِ خیرُ الوریٰ　　اَوجِ مِہرِ ھُدیٰ موجِ بَحرِ نَدیٰ
رَوحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

باخدا وہ زباں ترجمانِ نبی　　گفتگو پیاری پیاری بیانِ نبی
ہم شبیہ نبی ہم زبانِ نبی　　شہدخوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

وہ حسین ابنِ مولا علی مرتضیٰ　　نوجوانانِ جنّت کا آقا ہوا
کر دیا جس پہ نانا نے بیٹا فدا　　اس شہیدِ بلا شاہِ گُلگُوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

بیٹھا کاندھے پہ نانا کے پایا شرف　　پایا سردارِ خلدِ بریں کا شرف
کیا بیاں کرسکے کوئی ان کا شرف　　دُرِّ دُرجِ نَجَف مِہرِ بُرجِ شرف
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جیسا آیا نہ کوئی خَلِیق
بے نظیر اُن کے اَصحاب اُن کے رَفِیق
اُن کی ازواج میں اُن کے طَور وطَرِیق
اہلِ اسلام کی مادرانِ شَفِیق

بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

شوکت وشانِ بَیتُ الشَّرَف پہ درود
اَوجِ عرفانِ بَیتُ الشَّرَف پہ درود
ان کے ایوان بَیتُ الشَّرَف پر درود
جلوگیانِ بَیتُ الشَّرَف پہ درود

پَردگیانِ عِفَّت پہ لاکھوں سلام

زوجۂ مصطفیٰ کی ہے بے مثل شاں
رب نے فرمایا ایمان والوں کی ماں
فاطمہ زہرا خاتون جنّت کی ماں
سِیّمَا پہلی ماں کَہفِ امن و ماں

حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

زوجۂ مصطفیٰ فخرِ جنّت ہوئی
عرش وکرسی قلم کی بھی زینت ہوئی
کوئی کیا جانے جو اس کی منزل ہوئی
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی

اُس سَرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

عزتیں جس کو دیں تاجدارِ عرب
ذات کیوں کر نہ ہو اُس کی فخرِ عرب
جو ہوئی فاطمہ بی کی ماں فضلِ رب
مَنزِلٌ مَنْ قَصَبْ لَانَصَبْ لَاصَخَبْ

ایسے کُوشک کی زِینت پہ لاکھوں سلام

حجرۂ عائشہ ہے مکانِ نبی حضرتِ عائشہ بی بی شانِ نبی
ہے جو تسکین قلب اور جانِ نبی بنتِ صدِّیق آرامِ جانِ نبی
اُس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام

عائشہ بی نبی کی وہ نورِ نگاہ رحمتیں رب کی ہوں جن پہ شام و پگاہ
دیکھ لیجے قرآنِ مبیں واہ واہ یعنی ہے سورۂ نُور جن کی گواہ
اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام

آسماں چاند سورج نگاہیں چرائیں آج تک ایسا پردہ نہیں دیکھ پائیں
پردۂ اہلِ خانہ کا ثانی نہ پائیں جن میں روحُ القُدُس بے اجازت نہ جائیں
اُن سُرادِق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

مُجْتَہِد ہوں مُفَسِّر ہوں سب بامراد سب نے سیکھا یہیں سے فنِ اجتہاد
اعلیحضرت جبھی کہہ اٹھے شاد شاد شمعِ تابانِ کاشانۂ اِجتِہاد
مفتیٔ چار ملّت پہ لاکھوں سلام

نوجوانانِ بدر و اُحُد پر درود سب بزرگانِ بدر و اُحُد پر درود
عام و خاصانِ بدر و اُحُد پر درود جانثارانِ بدر و اُحُد پہ درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

جن کو حاصل ہوئی صحبتِ مصطفیٰ — جن کو دیدارِ حق کا مزہ مل گیا
ان کے اوپر ہو جانِ امانت فدا — وہ دسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا

اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ سے ملا جس کو وہ مرتبہ — جو بنا نائبِ سرورِ اَنبیاء
جس کے زیرِ قدم اولیاء اَتقیاء — خاص اس سابقِ سیرِ قُربِ خدا

اَوْحَدِ کامِلِیَّت پہ لاکھوں سلام

جانشینِ شہنشاہِ ارض و سما — مصطفیٰ کا خلیفہ امامُ الھدیٰ
کل صحابہ سے افضل ہوا مرتبہ — سایۂ مصطفیٰ مایۂ اِصطَفیٰ

عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

تربیت جس کی فرمائیں خَتمِ رُسُل — جس کو سب کچھ عطا کردیں مختارِ کُل
خود کریں فخر جس پر شہنشاہِ کُل — یعنی اس اَفضَلُ الخَلقِ بَعدَ الرُّسُل

ثَانِيَ اثْنَيْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

وہ ابوبکر صدیق فخرِ زمیں — پہلو میں ہے مزارِ شہِ مرسلیں
تا ابد جو رہیں مصطفیٰ کے قریں — اَصْدَقُ الصَّادِقِين سَيِّدُ الْمُتَّقِين

چشم و گوشِ وِزارت پہ لاکھوں سلام

نام سے جس کے تھرّائیں جنّ وبشر
آگ پانی ہوا پر بھی جس کا اثر
کاٹ دے ایک دم جو منافق کا سَرُ
وہ عمر جس کے اَعدا پہ شیدا سَقَر
اُس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام

بعدِ صدیق جو سب سے اعلیٰ ہوا
وہ عمر ابنِ خطاب ہے باخدا
سر منافق کا تن سے جدا کر دیا
فارقِ حق و باطل امامُ الہُدیٰ
تیغِ مَسلُولِ شدّت پہ لاکھوں سلام

تیرا دورِ خلافت ہے شانِ نبی
لَانَبِیَّ حدیث و بیانِ نبی
کہہ رہے ہیں یہی نائبانِ نبی
ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

نائب و جانشینِ نبی پر درود
خسرِ مصطفیٰ پر نرالی درود
عابدِ مسجدِ نبوی پر درود
زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
دولتِ جیشِ عشرت پہ لاکھوں سلام

آپ کی کتنی پرنور قسمت بنی
ذات نُورٌ علیٰ نُور ہے آپ کی
آپ نے پائیں دو بیٹیاں شاہ کی
دُرِّ منثور قرآں کی سِلک بھی
زوجِ دونور عِفّت پہ لاکھوں سلام

بعدِ شیخین جو سب سے افضل ہوا دو ملیں جس کو شہزادیٔ مصطفیٰ

خود سخاوت شہادت ہو جس پر فدا یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہُدیٰ

حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

آپ کا مدح خواں ہے قرآنِ مبیں جانشینِ شہنشاہِ دنیا وَ دیں

آپ کے بیٹے سردارِ خلد بریں مرتضیٰ شیرِ حق اَشجَعُ الْاَشْجَعِین

ساقیٔ شِیر و شربت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ھُدیٰ میرے شیرِ خدا حضرتِ مرتضیٰ میرے مشکل کشا

نائب و جانشینِ حبیبِ خدا اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا

بابِ فصلِ وِلایت پہ لاکھوں سلام

قاطعِ کفر و شرکِ اہلِ رفض و خروج ماحیٔ فتنۂ اہلِ رفض و خُروج

فضلِ رب قامعِ اہلِ رفض و خُروج اوّلیں دافعِ اہلِ رفض و خُروج

چارمی رکن ملّت پہ لاکھوں سلام

خاص انوارِ حق جس میں جلوہ فگن فتح بابِ وِلایت امامِ زَمن

جس کے پسران میں ہیں حسین و حَسن شیرِ شمشیر زن شاہِ خَیبر شِکَن

پَرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

اے وِلایت کے خورشید ماہِ عُروج　　تیرے دم سے منور شَرع کے بروج
اہلِ حق اہلِ سنّت نے پایا عُروج　　ماحیٔ رفض و تفضیل و نَصب و خُروج

حامیٔ دین و سنّت پہ لاکھوں سلام

ہیں صحابہ سبھی شانِ محبوبِ رَب　　چاہتے تھے خدا کی رضا سب کے سب
سب کے سب ہیں فِدایانِ شاہِ عرب　　مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب

اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

باخدا ہے وہ کونین کا تاجور　　اس کے خدّام دنیا کے سب تاجور
اس کی قسمت پہ قربان شمس و قمر　　جس مسلماں نے دیکھا انہیں اِک نظر

اُس نظر کی بَصارت پہ لاکھوں سلام

پاس جن کے امانت ہے اللہ کی　　ذات جن کی عنایت ہے اللہ کی
ہر گھڑی جن پہ رحمت ہے اللہ کی　　جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی

ان سب اہلِ محبّت پہ لاکھوں سلام

فیضیابِ جمالاتِ بزمِ حضور　　جن سے شہ کے کمالات پائیں ظہور
خوب سب کو ملا شاہِ طیبہ کا نور　　باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور

زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

آ نہیں سکتے پھندے میں گمراہ کے　　جتنے بندے ہیں مخلص مِرے شاہ کے
جتنے اَصحاب ہیں اُس شہنشاہ کے　　اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے

اُن سب اہلِ مَکانَت پہ لاکھوں سلام

اُن کی ہر شان وشوکت پہ اعلیٰ درود　　اُن کی ہر ہر فضیلت پہ اعلیٰ درود
شاہ کی افضلیت پہ اعلیٰ درود　　اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود

اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

ہے سراجِ اُمَمْ جن کی ذات شریف　　جن کی مدحت کرے دیکھ کر خود حریف
چار خاصانِ حق مردمان لطیف　　شافعی مالک احمد امامِ حَنیف

چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

مُرشِدانِ حقیقت پہ فضلِ وَدُوْد　　روز وشب جن پہ ہے رحمتوں کا وُرُوْد
رحمتِ ربِّ کعبہ ہے جن کا وجود　　کاملانِ طریقت پہ کامل درود

حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

شیخِ اَکرم اِمَامُ التُّقیٰ وَ النُّقیٰ　　کتنے اَفْخم اِمَامُ التُّقیٰ وَ النُّقیٰ
غوثِ عالم اِمَامُ التُّقیٰ وَ النُّقیٰ　　غوثِ اَعظم اِمَامُ التُّقیٰ وَ النُّقیٰ

جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطبِ اِرشاد ہیں آپ جانِ مُراد آپ سلطانِ بغداد فَخْرُ الْعِبَاد
قبلۂ اہل دل قبلۂ اِعتِقاد قطب وابدال وارشاد رُشْدُ الرَّشَادْ

مُحیِ دین اور ملت پہ لاکھوں سلام

تاجدارِ شریعت پہ بے حد درود شمعِ بزمِ فضیلت پہ بے حد درود
خضرِ راہِ معرفت پہ بے حد درود مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود

فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم وہ شہزادۂ مصطفیٰ پاؤں جس کا ہے بَرْ گردنِ اولیاء
اُس کے سر کا کوئی جانے کیا مرتبہ جس کی مِنبر ہوئی گردنِ اَولیاء

اُس قدَم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

نُور و نِکہت کی برسات پیشینیاں مختلف دیکھے حالات پیشینیاں
سینکڑوں ہیں کرامات پیشینیاں شاہِ برکات و برکات پیشینیاں

نَو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

شاہِ برکت کے فرزند اِمَا مُ الرَّشَاد برکت اللہ کے دل بند اِمَا مُ الرَّشَاد
امجد ارشد بھی اسعد اِمَا مُ الرَّشَاد سید آل محمد اِمَامُ الرَّشَاد

گلِ رَوضِ رِیاضَت پہ لاکھوں سلام

جس کا دربار مارہرہ میں ہے شُمُوْل
رحمتِ مصطفیٰ کا ہے اس پر نُزُوْل

فاطمہ زہرہ بنتِ نبی کا ہے پھول
حضرتِ حمزہ شیرِ خدا وَ رسول

زینتِ قادِریَّت پہ لاکھوں سلام

شمسِ مارہرہ اچھے میاں کا وہ حال
اولیا پائیں جن سے کمال و جمال

نسل میں جن کی ہیں اولیا بے مثال
نام و کام وتن وجان وحال ومَقال

سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

سیدی عبدِ واحد اِمَامُ الْفُحُوْل
شاہِ برکات و آلِ محمد رسول

شاہِ حمزہ وہ اچھے وہ شمس البتول
نور جاں عطر مجموعہ آلِ رسول

میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

شاہ مہدی وہ قاسم وہ جانِ مراد
بوالحسین احمد نوری قُطبُ الرَّشَادْ

جس نے دیکھا انھیں وہ ہوا شاد شاد
زیبِ سجادہ سجّاد نوری نِہاد

احمدِ نور طِینَت پہ لاکھوں سلام

از پئے مصطفیٰ وہ نبوت مآب
ذات جن کی ہوئی باخدا انتخاب

جن کا قرآں میں یٰسین وطٰہٰ خطاب
بے عذاب وعِتاب وحساب وکتاب

تا اَبد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

ہوں میں دربارِ مارہرہ کا اِک گدا | ہوں سگِ غوثِ اعظم اِمَامُ التُّقیٰ
ذرّۂ کوچۂ مرتضیٰ مصطفیٰ | تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا

بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

خواجۂ خواجگاں بادشاہِ وطن | شاہِ احمد رضا فخرِ اہلِ سُنن
مفتیٔ اعظمِ ہند شیخِ زَمن | میرے استاد ماں باپ بھائی بہن

اَہلُ وُ وُلدُ وُ عَشیرت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت کا سایہ نہیں | مصطفیٰ جیسا کوئی بھی آیا نہیں
کس پہ آقا کی رحمت کا سایہ نہیں | ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں

شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

اہلِ محشر ہوں جب کسمپرسی میں اور | عالمِ نفسی نفسی میں بدلے ہوں طَور
اس گھڑی ہو تلاشِ شہِ غارِ ثور | کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور

بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

ہے دعائے امانتؔ بروزِ جزا | پہنچیں جس وقت پیشِ رسولِ خدا
ساتھ ہوں مصطفیٰ اور حامد رضا | مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

لاکھوں کروروں سلام

مصطفیٰ مجتبیٰ اشرف الانبیا
یعنی محبوبِ ربِّ انام
تم پہ لاکھوں کروروں سلام

پیر کا دن تھا صبحِ صادق بارہ ربیع الاول
اوّل و آخر ہو گئے ظاہر سب نبیوں سے افضل
آئے محبوبِ رب انبیا سب کے سب
پڑھتے تھے دست بستہ سلام
تم پہ لاکھوں کروروں سلام

سجدہ کیا پھر اُمّتی فرمایا پیدا ہوتے ہی
سارے نبیوں کی امّت سے افضل امّت تیری
جائے جنت میں جب تک نہ امّت تری
خلد ہر اُمّتی پر حرام
تم پہ لاکھوں کروروں سلام

مسجد اقصیٰ میں شبِ اسریٰ جمع ہوئے تھے نبی سب
آپ نے فرمائی تھی امامت آپ کے پیچھے نبی سب
آپ کی سلطنت شانِ محبوبیت
ہر رسول و نبی کے امام
تم پہ لاکھوں کروروں سلام

گنبدِ خضریٰ ہر گنبد سے افضل و اعلیٰ گنبد　　اُس ہرے گنبد پر قرباں ہیں دنیا کے سب گنبد
آپ کی رفعتیں آپکی عظمتیں　　ربِّ کعبہ کے تم پر سلام
تم پہ لاکھوں کروروں سلام

سال میں ایک ہی حج ہوتا ہے عرفاتِ مکّہ میں　　روزانہ جتنے حج چاہے کر شہرِ طیبہ میں
طیبہ کی مسجدیں آپ کی نسبتیں　　المدینہ کے ماہِ تمام
تم پہ لاکھوں کروروں سلام

شہرِ مدینہ کے رمضاں ہیں مکّہ سے بھی بہتر　　شہرِ مدینہ خَیْرٌ مِّنْ مکّۃ ہے حدیثِ سرور
شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم　　سب رسولوں کے آقا امام
تم پہ لاکھوں کروروں سلام

قاری امانتؔ پر ہو عنایت از پئے شاہِ برکت　　ارضی سماوی ہر آفت سے ہو ہم سب کی حفاظت
یارسولِ خدا رکھ سلامت سدا　　آپ ہی کے ہیں ہم سب غلام
تم پہ لاکھوں کروروں سلام

مرشدِ برحق اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم میرے　　غوث و رضاؤ خواجہ منور غازیِ اعظم میرے
میرے صدیق فاروق عثماں غنی　　پنجتن اہلِ بیتِ عظام
تم پہ لاکھوں کروروں سلام

مصطفیٰ جانِ خلقت پہ کھربوں سلام

142 ھجر یہ یہ مبارکہ 2007ھ کی حاضریٔ مدینہ منورہ میں 28/ستمبر 28/رمضان المبارک کی تاریخ تھی نماز عشاء تراویح کے بعد بابِ جبریل کی طرف گنبدِ خضریٰ کے سامنے صلاۃ وسلام میں مشغول تھے ساتھ میں حاجی فتح محمد رضوی اور حاجی مجیب الرحمٰن برکاتی بھی تھے کہ اچانک ایک بزرگ سفید عمامہ پوش سفید ریش تشریف لائے فقیر مصطفوی محمد امانت رسول غفرلہٗ سے مصافحہ کیا اور فرمانے لگے مصطفیٰ جانِ رحمت پہ کھربوں سلام کہئے کھربوں سلام پڑھئے کھربوں سلام برجستہ فقیر مصطفوی کی زبان پر مندرجہ ذیل سلام کے اشعار آئے گنبدِ خضریٰ کے سامنے ہی فقیر مصطفوی نے قلمبند کئے:

مصطفیٰ جانِ خلقت پہ کھربوں سلام ۔۔۔ مجتبیٰ جانِ امّت پہ کھربوں سلام

سارے عالم کا رب بھیجے شہ پر درود ۔۔۔ سارے عالم کی رحمت پہ کھربوں سلام

اعلیٰ حضرت نے کعبے کا کعبہ کہا ۔۔۔ یا نبی تیری تربت پہ کھربوں سلام

عرشِ اعظم سے کعبے سے افضل ہوئی ۔۔۔ یا نبی تیری تربت پہ کھربوں سلام

شہرِ طیبہ کی حرمت پہ کھربوں سلام ۔۔۔ جانِ مکہ کی رفعت پہ کھربوں سلام

حَرَمَیْنِ شریفین زَیْنِ جہاں ۔۔۔ سارے عالم کی زینت پہ کھربوں سلام

شہرِ مکّہ میں چمکا مدینے کا چاند ۔۔۔ مکّہ جائے ولادت پہ کھربوں سلام

رب کے محبوبِ اعظم ہیں جس میں مکیں ۔۔۔ المدینہ کی قسمت پہ کھربوں سلام

در و محراب و ممبر پہ لاکھوں درود ۔۔۔ سبز گنبد کی رنگت پہ کھربوں سلام

سبز گنبد کا دنیا میں ثانی نہیں | سبز گنبد کی رنگت پہ کھربوں سلام
شہرِ طیبہ پہ اربوں کروروں درود | شاہِ طیبہ کی طلعت پہ کھربوں سلام
المدینہ کے ذرّوں پہ صدہا درود | میرے آقا کی نسبت پہ کھربوں سلام
پڑھیے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ حدیثِ رسول | مصطفٰی کی شفاعت پہ کھربوں سلام
کربلا بدر و خندق اُحد اور حنین | کل شہیدانِ امت پہ کھربوں سلام
سارے اصحابِ صُفّہ پہ بے حد درود | عشرۂ اہلِ جنّت پہ کھربوں سلام
والدینِ نبی پر سدا رحمتیں | آمنہ بی کی عظمت پہ کھربوں سلام
مومنوں کی سبھی مادرانِ شفیق | خلد کی زیب و زینت پہ کھربوں سلام
اُمِّ کلثوم زینت رقیہ پہ بھی | اور خاتونِ جنّت پہ کھربوں سلام
طیب و طاہر و قاسمِ پارسا | یعنی پسرانِ حضرت پہ کھربوں سلام
کل بنون و بنات اور ازواج پر | یا نبی تیری تربت پہ کھربوں سلام
وہ ابوبکر صدیق عکسِ نبی | بادشاہِ صداقت پہ کھربوں سلام
وہ عمر نام سے جن کے بھاگے خبیث | بادشاہِ عدالت پہ کھربوں سلام
ابنِ عفّان عثماں غنی و سخی | مصطفٰی کی قرابت پہ کھربوں سلام
میرے مولیٰ علی مرتضٰی شیرِ حق | تاجدارِ شجاعت پہ کھربوں سلام
اہلِ بیتِ نبی کل صحابہ پہ بھی | مصطفٰی کی جماعت پہ کھربوں سلام
سارے ولیوں کے سردار غوث الوریٰ | بادشاہِ ولایت پہ کھربوں سلام
رحمتیں اولیاء پر ائمہ پہ بھی | چشتیّت قادریت پہ کھربوں سلام

سب سلاسل پہ اللہ کی رحمتیں مرشدانِ طریقت پہ کھربوں سلام

مفتیٔ اعظمِ ہند ابنِ رضا تاجدارِ شریعت پہ کھربوں سلام

سیّد العلماء احسن العلماء آل و اولادِ برکت پہ کھربوں سلام

پڑھ سلامِ رضا اے امانتؔ سدا

مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

{ردیف ــــ نون}



لَو شہنشاہِ مدینہ سے لگائے ہوئے ہیں

لَو شہنشاہِ مدینہ سے لگائے ہوئے ہیں

حُبِّ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع دل میں جلائے ہوئے ہیں

بغض رکھتے تھے نبی سے جو منافق واللہ

سیکڑوں مسجدِ نبوی سے بھگائے ہوئے ہیں

ابرہا آئے تھے اللہ کے گھر کو ڈھانے

مارا بابیل کی کنکریوں سے کھائے ہوئے ہیں

پڑھ لو قرآن سُبحَانَ الَّذِیٓ اَسرٰی معراج

ہوئی جسمانی نبی رب کے بلائے ہوئے ہیں

پنج نمازیں پڑھو اللہ سے معراج کی شب
تحفہ امت کے لئے مصطفیٰ لائے ہوئے ہیں

جو بھی معراجِ نبی کے ہوئے منکر ان سے
کہہ دو کیوں نار میں گھر اپنا بنائے ہوئے ہیں

اہلِ بیت اور صحابہ کی محبت عظمت
اہلِ سنت بخدا دل میں بسائے ہوئے ہیں

المدینہ سے ہوئے ہیں جو منوّر روشن
اُن کے دربار سے ہم آس لگائے ہوئے ہیں

طیبہ میں روضۂ آقا کی جنھیں دید ہوئی
اِذْنِ فِرْدَوْس کا وہ شاہ سے لائے ہوئے ہیں

مفتیِٔ اعظم ہند جس کو مصلّے پہ بڑھائیں
وہ امانتؔ ہیں سندِ شیخ سے پائے ہوئے ہیں

کروروں عیدوں سے بھی ہے افضل

ہر ایک انسان جن فرشتے سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
بنے ہیں کونین جن کی خاطر وہ آج تشریف لا رہے ہیں

نبی کی آمد کے سلسلے میں جنابِ جبریل بارھویں میں
حرم میں کعبے کی چھت پہ جھنڈا بحکمِ ربّی لگا رہے ہیں

گھروں میں بھی اور چھتوں پہ اپنی لگاؤ جھنڈے بھی جھنڈیاں بھی
لگا کے جبریل تین جھنڈے ہے سنّتِ رب بتا رہے ہیں

تھی پانچ سو عیسوی اکھتّر تھا روزِ دو شنبہٗ منوّر
رَبِیۡعُ الۡاَوَّل کی بارھویں کو جہاں میں سرکار آ رہے ہیں

نہ کیوں کھڑے ہو کے اپنے آقا پہ ہم درود و سلام بھیجیں
کھڑے ہی ہو کر صحابی حسّان نعتِ احمد سنا رہے ہیں

شہِ مدینہ کی طلعتوں سے نہ کیوں چمک اُٹھّیں سارے عالم
جو مظہرِ ذاتِ رب ہیں بیشک وہی رسول آج آ رہے ہیں

ربیع الاوّل کی بارھویں تو کروروں عیدوں سے بھی ہے افضل
پڑھو کتابیں مرے رضا کی یہ جامِ الفت پلا رہے ہیں

اے بلبلِ باغِ اعلیٰ حضرت سناؤ نعتِ نبی امانتؔ
تمام عالم میں اہلِ سنت نبی کے نغمات گا رہے ہیں

نظم مدینہ منورہ ۱۴۰۰ھ

برائے حج وزیارت 1400ھ مطابق 1980ء دوسری بار حاضریٔ حرمین شریفین ہمراہ برادر محترم معظم الحاج حافظ محمد عنایت رسول صاحب پیلی بھیتی مسجد نبوی شریف میں گنبد خضریٰ کے سامنے مندرجہ ذیل نعت پاک قلمبند کی:

جب آئے نظر نبوی مینار مدینے میں
جاری ہوئے لب پر یہ اشعار مدینے میں

حاضر وہی ہوتا ہے دربارِ رسالت میں
بلواتے ہیں جس کو بھی سرکار مدینے میں

کیا خوب وہ منظر ہے جالی سے ہر اک لمحہ
چھن چھن کے برستے ہیں انوار مدینے میں

فردوس پہ بھی دیں گے ترجیح مدینے کو
رضوان گر آ جائیں اک بار مدینے میں

جاں دیکے اسے لینگے موت ہم کو جو مل جائے
سرکار مدینے میں سرکار مدینے میں

واللہ مرض کچھ ہو روحانی کہ جسمانی
پاتے ہیں شفا کلّی بیمار مدینے میں

کرتے ہیں زمانے پر تقسیم ہر اک نعمت
رہتے ہیں دو عالم کے مختار مدینے میں

یہ فیض ہی کیا کم تھا پھر صغر سنی ہی میں
سرکار نے بلوایا دو بار مدینے میں

ہے مفتیٔ اعظم کا یہ فیض امانتؔ پر
رمضان ملے سحر و افطار مدینے میں



المدینہ کے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سارے عالم کے مختار طیبہ میں ہیں
یعنی محبوبِ غفّار طیبہ میں ہیں

اُمّتی اُمّتی کہتے پیدا ہوئے
ساری امّت کے غمخوار طیبہ میں ہیں

بانٹتے ہیں زمانے کو کل نعمتیں
المدینہ کے سرکار طیبہ میں ہیں

کوئی شہ کے بِنا کچھ نہیں پائے گا
دونوں عالم کے مختار طیبہ میں ہیں

ساری دنیا ہتھیلی کے مانند ہے
جلوہ گر میرے سردار طیبہ میں ہیں

چار شنبہ تھا چوبیس تھی ماہِ غوث
آئے ہیں اہل گھر بار طیبہ میں ہیں

آئے شامول حافظ عنایت رسول
کرنے روضے کا دیدار طیبہ میں ہیں

ساتھ میں والدہ کے امانت رسول
آگئے کرنے دیدار طیبہ میں ہیں

جب آئے نظر گنبد مینار مدینے میں

جب آئے نظر گنبد مینار مدینے میں
لب پڑھنے لگے نعتِ سرکار مدینے میں

رمضانِ مبارک میں پھر طیبہ میں بلوایا
آقا نے دکھایا پھر دربار مدینے میں

میں کیوں کہوں مجھ کو یہ دیدو وہ عطا کردو
جو چاہو عطا کردو سرکار مدینے میں

محبوبِ خدا جلوہ فرما ہرے گنبد میں
پہلو میں عمر، یارِ سرکار مدینے میں

کونین کے آقا ہیں بلوائیں گے جس کو بھی
دیکھے گا وہی شہ کا دربار مدینے میں

سنگِ درِ جاناں ہے ٹھوکر نہ لگے یارو
با ہوش رکھو اپنی رفتار مدینے میں

اک جام شریعت سے اک جام طریقت سے
کر دو شہِ بطحا پھر سرشار مدینے میں

چلتا ہے حرم میں تو قدموں سے تعجب ہے
سر سے یہاں چلتے ہیں ابرار مدینے میں

آقا کے اشارے پر چلتے ہیں قمر سورج
پتھر بھی تو چلتے ہیں اشجار مدینے میں

انوار برستے تھے تھی پیشِ نظر جالی
افطار کیا پیشِ سرکار مدینے میں

ہیں حضرتِ فاروق وصدیق بھی پہلو میں
افطار کیا پیشِ سرکار مدینے میں

جالی سے برستے ہیں انوار ہر اک لمحہ
انعام کا ہے ہرسو انبار مدینے میں

کعبہ بھی تجلّی ہے آقائے مدینہ کی
کعبے کا بھی کعبہ ہیں سرکار مدینے میں

بلوائیں شہِ بطحا ہر سال امانتؔ کو
رمضان ملیں سحر و افطار مدینے میں

نعت شریف

امام و سیّدِ کل انبیا ہیں
مرے آقا حبیبِ کبریا ہیں

نبی آئے بہت دنیا میں لیکن
شہِ بطحا امام الانبیا ہیں

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

یہ بیشک چار یار مصطفیٰ ہیں

مدد کا وقت ہے یا بو حنیفہ

رہا کردو گرفتار بلا ہیں

کہا کرتے ہیں جن کو غوث اعظم

ہماری کشتی کے وہ نا خدا ہیں

معین الدین جن کا نام اقدس

وہی ہندوستاں کے بادشا ہیں

مجھے ناز اپنی قسمت پہ نہ کیوں ہو

مرے مرشد رضائے مصطفیٰ ہیں

لرزتے تھے وہابی جن کے دم سے

وہ مولانا ہدایت با خدا ہیں

امانتؔ ہم کو فخر اس بات پر ہے

غلامِ حضرتِ احمد رضا ہیں



{ردیف واؤ}



ربِّ کعبہ دکھائے طیبہ کو
گھر کا ہر فرد جائے طیبہ کو

خلد سے کم نہیں ہے ارضِ حرم
مصطفٰے پیارے آئے طیبہ کو

کعبہ وَ عرش پر فضیلت ہے
تربتِ مصطفائے طیبہ کو

مکّہ افضل ہے یا مدینہ ہے
چشمِ عشاق بھائے طیبہ کو

خلد سے جائے جو حرم سے چلے
خلد پائے جو جائے طیبہ کو

نارِ دوزخ نگل ہی جائے گی
دشمنِ مصطفائے طیبہ کو

مژدہ دیتے ہیں حضرت رضواں
خلد کا ہر فدائے طیبہ کو

پیر و مرشد بنا لیا میں نے
نائبِ مصطفائے طیبہ کو

نام جس کا ہے مصطفائے رضا
ابنِ احمد رضائے طیبہ کو

یہ امانتؔ بھی اہلِ محفل بھی
گھر کا ہر فرد جائے طیبہ کو





مرے اللہ کو پیارے مرے سرکار کے گیسو

23/مارچ 2018ء ساڑھے پانچ بجے شام ممبئی کرلا ترنتو ٹرین سے الہ آباد کے لئے روانہ ہوئے برجستہ یہ نعت شریف ٹرین میں قلمبند کی:

مرے اللہ کو پیارے مرے سرکار کے گیسو
درودیں شاہ پر بھیجے مرے سرکار کے گیسو

کسی کے بھی نہیں جیسے مرے سرکار کے گیسو
نرالے ہیں بہت پیارے مرے سرکار کے گیسو

گھمایا اُمِّ مومنین نے پانی میں گیسو کو
پیے جو وہ شفا پائے مرے سرکار کے گیسو

معطّر اور منوّر کیوں نہ ہوں وہ راستے کوچے
جدھر سے مصطفیٰ گزرے مرے سرکار کے گیسو

چلے جس راہ سے محبوبِ حق وہ مصطفیٰ پیارے
گلی کوچے مہک اُٹھّے مرے سرکار کے گیسو

ملائک تو درودیں بھیجتے ہیں شاہِ طیبہ پر
سلام اللہ بھی بھیجے مرے سرکار کے گیسو

ذرا وَالَّیل دیکھو ذکرِ گیسو مل ہی جائے گا
پڑھو قرآن کے پارے مرے سرکار کے گیسو

ہمارے سوکھے دھانوں پر کرم اللہ نے فرمایا
گھٹا رحمت کی بن آئے مرے سرکار کے گیسو

غلافِ مشکیں کعبے کو پنھایا ہے یہ لگتا ہے
وہ اُڑ کر ابرو پر آئے مرے سرکار کے گیسو

امانتؔ حشر کی گرمی میں ہم پر سایہ افگن ہوں
شہنشاہِ مدینہ کے مرے سرکار کے گیسو

نعت پاک

محبوبِ خدا نورِ خدا فضلِ خدا ہو
افضل ترینِ خلق ہو انوارِ خدا ہو

احساس اسے نزع کی تکلیف کا کیا ہو
رویت مرے آقا کی اگر وقتِ قضا ہو

ہو سکتا نہیں خوف اسے روزِ جزا کا
جس شخص کا بھی خاتمہ ایماں پہ ہوا ہو

جب ان کی نگاہوں سے خدا ہی نہ چھپا ہو
پھر کون سا ہے غیب جو آقا سے چھپا ہو

بلوالیں مدینے میں شہنشاہِ مدینہ
موت آئے وہیں پر مری مقبول دعا ہو

آجائیں مرے سامنے سرکارِ مدینہ
جس وقت مرے تن سے مری روح جدا ہو

ہو وقتِ نزع پیش نظر روضۂ انور
اور میری زباں پر مرے آقا کی ثنا ہو

بدمذہبوں کے جال میں وہ پھنس نہیں سکتا

ہاتھوں میں اگر دامن سرکار رضا ہو

تدبیر سے تقدیر بدلتی نہیں یارو

ہوتا ہے وہی جس کی جو قسمت میں لکھا ہو

کرتا ہے وہابی اسی ہستی کی بُرائی

قرآن میں اَللہ نے کی جس کی ثنا ہو

افضل ہو درود اور عبادت سے نہ کیوں کر

جب رب نے درود اور سلام ان پہ پڑھا ہو

اے ظالمو بتلاؤ نہ کیوں کر پڑھیں سنّی

جب رب نے درود اور سلام ان پہ پڑھا ہو

پڑھتے ہیں سلام ان پہ تو کڑھتے ہیں وہابی

ناری ہے وہ جو ذکر سے آقا کے کڑھا ہو

رویت سے دمِ نزع مُشَرَّف ہو امانتؔ

ماں باپ مرے جان مری اُن پہ فدا ہو



حبیب کبریا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ تم ہو

سرچشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر کے سالانہ عرس اعلیٰحضرت، آل انڈیا حضور مفتیٔ اعظم ہند کانفرنس و آل انڈیا طرحی نعتیہ مشاعرہ میں مصرعِ طرح تھا ''رسولُ اللہ کے نائب رضائے مصطفیٰ تم ہو''، فقیر مصطفوی نے عرض کیا:

حبیبِ کبریا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ تم ہو
شہِ ارض و سما نور الہدیٰ کہفُ الوریٰ تم ہو

خدا کی ہوں درودیں تم پہ محبوبِ خدا تم ہو
تمھیں ہو احمد و حامد محمد علیہ السلام مصطفیٰ تم

زمین و آسماں ہر شئی بنی بس آپ کی خاطر
وہ رب العالمیں ہے رحمتِ ربُّ العلا تم ہو

تمھارے واسطے رب نے سجایا بزمِ امکاں کو
خدا کی سلطنت کا کون دولہا مصطفیٰ تم ہو

نبی کی نعت لکھ دی طرحی مصرع منقبت کا ہے
رسولُ اللہ کے نائب رضائے مصطفیٰ تم ہو

تمھیں ہو ہند کے مفتیٔ اعظم مرشدِ برحق
رسول اللہ کے نائب رضائے مصطفیٰ تم ہو

مُجدد اس صدی کا آپ کو علمائے حق مانیں
رسولُ اللہ کے نائب رضائے مصطفیٰ تم ہو

مجدد چودھویں کے حضرتِ احمد رضا تم ہو
تمھارا بیٹا پندرھویں کا شیخ الاتقیا تم ہو

کہیں جس کو ولی پیدائشی نوری میاں صاحب
وہی ابنِ رضا ابن تقی ابنِ رضا تم ہو

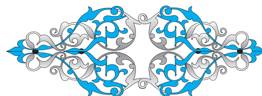
تمھارا نام رکھّیں آلِ رحماں حضرتِ نوری
ابوالبرکات محی الدین جیلانی شہا تم ہو

ہوئے جب چھے مہینے کے بریلی آ کے نوری نے
جسے دی کل سلاسل کی خلافت باخدا تم ہو

شبیہِ غوثِ اعظم بو حنیفہ کی ادا تم ہو
شہِ آلِ رسولِ احمدی کا آئینہ تم ہو

نیابت رحمتِ عالم شہنشاہِ مدینہ کی
ملی ہے جس کو وہ شہزادۂ احمد رضا تم ہو

مناتی ہے امانتؔ آج دنیا جشنِ پیدائش
ہوئے بائیس ذی الحجہ کو پیدا مصطفیٰ تم ہو



ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

آٹھوں پہر بٹتا ہے در پر خوب ملی خیرات نہ پوچھو
جالی سے چھن چھن کے برستے ہیں چشمے دن رات نہ پوچھو

رب کے خزانوں کے ہو مالک آئے ہیں دنیا سے طالب
خوب کرم ہوجائے سب پر شہ کے کرم کی بات نہ پوچھو

طیبہ طابہ کی مٹّی کو اور غبارِ مدینہ کو
آقا نے فرمایا شفاءؑ طیبہ کے ذرّات نہ پوچھو

مسجدِ نبوی میں دو رکعت پڑھنا حج کا ثواب ہے یارو
اور قبا میں عمرے کر لو کیسے ہیں حسنات نہ پوچھو

مسجدِ نبوی میں جب پہنچے آگئی بارش خوب ہی جم کر
اُن کا فضل و کرم ہم سب پر خوب ہوئی برسات نہ پوچھو

پانی گنبدِ خضریٰ پہ برسا گنبدِ سبز کو چومتا آیا
ہم سب کے اوپر بھی پڑے تھے پانی کے قطرات نہ پوچھو

پیشِ نظر تھا گنبدِ خضریٰ عاشق ،امانتؔ تھے اور اسنیٰ
خوب نہائے بارش میں سب ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

اُن کی گلی میں آنا جانا، اٹھنا بیٹھنا، پڑھنا لکھنا
طیبہ میں سب کچھ ہے عبادت طیبہ کیے اوقات نہ پوچھو

طیبہ میں ملتی ہیں امانتؔ ایک کے بدلے نیکی لاکھوں
پڑھ لو حدیثِ برکت یارو آقا کے برکات نہ پوچھو

صدائے نماز

فجر کا وقت ہو گیا سنّیو حنفیو اٹھو
کرنے عبادتِ خدا سنّیو حنفیو اٹھو

چھوڑ دو اب تو بسترا سنّیو حنفیو اٹھو
ہو جائیں راضی مصطفیٰ سنّیو حنفیو اٹھو

اٹھ جاؤ میرے بھائیو مسجدِ پاک میں چلو
بہرِ علی و فاطمہ سنّیو حنفیو اٹھو

رزق بھی روزی روزگار کردے عطا خدائے پاک
اہلِ سُنن کا ہو بھلا سنّیو حنفیو اٹھو

عورتیں مرد بچے سب پڑھتے رہیں نمازِ رب
شامول کی ہے یہ دعا سنّیو حنفیو اٹھو

گھر والوں کو اُٹھایئے پھر مسجدوں میں آیئے
یہ ہے امانتی صدا سنّیو حنفیو اٹھو



{ردیف ھا}

ذکرِ خدا کر ہر ہر لمحہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

ذکرِ خدا کر ہر ہر لمحہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
نام رٹا کر اپنے رب کا اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

اسمِ اعظم پوچھتے ہو ہاں اسمِ جلالت ہی تو ہے
نامِ مبارک اللّٰہ کا اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

ایسی قوت دیدے مجھ کو سنّی بناؤں بد مذہب کو
علم و عمل میں پختہ فرما اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

صدقے میں آقائے حرم کے بخش دے مجھ کو اپنے کرم سے
وَارْحَمْنَا وَاغْفِرْ مَوْلَانَا اَللّٰہُ اَللّٰہُ اللّٰہُ

غوث و خواجہ شہ جی میاں کا مجھ پہ کرم ہے غازی میاں کا
صابرو اشرف اور رضا کا اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

شاہِ برکت اچھے میاں کا مجھ پہ کرم ہے نوری میاں کا
شہ فضل اللّٰہ ستھرے میاں کا اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

میرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے آتش بغض میں جلتے رہیں گے
سن لیں سب اعدائے زمانہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

مفتیٔ اعظم کی یہ عنایت آج بنا ہے باغ ہدایت
گلشنِ جنت فضل خدا کا اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

تجھ کو امانتؔ قطبِ مدینہ فرماتے ہیں حمایت بابا
یہ بھی کرم ہے رسول اللہ کا اَللّٰہُ اَللّٰہ

گنبدِ خضریٰ کی رنگت واہ واہ

گنبدِ خضریٰ کی رنگت واہ واہ
تجھ پہ شیدا رب کی جنت واہ واہ

رحمتِ عالم ہیں تجھ میں جلوہ گر
مرحبا یہ شان و شوکت واہ واہ

حضرتِ جبریل آتے ہیں یہاں
باادب کرتے ہیں خدمت واہ واہ

شق ہوا مہتاب واپس آفتاب
آپ کی ایسی حکومت واہ واہ

قطبِ طیبہ نے امانتؔ آپ کو
دی پچھتّر میں خلافت واہ واہ



طوافِ بیتُ اللہ

کرتے ہوئے ذکرِ رسول اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

کرتے ھیں طوافِ بَیْتُ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

ہے سامنے کعبہ بَیْتُ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

کثرت سے پڑھو ماشاء اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

لَبَّيْكَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر یہ طواف کعبہ کے چکر

پڑھ پڑھ کے درودِ رسول اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

پڑھ کلمۂ طَیِّبْ اِلَّااللہ پڑھ آمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ

ہیں چاروں طرف اَنْوَارُ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

جو پہلی بار حرم آئے احرام کی حالت میں آئے

پھر ہوگا طواف وسعی وَاللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

پیشِ کعبہ کرتے ہیں دعا آتے رہیں ہر سال اے مولیٰ

تیرے دربار میں یا اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

خوش قسمتی قاری امانتؔ کی شامول الحاج عنایت کی

سو سالہ امّی ہیں ہمراہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ



ہیں جلوہ فگن تاجدارِ مدینہ

ہے بے مثل ہر سو بہارِ مدینہ
ہے بے مثل لیل و نہارِ مدینہ

ہے بے مثل مسجد منارِ مدینہ
شہنشاہ ہیں جلوہ بارِ مدینہ

نہ کیوں کر ہو مکّے سے افضل مدینہ
ہیں جلوہ فگن تاجدارِ مدینہ

وہ جبلِ ملائک وہ بَدْر و اُحُدْ بھی
ہے بے مثل نور و نگار مدینہ

جہاں ہر گھڑی نور کی بارشیں ہوں
وہ دربارِ اقدس دیارِ مدینہ

مدینے میں آتے رہیں ہر برس ہم
دعا ہے یہ پروردگارِ مدینہ

فِدَاكَ اَبِیْ اُمِّیْ سلطانِ طیبہ
ہے جانِ امانتؔ نثارِ مدینہ



انوارِ ربّ کعبہ میرے نبی کا روضہ

انوارِ ربِّ کعبہ میرے نبی کا روضہ
جانِ مدینہ مکّہ میرے نبی کا روضہ

پھر بھول جائیں جنّت خلدِ بریں کو رضواں
گر دیکھ لیں مدینہ میرے بنی کا روضہ

ہاں المدینہ خَیْرٌ مِّنْ مَکَّہ قولِ آقا
مکّے سے بڑھ کے طیبہ میرے نبی کا روضہ

کعبے سے عرشِ اعلیٰ سارے جہاں سے بالا
تُرْبَتْ لحد وہ حجرہ میرے نبی کا روضہ

بعد از خدا بزرگ و برتر شہِ مدینہ
قبلے کا بھی ہے قبلہ میرے نبی کا روضہ

ہر صبح و شام ستّر ستّر ہزار قدسی
دیتے ہیں جس کا پہرا میرے نبی کا روضہ

وہ اَفْضَلُ الصَّحَابَہ صدیق اور عمر ہیں
پہلو میں جلوہ فرما میرے نبی کا روضہ

ہے خلد کی بلندی سے بھی بلند و بالا
ہے عرش سے بھی اعلیٰ میرے نبی کا روضہ

بے مثل نبوی مسجد وہ سنہری جالی گنبد
بے نظیر وہ منارا میرے نبی کا روضہ

وقتِ نزع ہو حاضر یہ رسول کی امانت
پیشِ نظر ہو قُبّہ میرے نبی کا روضہ

میرے نبی کا روضہ

بے مثل ہے مدینہ میرے نبی کا روضہ
وہ سبز سبز قُبّہ میرے نبی کا روضہ

قولِ نبی ہے خَیْرٌ مِّنْ مَکَّہ سے بھی ثابت
افضل مدینہ طیبہ میرے نبی کا روضہ

بہرِ سلامی آتے ہیں لاکھوں لاکھ قدسی
ہر روز ہر شبانہ میرے نبی کا روضہ

جنت کی پیاری پیاری کیاری سنہری جالی
ہر خلد جس پہ شیدا میرے نبی کا روضہ

عصیاں کی بس دوا ہے دربار کی حضوری
بے مثل آستانہ میرے نبی کا روضہ

مسجد قُبا میں مسجد نبوی میں پڑھ نوافل
پائے گا حج و عمرہ میرے نبی کا روضہ

برجستہ بس امانتؔ نے یہ نعت پاک لکھ دی
دیکھیں مدینہ مکّہ میرے نبی کا روضہ



سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ

بِسۡمِ اللهِ الرَّبِّ الۡمُغۡنِیۡ سُبحٰنَ الله سُبحٰنَ الله
کر حمدِ خدا تعریفِ نبی سُبحٰنَ الله سُبحٰنَ الله

پڑھ حمدِ الٰہی ذکرِ نبی سُبحٰنَ الله سُبحٰنَ الله
توصیفِ نبی مَکِّی مَدَنِیۡ سُبحٰنَ الله سُبحٰنَ الله

کعبے میں بلا کر بہرِ نبی کروایا طواف زیارت بھی
یہ فضلِ خدا ہے فضلِ نبی سُبحٰنَ الله سُبحٰنَ الله

یہ قدرتیں اَللّٰہُ قادر ہیں رحمتیں آقا کی ظاہر
دیکھا ہم سب نے شہرِ نبی سُبحٰنَ الله سُبحٰنَ الله

ہیں کعبۂ اقدس میں حاضر آئے ہیں مدینے سے زائر
کرنے عمرہ بھی طواف و سعی سُبحٰنَ الله سُبحٰنَ الله

عرفات و منیٰ مزدلفہ بھی دیکھ آئے خلدِ معلّٰی بھی
فیضانِ شہنشاہِ مَدَنِیۡ سُبحٰنَ الله سُبحٰنَ الله

کرکرکے طوافِ کعبہ بھی ہم سب نے عشاء کی نماز پڑھی
زم زم کا پیا ہم نے پانی سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ
پڑھ قاری امانتؔ برکاتی تو نعتِ نبی مکّی مدنی
پڑھتے ہیں سبھی نغماتے نبی سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

عالم افروز فضائل ماہ طیبہ

......1428ھ.....

چوتھی مرتبہ حرمین طیبین کی زیارت عمرہ کی سعادت ماہِ رمضان ذیشان 1428ھ میں پھر نصیب ہوئی۔ 26/رمضان شریف 8/اکتوبر 2007ء بوقت افطار گنبدِ خضریٰ کے سائے میں باب البقیع دروازے پر سنہری جالیوں کی زیارت کرتے کرتے مندرجہ ذیل اشعار راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول غفرلہٗ مولی الرسول نے قلمبند کئے:

بہت زوروں پہ ہے بد مذہبیّت یا رسول اللہ
رہے ایمان ہم سب کا سلامت یا رسول اللہ

یہی فرماتی ہے قرآنی آیت یا رسول اللہ
تمھیں تو ہو ہراک عالم کی رحمت یا رسول اللہ

کرم فرمایا پھر رمضان میں روضے پہ بلوایا
عطا کی پھر زیارت کی سعادت یا رسول اللہ

شفاعت اس کی واجب ہوگئی مَنۡ زَارَ قَبۡرِی سے
کرے جو تیرے روضے کی زیارت یا رسول اللہ

کہاں کعبہ مِنیٰ عرفات اور عرش عُلا ہوتے
ہوئی تیری بدولت سب کی خلقت یارسول اللہ

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
سبھی دیکھیں تمھاری شان وشوکت یارسول اللہ

ترے در کے غلاموں کی غلامی جس کو مل جائے
کرے گی رشک اس پر بادشاہت یارسول اللہ

حفاظت کیجئے شیطان کے حملوں سے ہم سب کی
جہنم سے بچا لو اپنی امّت یا رسول اللہ

نہ جائے خلد میں جب تک کوئی امّت نہ جائیگی
وہ ہے سرکار کس کی تیری امّت یا رسول اللہ

قسم خاکِ گزر کی کھائے اَنْتَ حِلٌ کہے قرآں
کفِ پا کی تمھارے ہے یہ حرمت یارسول اللہ

ملیں جبریل پیشانی شبِ معراج تلووں سے
کفِ پا کی تمھارے ہے یہ حرمت یارسول اللہ

سرِ اقدس کے کیا کوئی فضائل جان پائے گا
کفِ پا کی منافق دیکھے عظمت یا رسول اللہ

نَبِیُّ اللہ سلیماں کے ہوئے جن تابعِ فرماں
تری مرضی کا طالب ربِّ عزّت یا رسول اللہ

دوعالم بلکہ ہر عالم رضا اللہ کی چاہیں
رضا خود چاہے تیری رَبِّ عزّت یا رسول اللہ

شجر سجدہ کریں پتھر چلیں کلمہ پڑھیں تیرا
خدائی بھر پہ ہے تیری حکومت یا رسول اللہ

خدا کی شان کیسی پیاری پیاری مسجدِ نبوی
ریاضُ الجنَّہ پیاری پیاری تربت یارسول اللہ

ترے روضے کو فرمایا رضا نے کعبے کا کعبہ
ہے افضل عرش سے بھی تیری تربت یارسول اللہ

ہزاروں جنّتیں ہوں وہ بھی ہوں قربان روضے پر
ترا روضہ ہر اک جنّت کی جنّت یا رسول اللہ

جہاں کی ساری زیب وزینتیں قربان ہوجائیں
جو دیکھیں مسجدِ نبوی کی زینت یا رسول اللہ

فدا ہوں آپ پر ماں باپ اور سب اہلِ خانہ بھی
فدا ہے آپ پر جانِ امانتؔ یا رسول اللہ

گنبدِ خضریٰ کا منظر

یہ نعت مدینہ منورہ میں 29 رجون 2017ء میں قلمبند کی:

وہ گنبدِ خضریٰ کا منظر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ
دربارِ نبی ہے پیشِ نظر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

وہ قُبّۂ صدّیقِ اکبر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ
ہیں جلوہ کناں سرکارِ عمر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

اللہ کے فرشتے شام و سحر اللہ اللہ اکبر
پڑھتے ہیں درودیں دل بھر کر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

فرمائے تجھے ربِّ اکبر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ
دشمن ہوا بدتر اور اَبۡتَرۡ سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

جب نفسی نفسی محشر میں کہتے ہیں نبی و رُسُل اُس دم
بولیں گے اَنَا آقا سرور سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

آتے ہیں کروڑوں فرشتے سدا دربارِ نبی میں صبح و مسا
آقائے حرم کی خدمت پر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

محبوبِ خدا کی خدمت میں ہیں جلوہ کناں صدیق وعمر

کیا شان ہے اللہُ اکبر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

جیسے تھے حیاتِ ظاہر میں ویسے ہی حیاتِ باطن میں

شیخین وزیرِ پیغمبر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

وہ حجرہ سنہری جالی وہ محرابِ نبی اور وہ ممبر

بَرسے نورِ رب آٹھوں پہر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

وہ مفتیٔ اعظم ابنِ رضا پندرہویں صدی کا مُجدِّد ہوا

شاہِ طیبہ تیرا مظہر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

سُن قاری امانتؔ قولِ نبی طیبہ میں رِیَاضُ الجَنَّۃِ بھی

ہے بیتِ نبی سے تا ممبر سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

تمھیں تو ہو شہنشاہِ رسولاں یارسول اللہ

تمھیں تو ہو شہنشاہِ رسولاں یارسول اللہ

تمھیں تو ہو حبیبِ ربِّ سبحاں یا رسول اللہ

تمھارے نام پر قرباں مری جاں یا رسول اللہ

مدینہ طیبہ میں ماہِ رمضاں یارسول اللہ

نہیں کرتے ہیں جنّ وانس بَس مدحت سرائی میں
ہوئے رطبُ اللّساں سارے رسولاں یارسول اللہ

ہوئے ہیں حاضرِ دربارِ ذیشاں یارسول اللہ
سدا ہم پر بھی برسے فضلِ رحماں یارسول اللہ

گزارے طیبہ مین جو ماہِ رمضاں یارسول اللہ
بہت خوش بخت ہے بیشک وہ انساں یارسول اللہ

مدینے میں بلایا روضۂ اقدس بھی دکھلایا
عطا فرما دیا بخشش کا ساماں یارسول اللہ

ترے روضے پہ حاضر ہوتے ہیں قدسی سلامی کو
ترے دربار کے جبریل درباں یا رسول اللہ

ترے دربار میں روزانہ لاکھوں قدسی آتے ہیں
ترے در کے ہیں منگتا شاہِ شاہاں یارسول اللہ

کرو گر ظلم حاضر ہو مرے محبوب کے در پر
یہی حکمِ خدا ہے حکمِ قرآں یا رسول اللہ

نہیں کعبے میں بھیجا آپ کے روضے پہ بھیجا ہے
سند جَآءُوكَ فرماتا ہے قرآں یارسول اللہ

گنہ کر کر کے مجرم آئے ہیں مولیٰ نے بھیجا ہے
مٹادو مجرموں کی فردِ عصیاں یا رسول اللہ

کٹی تھیں حسنِ یوسف پر انگشتانِ زَناں آقا
سرِ مَرداں تری نسبت پہ قرباں یا رسول اللہ

امانتؔ قادری برکاتی رضوی حاضرِ در ہے
کرم کر دو کرم محبوبِ سبحاں یا رسول اللہ



کرم پر کرم تاجدارِ مدینہ

کرم پر کرم تاجدارِ مدینہ
بلایا دکھایا دیارِ مدینہ

عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ التَّحِيَّه
عَلَيْكَ الثَّنَا تاجدارِ مدینہ

درود و سلام آل و ازواج پر بھی
صحابہ پہ بھی تاجدارِ مدینہ

ابو بکر فاروقِ اعظم کا صدقہ
نگاہِ کرم شہرِ یارِ مدینہ

طفیلِ غنی و علی دین و ایماں
سلامت رہے تاجدارِ مدینہ

عطا کردے پروردگارِ مدینہ
مجھے صدقۂ چار یارِ مدینہ

دمِ نزع لب پر ہو کلمہ درودیں
سلام و ثنا تاجدارِ مدینہ

ہے بے مثل روضے کا ہر ایک ذرّہ
ہے بے مثل نقش و نگارِ مدینہ

یہ جالی سنہری وہ ممبر وہ کیاری
ہے ہر ایک جنت نثارِ مدینہ

نہ کیوں کر ہو مکے سے افضل مدینہ
ہیں جلوہ کناں شہریارِ مدینہ

ہیں کعبے سے افضل جو آقا سے مَس ہیں
وہ ذرّات خاکِ مزارِ مدینہ

کہا آپ ہی نے شہنشاہِ بطحا
غُبَارُ الْمَدِیْنَہ غبارِ مدینہ

امانتؔ نے لکھ دی فضیلت مدینہ
الٰہی بنے یادگارِ مدینہ

رب کا جلوہ شانِ مکّہ

28ر رمضان ذیشان المدینۃ المنورہ سے بعد جمعۃ المبارکہ برائے عمرہ مکہ معظّمہ کے لیے روانہ ہوئے شبِ 29ر رمضان المبارک سفر میں مندرجہ ذیل اشعار فقیر مصطفوی نے قلمبند کیے:

افضل و اعلیٰ شانِ مَکّہٗ
رب کا جلوہ شانِ مَکّہٗ

پیدا ہوئے سرکارِ دوعالم
جانِ مکہ شانِ مَکّہٗ

سب سے اعلیٰ سب سے بالا
نعمتِ مولیٰ شانِ مَکّہٗ

نازل ہوا قرآنِ مبین بھی
آپ پہ آقا شانِ مَکّہٗ

آپ کی خاطر پیدا ہوئے سب
شاہِ مدینہ شانِ مَکّہٗ

آپ نہ ہوتے کچھ نہیں ہوتا
قولِ خدا کا شانِ مَکّہٗ

بیتِ رسولِ خدا میں آئیں
پیاری خدیجہ شانِ مَکَّہ

سب ازواجِ نبی ہوئیں واللہ
شانِ مدینہ شانِ مَکَّہ

زینب، کلثوم، اور رُقَیَّہ
فاطمہ زہرا شانِ مَکَّہ

اَللہُ اَکْبَرْ فضلِ خدا سے
ارفع و اعلیٰ شانِ مَکَّہ

مل جائے گا قربِ خدا کا
از پئے آقا شانِ مَکَّہ

چوبس گھنٹے رحمتِ مولیٰ
کا فَوَّارَہ شانِ مَکَّہ

زندگی پا جائے گا نئی تو
دیکھ لے کعبہ شانِ مَکَّہ

پوری دعائیں ہوں ہر لمحہ
پیشِ کعبہ شانِ مَکَّہ

ملتا ہے دربارِ خدا سے
جو کچھ مانگا شانِ مَکَّہؐ

خوب کیا ہے طوافِ کعبہ
رویتِ کعبہ شانِ مَکَّہؐ

کر لیا عمرہ طواف و سعی بھی
فضلِ نبی کا شانِ مَکَّہؐ

مَکّے کے ذَرَّات سے ظاہر
نورِ مولیٰ شانِ مَکَّہ

کیسی فضائیں عطائیں ضیائیں
سبحان اللہ شانِ مَکَّہؐ

سب پہ کرم فرماتا ہے مولیٰ
ماشاء اللہ شانِ مَکَّہؐ

فضلِ خدا ہوتا ہے تجھ میں
حَجّ و عُمرَہ شانِ مَکَّہؐ

غارِ ثور بھی غارِ حرا بھی
تو نے پایا شانِ مَکَّہؐ

سارے عصیاں مٹ جائیں گے

پیشِ کعبہ شانِ مَکَّہٗ

سَیّدِ عالم رحمتِ عالم

جانِ مدینہ شانِ مَکَّہٗ

تجھ پہ قرباں جانِ امانتؔ

سرورِ طیبہ شانِ مَکَّہٗ



ہر سال کی طرح امسال بھی 27 / 28 / اکتوبر 2011ء کو سرچشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت شریف میں آل انڈیا حضور مفتیٔ اعظم ہند کانفرنس و جشن دستار بندی وعرسِ اعلیٰ حضرت وعرس شمس الفیوض حضرت الحاج شیخ محمد ہدایت رسول صاحب کے پروگرام منعقد ہوں گے جس میں پہلے روز نعتیہ مشاعرہ کا مصرع طرح تھا:

"ہوئی تیری بدولت سب کی خلقت یارسول اللہ" 17 / رمضان شریف 17 / اگست کو فقیر نوری مع اہل خانہ برائے عمرہ حاضر حرمین شریفین ہوئے۔ 25 / رمضان شریف کو گنبد خضریٰ شریف کے سامنے مدینہ منورہ میں فقیر نے اسی مصرع طرح پر مندرجہ ذیل نعت قلمبند کی:

ذرا مجھ پر بھی ہو چشمِ عنایت یارسول اللہ

عطا کردو سکون و چین و راحت یارسول اللہ

سنہری جالیوں کا گنبدِ خضریٰ کا وہ منظر

نرالی پائی رونق اور زینت یارسول اللہ

ہیں حاضر آج سارے اہل خانہ تیرے روضے پر
عطا کی سب کو روضے کی زیارت یارسول اللہ

مٹے مٹ جائیں گے مٹتے رہیں گے میٹنے والے
رَفَعۡنَا کہہ رہا ہے ربِّ عزت یارسول اللہ

گھٹانے سے کسی کے بھی گھٹا ہے نہ گھٹے تجھ کو
عطا اللہ نے کی ہے وہ رفعت یا رسول اللہ

ملائک انبیا جن و بشر سب تیری خاطر ہیں
ہوئی تیری بدولت سب کی خلقت یارسول اللہ

وہ آدم ہوں خلیل اللہ موسیٰ ہوں کہ روح اللہ
ہوئی تیری بدولت سب کی خلقت یارسول اللہ

زمین و آسماں شمس و قمر لوح و قلم جنت
ہوئی تیری بدولت سب کی خلقت یارسول اللہ

رضا نے لکھ کے تصنیفات ثابت کر دیا آقا
ہوئی تیری بدولت سب کی خلقت یارسول اللہ

حدیثِ قدسی ارشاداتِ ربی سے ہوا ثابت
ہوئی تیری بدولت سب کی خلقت یارسول اللہ

سوا ابلیسیوں کے سب کے سب اس بات کے قائل
ہوئی تیری بدولت سب کی خلقت یا رسول اللہ

ہیں شامول و کرامت بھی عنایت بن ہدایت بھی
بلایا در پہ حاضر ہے امانتؔ یا رسول اللہ

یہی دن رات ہیں میری دعائیں یا رسول اللہ

یہی دن رات ہیں میری دعائیں یا رسول اللہ
نظارا سبز گنبد کا کرائیں یا رسول اللہ

کلامِ اعلیٰ حضرت پھر سناؤں جا کے روضے پر
اگر ہو جائیں پھر تیری عطائیں یا رسول اللہ

توسُّل مفتیٔ اعظم کا یہ دل کی تمنا ہے
مدینے جائیں پھر واپس نہ آئیں یا رسول اللہ

قیامت میں شہا جب پیاس سے باہر زباں آئے
تو اس دم دید کا شربت پلائیں یا رسول اللہ

امانتؔ آج کی تاریخ تھا عرفات میداں میں
دوبارہ پھر بلائیں پھر بلائیں یا رسول اللہ



نعت شریف

یکم شعبان معظم 1401ھ جمعہ مبارکہ کو بریلی شریف جاتے ہوئے بس میں یہ نعت پاک قلمبد کی۔ مرشدِ برحق تاجدار اہل سنن قطب زمین وزمن سرکار مفتیٔ اعظم ہند کے کاشانۂ اقدس پر محفل میلاد شریف منعقد تھی اس میں سرکار جلوہ فرما تھے فقیر نے مندرجہ ذیل نعت پاک پیش کی تو سرکار نے اس شعر کو

"خدارا اتنا کہدو ہے ہمارا یا رسول اللہ" فرمایا اس طرح پڑھئے:

"خدارا اتنا کہدو تو ہمارا یا رسول اللہ"

بحمد اللہ بندہ ہوں تمھارا یارسول اللہ
خدارا اتنا کہدو تو ہمارا یا رسول اللہ

بلالو پھر مدینے میں دوبارہ یا رسول اللہ
کروں میں سبز گنبد کا نظارا یا رسول اللہ

عرب ہی پر نہیں ہر جا ترے انوار پھیلے ہیں
وہ ہو بغداد یا سنجر بخارا یا رسول اللہ

اشارہ آپ فرمادیں اگر میرا عقیدہ ہے
ابھی سورج بھی ہوجائے دوپارہ یارسول اللہ

جہاز اپنا پھنسا جس دم سمندر کے تلاطم میں
غلاموں نے وہیں دل سے پکارا یا رسول اللہ

مدد فرمائی تم نے با خدا بس ایک ہی پَل میں
بھنور سے پار تھا بیڑا ہمارا یارسول اللہ

دمِ نزع اگر تشریف لے آئیں حضورِ من
چمک اٹھے مقدّر کا ستارا یا رسول اللہ

بتاتا ہے وہابی شرک و بدعت کس لئے اس کو
لگاتے ہیں جو سنّی اپنا نعرہ یا رسول اللہ

کلامِ اعلیٰ حضرت پھر سناؤں جا کے روضے پر
اگر ہو جائے پھر تیرا اشارا یا رسول اللہ

ہے ارمان و تمنائے دلی تیرے غلاموں کو
میسر خواب ہی میں ہو نظارا یا رسول اللہ

مُجدِّد بن مجدد اعلیٰحضرت آپ کا نائب
ہے اَھلُ اللہ کی آنکھوں کا تارا یا رسول اللہ

امانتؔ کہدو پندرہویں صدی کا ہے مجدّد بھی
رضائے مصطفےٰ مظہر تمھارا یا رسول اللہ

حمدِ رَبْ ذِکرِ خدا آغازِ جلسہ واہ واہ

حمدِ رَبْ ذِکرِ خدا آغازِ جلسہ واہ واہ
بَعْدَہٗ نعتِ شہنشاہِ مدینہ واہ واہ

ہم گنہگاروں کو طیبہ میں بلایا واہ واہ
گنبدِ خضریٰ غلاموں کو دکھایا واہ واہ

عرشِ اعلیٰ سے بھی افضل تُرْبَتِ اَقْدَس ہوئی
رشکِ جنّت بابِ دربارِ مُعلّٰی واہ واہ

اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم نے بھی فرما دیا
کعبے کا کعبہ ہے روضہ مصطفیٰ کا واہ واہ

وہ نَبِیُّ اللہ سرکارِ سلیماں گیارہ میل
خود چلے پیدل ہے وہ شہرِ مدینہ واہ واہ

جس نے رَمْضاں میں کیا عمرہ مرے ساتھ حج کیا
ہے رسولُ اللہ کا ارشادِ والا واہ واہ

یارسولَ اللہ رمضاں میں بلایا آٹھ بار
یہ کرم قاری امانتؔ پر تمھارا واہ واہ

{ردیف یا}

ہر چیز پر ہے جاری حکومت رسول کی

کیا ہو بیان عظمت و رفعت رسول کی
عرشِ عُلا پہ بجتی ہے نوبت رسول کی

پہچانیں جن و انس و ملک یہ محال ہے
بس رب ہی جانتا ہے حقیقت رسول کی

ظاہر ہے مَنۡ رَآنِیۡ کے جلووں سے دیکھ لو
دیدار حق ہے باخدا رویت رسول کی

بولے شجر حجر پڑھا کلمہ بتا دیا
ہر چیز پر ہے جاری حکومت رسول کی

چیرا قمر کو پھیرا اشارے سے شمس کو
منکر یہ دیکھ طاقت و قدرت رسول کی

نجدی فرار ہو تجھے جنت سے کیا غرض
ہم ہیں رسولِ پاک کے جنت رسول کی

منکر کو شرک سوجھی ہے میلادِ مصطفیٰ
دل میں بھری ہے خر کے عداوت رسول کی

میلادِ مصطفیٰ کی رسولوں نے دی خبر
میلادِ مصطفیٰ تو ہے سنّت رسول کی

قولِ خدائے پاک ہے قَدۡ جَاءَ کُمۡ پڑھو
قرآن پاک کرتا ہے مدحت رسول کی

اللہ نے بیان کی میلادِ مصطفیٰ
سنت خدا کی ہوگئی سنت رسول کی

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ قولِ مصطفیٰ

دیکھے جو روضہ پائے شفاعت رسول کی

غوث و رضا کا دامنِ اقدس ملا مجھے

مجھ پر ہے خاص لطف وعنایت رسول کی

اُن کے قدومِ پاک تلے موت آئے بس

یارب یہی دعا ہے امانتؔ رسول کی

اللہ کا کرم ہے عنایت رسول کی

27/28 اکتوبر 2009ء جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت شریف کا سالانہ جشنِ دستار بندی وآل انڈیا حضور مفتیٔ اعظم ہند کانفرنس وعرسِ اعلیٰ حضرت وعرس شمس الفیوض الحاج محمد ہدایت رسول علیہم الرحمہ میں آل انڈیا طرحی نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد ہوا جس کا مصرع طرح تھا ۔ ’’ہر چیز پر ہے جاری حکومت رسول کی‘‘ بفضلہٖ تعالیٰ جل و علا بکرم حبیبہ الاعلیٰ صلّی علیہ وسلم المولیٰ تعالیٰ فقیر قادری رمضان شریف میں برائے عمرہ و زیارت مدینۂ پاک کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، مسجدِ نبوی شریف میں مندرجہ ذیل طرحی نعت پاک قلمبند کی:

اللہ کا کرم ہے عنایت رسول کی

پھر ہوگئی زیارتِ تربت رسول کی

صلِّ علیٰ یہ عزّت وعظمت رسول کی

اللہ پاک کرتا ہے مدحت رسول کی

ہے جس کے دل میں الفت و چاہت رسول کی
پائے گا با خدا وہی جنّت رسول کی

مکّے سے اور کعبے سے عرشِ علےٰ سے بھی
افضل ترین ہو گئی تربت رسول کی

مانا گناہ گار سیہ کار ہوں مگر
عاصی کے واسطے ہے شفاعت رسول کی

یا ربِّ ھبلی اُمَّتِیْ فرماتے تھے حضور
لب پر دعا تھی وقتِ ولادت رسول کی

امّت کسی کی خلد میں ہرگز نہ جائیگی
جب تک نہ جائے خلد میں امّت رسول کی

فخرِ جمالِ یوسفی ہے نورِ احمدی
بے مثل بے مثال ملاحت رسول کی

شَقُّ الْقَمَر سے با خدا ثابت یہ ہو گیا
ہر چیز پر ہے جاری حکومت رسول کی

طیبہ میں بار بار بلاتے رہیں حضور
یا رب یہی دعا ہے امانتؔ رسول کی

طیبہ میں قطبِ طیبہ نے بخشیں خلافتیں
قسمت ہوئی بلند امانتؔ رسول کی



یا رسولِ عربی

آپ محبوبِ رحمٰن یا رسولِ عربی
سیدِ کون و مکان یا رسولِ عربی

رب کے قدسی روضے پر صبح وشام ہی نہیں
آتے رہتے ہیں ہر آن یا رسولِ عربی

آپ کے دونوں یاران یا رسول عربی
آپ کے زیرِ دامان یا رسول عربی

پہلو میں ہیں جلوہ گر وہ ابوبکر و عمر
سرورِ ہر انس و جان یارسول عربی

اعلیٰ حضرت کہہ گئے مجھ سے کب ممکن ہے پھر
تیرا مدح خواں رحمٰن یا رسول عربی

تیرے نامِ پاک پر جان و مال اہل وعیال
اہل خانہ بھی قربان یا رسول عربی

مدحتیں، سرکار کی کیسے کر پائے کوئی
مدح خواں ربِّ سبحان یا رسولِ عربی

یہ امانتِ رسول کرنے مدحتِ رسول
آیا تیرا ثنا خوان یا رسول عربی



5 / شوال المکرم 1437ھ مطابق 10 / جولائی 2016ء کو مدینہ منورہ میں قلمبند کی:

ہے شہنشاہِ مکّہ ہمارا نبی
ہے شہنشاہِ بطحا ہمارا نبی

آمنہ کا دلارا ہمارا نبی
ہے حلیمہ کا پالا ہمارا نبی

شبِ اسریٰ کا دولہا ہمارا نبی
سارے نبیوں کا آقا ہمارا نبی

مصطفیٰ کے بنے انبیا مقتدی
مقتدا انبیا کا ہمارا نبی

سر خمیدہ سرِ سرورانِ جہاں
ہے بڑی شان والا ہمارا نبی

وَرَفَعْنَا کہا دیکھو قرآن نے
ہے بڑی شان والا ہمارا نبی

پہنے کسریٰ کے کنگن سراقہ نے ہی
پہلے ہی کہہ گیا تھا ہمارا نبی

جس کو جائز کرے جس کو کر دے حرام
مظہرِ رب تعالیٰ ہمارا نبی

پڑھ یَدُ اللہ پھر بیعت عثمان کی
دیکھ ہے غیب دانا ہمارا نبی

پڑھ لے مُنْکِرْ عَلَی الْغَیْب پھر بِضَنِیْن
غیب داں غیب بینا ہمارا نبی

عَلَّمَ الْقُرآں پڑھ لیجئے۔کُلّ علوم
سیکھ کر رب سے آیا ہمارا نبی

کعبے کا کعبہ احمد رضا نے کہا
ہے جہاں جلوہ فرما ہمارا نبی

پڑھ امانتؔ درود و سلام و ثنا
سامنے جلوہ فرما ہمارا نبی

تاجدارِ تاجداراں شاہِ خوباں یا نبی

تاجدارِ تاجداراں شاہِ خوباں یا نبی
مظہرِ ذاتِ خدا محبوبِ رحماں یا نبی

آمد آمد آپ کی جس وقت دنیا میں ہوئی
کعبے پر جھنڈا لگا فخرِ رسولاں یا نبی

رب نے بھیجا ہم کو آقا آپ کے دربار میں
بخش دو ساری خطائیں اور عصیاں یا نبی

آپ کو اللہ نے ایسی حکومت بخش دی
ہیں زمین و آسماں بھی زیرِ فرماں یا نبی

بھیجے ربِّ کعبہ بھی تجھ پر درودیں اور سلام
پڑھتے ہیں سارے ملائک حورو غلماں یا نبی

تم نہیں تھے کچھ نہیں تھا تم نہ ہوتو کچھ نہ ہو
الصلاۃ والسلام اے جانِ ایماں یا نبی

نفسی نفسی کہتے ہوں گے حشر میں سارے نبی
آپ انا فرمائیں گے محبوبِ سبحاں یا نبی

مسجدِ نبوی میں ممبر پر کھڑے ہو کر پڑھیں
نعتیں تیرے سامنے سرکارِ حسّاں یا نبی

استقامت دین پر ہو خاتمہ ایماں پہ ہو
ازطفیلِ حضرتِ احمد رضا خاں یا نبی

بارہویں تاریخ ہے قاری امانتؔ نعت پڑھ
اَلکُرَم اے جانِ جاناں جانِ ایماں یا نبی

خدا ہی کی طاقت ہے طاقت کسی کی

خدا ہی کی طاقت ہے طاقت کسی کی
خدائی ہے زیرِ حکومت کسی کی

ہے بے مثل واللہ رفعت کسی کی
نبوت رسالت امامت کسی کی

مجھے خلد دلوائیگی عاصیوں کو
سفارش وکالت شفاعت کسی کی

گنہ بخشواکر دلائیگی جنّت
محبت کسی کی عقیدت کسی کی

کیا بزمِ امکاں کو بس منعقد یوں
کہ دیکھیں سبھی بادشاہت کسی کی

امانتؔ پڑھو مَن رَاٰنِیْ رَأَ لْحَقّ
خدا ہی کی رویت ہے رویت کسی کی



عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعمتِ حق جانِ رحمت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی
تیرا ہر لمحہ سعادت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

ہے خدا کی خاص نعمت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی
بارہ تاریخِ ولادت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

سب مہینوں سے نہ کیوں اعلیٰ ربیع النور ہو
نور بن کر آئی رحمت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

جب ربیع النور میں آئے امام الانبیا
مل گئی دنیا کو راحت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

شاہِ کونین آ گئے سرکارِ دارین آ گئے
آئے نورِ ربِّ عزّت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

ہو مبارک رحمت اللعالمیں تشریف لائے
آ گئے آقائے امّت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

آ گئے بیواؤں کمزوروں یتیموں کے نبی
آ گئے غم خوارِ امّت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

دست بستہ انبیا پڑھتے تھے آقا پر سلام
آیا جب وقتِ ولادت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

اوندھے منھ بُت گر پڑے سجدے کو کعبہ بھی جھکے

مصطفٰی کی شان وشوکت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

قیصر وکسریٰ کے کنگورے گرے گھر شق ہوئے

شاہ کے آنے کی ہیبت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

از طفیلِ مفتیٔ اعظم امانتؔ کو دکھا

کعبہ وَ بیتِ ولادت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

عید قرباں ہو کہ رمضاں ساری عیدوں سے فزوں

تعلیماتِ اعلیٰحضرت عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

ماسوا ابلیسیوں کے سب مناتے ہیں خوشی

مرحبا قاری امانتؔ عیدِ مِیلَادُ النَّبِی

تضمین بر کلامِ اعلیٰحضرت

سب سے اچھا نرالا ہمارا نبی مظہرِ حق تعالیٰ ہمارا نبی

بے بدل حُسن والا ہمارا نبی سب سے اولیٰ وَ اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے بالا وَ والا ہمارا نبی

جس کو رب نے سنوارا ہمارا نبی خلق کا ہے سہارا ہمارا نبی

چشمِ آدم کا تارا ہمارا نبی اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی

دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

تاجدارِ مدینہ وہ آقائے کل   جس کا کلمہ پڑھیں انبیا وَ رُسُل
ذات جس کی ہے واللہ فخرِ رُسُل   خلق سے اولیا اولیا سے رُسُل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

مصطفیٰ جس کا سایہ نہ جس کی مثیل   حشر میں بے کسوں کا وکیل و کفیل
ہے حبیب اور محبوبِ ربِّ جلیل   جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل

ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

جلوۂ حسن پر انگلیاں بھی کٹیں   اہل حسن عارضِ نور گر دیکھ لیں
پھر تو نورٌ علیٰ نورٌ سب کہہ اٹھیں   بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں

شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

مر کے جابر کے بیٹے بھی پائیں حیات   مظہرِ حق تعالیٰ ہوئی جس کی ذات
جس سے ظاہر ہوئے سیکڑوں معجزات   جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات

ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

ذکرِ مولا سے ہر ایک مسرور ہو   وہ فرشتے ہوں غلمان یا حور ہو
ہر ولی ہر نبی جس سے پرنور ہو   ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو

نمکیں حسن والا ہمارا نبی

رب کے قرآن نے پیاری پیاری قسم   بلکہ مکّہ مدینے کی کھائی قسم
نسبتِ مصطفیٰ مجتبیٰ کی قسم   حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم

وہ ملیحِ دل آرا ہمارا نبی

خلق بے چین محشر میں ہوتی رہے   ہر رسول و نبی نفسی نفسی کہے
اے امانتؔ شہِ دوسرا آ گئے   غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کے ہے

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

المدینۃ المنورہ کی حاضری

8/فروری 2016ء 29/ربیع الآخر پیر شریف 1437ھ

از طفیلِ اعلیٰ حضرت مِل گئی
طیبہ جانے کی اجازت مل گئی

پھر ربیع الغوث میں حاضر ہوئے
حاضری کی پھر سعادت مِل گئی

دیکھنے کو سبز گنبد مل گیا
جالیوں کی بھی زیارت مل گئی

جس نے روضے کی زیارت کی اُسے
شاہِ طیبہ کی شفاعت مل گئی

مصطفیٰ پیارے کا روضہ مل گیا
در حقیقت مجھ کو جنت مل گئی

جس پہ شیدا جنت الفردوس ہے
ایسی جنت جان جنت مل گئی

مہر و مہ کو مصطفیٰ کے نور سے
بے بدل بے مثل طلعت مل گئی

اے رضا بیٹا ولی پیدا ہوا
نوری مرشد سے بشارت مل گئی

اِس صدی کے ہیں مُجَدِّدْ مصطفیٰ
اُن سے بیعت کی سعادت مل گئی

مصطفیٰ ابنِ رضا نے مرحبا
دی امانت کو خلافت مل گئی

دامنِ مفتیٔ اعظم کیا ملا
حنفیت اور قادریت مل گئی

ہند کے مفتیٔ اعظم سے مجھے
قادری برکاتی نسبت مل گئی

شہ ضیا کو پہلے اور بعدِ وصال
مصطفیٰ پیارے کی قربت مل گئی

شہ ضیاءالدین کو علما کہیں
قطبِ طیبہ کیسی عظمت مل گئی

قطبِ طیبہ نے امانت سے کہا
تجھ کو آقا کی حمایت مل گئی
قطبِ طیبہ سے امانتؔ آپ کو
المدینہ میں خلافت مل گئی

سرکار کی غلامی

برکاتی رضوی نسبت سرکار کی غلامی
پائی ہے قادریت سرکار کی غلامی
گردن پہ رکھا خواجہ نے غوث کے قدم کو
ہند کی ملی حکومت سرکار کی غلامی
بھارت میں قبلِ خواجہ پھیلایا دین جس نے
غازی میاں کی شہرت سرکار کی غلامی
احمد رضا ہمارے غوث الوریٰ کے پیارے
پائے ہیں اعلیٰ حضرت سرکار کی غلامی
شہ جی ہوں اعلیٰ حضرت نوری ہوں یا ہوں برکت
حاصل ہے سب کو نسبت سرکار کی غلامی
اس دور کا مُجَدِّدْ ابنِ رضا وہ مرشد
ہے سنّیوں کی عزت سرکار کی غلامی

عکسِ امامِ اعظمِ مفتیٔ اعظمِ ہند
ہے سنیوں کی عزّت سرکار کی غلامی

دولت پہ مرنے والو دولت کی کیا حقیقت
سب سے بڑی ہے دولت سرکار کی غلامی

پہلو میں مصطفیٰ کے شیخین جلوہ فرما
سب کو ملی امانتؔ سرکار کی غلامی



یہی ہے التجا ربُّ العُلا سے

یہی ہے التجا ربُّ العُلا سے
قرارِ دل ہو یادِ مصطفیٰ سے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً دشمنانِ مصطفیٰ سے

جسے الفت ہو محبوب خدا سے
محبت چار یارِ مصطفیٰ سے

ہو نفرت بھی عدوِّ مصطفیٰ سے
تو پھر ہو جائے گا وہ اولیا سے

خدا کے قہر میں ہوگا ملوث
جسے بھی بغض ہو احمد رضا سے

ملا ہے دامنِ مفتیٔ اعظم
مرا رشتہ جڑا غوث الوریٰ سے

ولی کوئی بھی ایسا ہے بتاؤ
جسے نسبت نہ ہو غوث الوریٰ سے

شہِ برکات کا فیضانِ نوری
ہمیں ملتا ہے دربارِ رضا سے

ترا بیٹا ولی پیدا ہوا ہے
شہِ نوری نے فرمایا رضا سے

ترا بیٹا تو ہے شیخ المشائخ
کہا مارہرہ میں شاہِ رضا سے

وہ کہتے تھے ولی ہے متقی ہے
مقامِ مصطفیٰ پوچھو رضا سے

مجھے معلوم ہے جو کچھ ہوا ہے
بھلا کیوں دیتے ہو مجھ کو دلا سے

ہوئی فتحِ عظیمہ اس گھڑی کیوں
مسلماں اس گھڑی تھے بس ذرا سے

مسلماں آج زیادہ پھر پریشاں
یقیناً ہٹ گئے نقشِ وفا سے

امانت ذرۂ ناچیز ہی ہے
خلافت پا گیا ہے اولیا سے



تاجدارِ طیبہ کی شان ہی نرالی ہے

26/رمضان 1431ھ مدینۂ طیبہ میں گنبدِ خضریٰ کے سامنے مندرجہ ذیل نعت پاک قلمبند کی:

تاجدارِ طیبہ کی شان ہی نرالی ہے
کل نبی رسولوں نے جن کی اقتدا کی ہے

مسجدِ رسول اللہ کیسی پیاری پیاری ہے
جس کا پوری دنیا میں اب تلک نہ ثانی ہے

ساری جنّتیں جس پر ہو رہی ہیں قرباں وہ
سبز سبز گنبد ہے اور سنہری جالی ہے

تاجدارِ بطحا نے ایک دن یہ فرمایا
میرے گھر سے ممبر تک خلد کی کیاری ہے

ہر شہر سے بہتر ہے شہرِ طیبہ کا رمضاں

دیکھ لو فضیلت کو یہ حدیثِ نبوی ہے

المدینہ خیرٌ مِّنَ مَّکَّہ بھی تو فرمایا

دیکھو افضلیّت تو یہ حدیثِ نبوی ہے

مسجدِ قُبا میں تو ہے ثواب عُمرِہ کا

نفل دو رکعت پڑھنا قولِ مصطفائی ہے

جو کریگا رمضاں میں عمرہ اے امانتؔ سن

میرے ساتھ حج کرنا قولِ مصطفائی ہے

مسجدِ رسولُ اللہ میں ہے دو رکعت پڑھنا

مثلِ حج کامل ہے یہ حدیثِ نبوی ہے

مکّے میں تو ہوتا ہے اک برس میں بس اک حج

رات دن مدینے میں عمرہ بھی ہے حج بھی ہے

طیبہ طابہ طوبیٰ میں یعنی المدینہ میں

اے امانتِ نوری خوب نعت لکھی ہے

سہروردی چشتی بھی اور نقشبندی بھی

پندرہ سلاسل کا اَلْمَجاز قاری ہے

کمسنی ہی میں قاری تجھ کو قطبِ طیبہ نے
بخش دی خلافت بھی پھر سند عطا کی ہے

قطبِ طیبہ نے تجھ کو اے امانتِ نوری
فخر کر خلافت بھی المدینہ میں دی ہے

صد مرحبا رسولوں کے سردار آگئے

جب مسندِ ظہور پہ سرکار آگئے
سارے اندھیرے مٹ گئے انوار آگئے

یا ربِّ ھَبْلِی اُمَّتِی کہتے ہوئے حضور
امت کے حامی ناصر و غم خوار آگئے

آمد کا دبدبا کہوں یا معجزہ کہوں
کنگورے ٹوٹے بت گرے سرکار آگئے

بارہ ربیع پیر کو اپریل کی تھی بیس
صد مرحبا رسولوں کے سردار آگئے

اعدا کو موت آنے لگی ہر طرف نظر
جب رن میں لے کے مرتضیٰ تلوار آگئے

منصب صحابیت کا اسی وقت مل گیا
مسلم جو کرنے آپ کا دیدار آگئے

مسلم یہودی فیصلہ کروانے جب گئے
فاروق لے کے ہاتھ میں تلوار آ گئے

دینِ خدا کے واسطے دینے کو اپنا خون
کربل میں ابنِ حیدرِ کرّار آ گئے

ہجرت کی مصطفیٰ نے مدینے کی سمت جب
قربان ہونے شاہ پر انصار آ گئے

یا غوث المدد کہا مشکل کے وقت جب
بغداد سے ہمارے مددگار آ گئے

اسلام کو بچا لیا اسلام کے لئے
قربان ہونے سیدِ سالار آ گئے

مبروص کوڑھی اندھے بھی غازی کے میلے میں
پائیں شفا جو حاضرِ دربار آ گئے

کفری بلائیں مٹ گئیں جب الکرم کہا
اجمیر والے ہند کے سرکار آ گئے

ابنِ رضا نے غیب کی باتیں بتائیں جب
منکر بھی کرتے غیب کا اقرار آ گئے

قاری امانتؔ اور چمکتی سی نعت پڑھ
سننے ملائکہ ترے اشعار آ گئے

انعام حضور قطب مدینہ

1396ھ

1395ھ۔1396ھ مطابق 76۔1975 عیسوی میں فقیر مصطفوی قاری محمد امانت رسول رضوی پیلی بھیتی پہلی بار انیس سال کی عمر میں والدین ماجدین کے ہمراہ حج وزیارت سے مشرف ہوا۔قطب مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی کی زیارت کا شرف ملا اوران کے دولت کدے پر محفل میلاد شریف میں روزانہ شرکت کی سعادت نصیب ہوئی:

ہوئی منعقد بزم نعت نبی ہے
سدا بارش انوار کی ہو رہی ہے

مدینہ ہے طیبہ ہے طابہ ہے دیکھو
یہ شہرِ نبی ہے یہ شہرِ نبی ہے

ضیاء کے یہاں محفلِ قادری ہے
ضیاء کی ہمیں سرپرستی ملی ہے

فرشتے بھی تشریف لائے ہیں اس میں
یہ بزمِ نبی ہے یہ بزم نبی ہے

ہزاروں کروروں درودیں ہوں شہ پر
جسے خلد کہئے وہ ان کی گلی ہے

کروروں فرشتے اترتے ہیں ہر دن
یہاں جلوہ فرما رسول و نبی ہے

زیارت مدینے کی جس کو ہوئی ہے
شفاعت نبی کی اسے مل گئی ہے

مدینے کی ہر بات میں دل کشی ہے
مدینے کی دھوپوں میں ٹھنڈک ملی ہے

مدینے کے ایام پر جان قرباں
مدینے کی ہر رات دن سے بھلی ہے

مدینے کے رمضاں ہیں مکے سے افضل
ارے زاہدو! یہ حدیثِ نبی ہے

ہے مکے میں اک سال میں ایک ہی حج
فضیلت اسے بھی بہت کچھ ملی ہے

جہاں روز و شب ہوتے ہیں حج بتادوں
مدینے میں وہ مسجدِ نبوی ہے

اٹھا کر ذرا جذب کو دیکھ لیجے
مری بات کیا یہ حدیثِ نبی ہے

نہ کیوں کر مدینہ ہو مکے سے افضل
مدینہ تو آرام گاہِ نبی ہے

مدینہ ہی افضل ہے سارے جہاں سے
مدینے پہ جنّت فدا ہو رہی ہے

نہ کیوں کر ہو مکّہ مدینے پہ قرباں
مدینہ ہی تو جلوہ گاہِ نبی ہے

ہے دوشنبہ جمعے سے افضل یقیناً
کہ اس دن ولادت نبی کی ہوئی ہے

جو دنیا میں ہنستے ہیں عقبیٰ میں ان کو
مصیبت کڑھن اور غمی ہی غمی ہے

نبی کا مخالف ہے دشمن خدا کا
مسلمان ہوکر بنا دوزخی ہے

سراقہ کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن
یہی با خدا علم غیبِ نبی ہے

ابوبکر تو غیب پر ہوں مسلماں
وہابی کو علمِ نبی سے نفی ہے

ہوئے غیب ہی پر تو عثماں مسلماں
خبر تجھ کو تاریخ اسلام کی ہے

یہی غیب ہے اے ابوجہل سن لے
ترے ہاتھ میں چھے عدد کنکری ہے

نہیں مانتا تھا مگر جانتا تھا
نبی ہے وہی جس کو علمِ خفی ہے

انھیں ان کے رب نے ہر اک علم بخشا
وہابی ترے دل میں ان سے کجی ہے

نبی کا مخالف ہے دشمن خدا کا
بفرمانِ قرآن وہ دوزخی ہے

عمر نے کیا ساریہ کو مخاطب
یہی تو شقی علمِ غیبِ ولی ہے

خدا نے دیا علم اپنے نبی کو
بتا تجھ کو پھر موت کیوں آرہی ہے

پڑھا کنکری نے جو کلمہ نبی کا
ابو جہل بولا یہ جادوگری ہے

عمر بھی ہوئے غیب ہی پر مسلماں
بنا غیب پر دین اسلام کی ہے

کرو صاحبو مصطفیٰ کی اطاعت
خدا کی اطاعت اسی میں چھپی ہے

محبِّ عتیق و عمر جنتی ہے
عدوِّ غنی و علی دوزخی ہے

دعا از طفیلِ نبی و علی ہے
خدایا ہو پوری جو مجھ میں کمی ہے

شہنشاہِ سنجر عطائے نبی ہے
حکومت زمانے پہ جس کی ہوئی ہے

جہاں اولیا آتے جاتے ہیں اکثر
وہ احمد رضا خاں تمہاری گلی ہے

جسے خلق کہتی ہے مفتیٔ اعظم
وہ محبوبِ حق ہے وہ رب کا ولی ہے

وہ ہے مظہرِ تاجدارِ مدینہ
وہ فیضانِ آلِ رسول و نبی ہے

وہابی ہے منکر علومِ نبی کا
وہابی کی لگتا ہے مت کٹ گئی ہے

وہابی یہ کہتا ہے سنئے نبی کو
نہیں کچھ خبر پیٹھ پیچھے کی بھی ہے

خدا ہی نہیں جب چھپا ان سے یارو
تو کونین میں کون سی شے چھپی ہے

پڑھو عَلَّمَکْ ہے یہ قرآن ہی میں
کہو کون سی بات پھر رہ گئی ہے

امانتؔ وہ کیسی سہانی گھڑی ہے
کہ جب مصطفیٰ کی ولادت ہوئی ہے

امانتؔ کو طیبہ میں حضرت ضیا نے
خلافت اجازت بھی خود بخش دی ہے

امانتؔ کرو فخر جتنا وہ کم ہے
عنایت یہ سب آپ کے پیر کی ہے

عالم میں نور لے کر دُلدُل سوار آئے

سرچشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت شریف کا سالانہ جشن دستار بندی آل انڈیا حضور مفتیٔ اعظم ہند کانفرنس عرس اعلیٰ حضرت وشمس الفیوض حاجی محمد ہدایت رسول قادری بتاریخ 28۔27/اکتوبر 2012ء میں 27/اکتوبر 10/ذی الحجۃ المبارکہ عیدالاضحیٰ کا دن گزر کر شب میں طرحی نعتیہ مشاعرہ تھا جس کا مصرع طرح تھا: ''وہ بنے خدا کا پیارا تمھیں جس پہ پیار آئے''

رمضان مبارک 1433ھ کے آخری عشرہ میں مدینۂ طیبہ کی حاضری نصیب ہوئی ساتھ میں برادر معظم الحاج حافظ محمد عنایت رسول صاحب حاجی فتح محمد صاحب اور الحاج حافظ محمد رضائے رسول مجتبیٰ رضا شامل بھی تھے سبز گنبد شریف کے سامنے مندرجہ ذیل طرحی نعت شریف قلمبند کی:

روضے پہ پھر بلایا عصیاں شعار آئے
گندے نکمے بندے تم پر نثار آئے

مرے مصطفیٰ کے صدقے میں رضائے یار آئے
حَرَمین میں بفضلِ پروردگار آئے

قرآن قولِ رب ہے پھر آپ کی طلب ہے
عصیاں کو بخش دیجے پیشِ دیار آئے

پیشِ نظر سنہری جالی ہے پیاری پیاری
افطار کرنے آقا پیشِ مزار آئے

طیبہ مدینہ طابہ میں ہر مراد پائے
غم سارے بھول جائے جو غمگسار آئے

روضے پہ قدسی لاکھوں کھربوں سلام پڑھنے
ہر صبح و شام ستّر ستّر ہزار آئے

حاضر ہیں لاکھوں قدسی حاضر ہیں لاکھوں عاصی
وہ ایک بار آئیں ہم بار بار آئے

اک بار ہے فرشتوں کو اذنِ حاضری بس
عاصی کو ہے اجازت وہ بار بار آئے

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا مکّے کے واسطے تھا
اب ہے برائے طیبہ وہ نامدار آئے

کعبے کا کعبہ روضہ احمد رضا نے مانا
مکّے سے شہرِ طیبہ وہ ذی وقار آئے

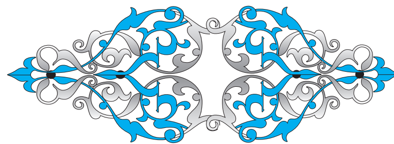
تھی پانچ سو اکھتّر دو شنبۂ مبارک
جس وقت سارے نبیوں کے تاجدار آئے

بارہ ربیع الاوّل کو وقتِ صبحِ صادق
عالم میں نور لے کر دُلدُل سوار آئے

ہم سب کے غوثِ اعظم کو کہا ہے تم نے بیٹا
وہ بنے خدا کا پیارا تمھیں جس پہ پیار آئے

جو رضائے مصطفیٰ ہے وہی مصطفیٰ رضا ہے
وہ بنے خدا کا پیارا تمھیں جس پہ پیار آئے

ابنِ رضا مُجدِّد جس جا پہنچ گئے ہیں
سنّی پکار اٹھے وہ تاجدار آئے



ذکرِ نبی امانتؔ جب جب سنو زباں پر
صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد بے اختیار آئے

حج عمرے کی سعادت کئی بار مل چکی ہے
طیبہ میں یہ امانتؔ پھر بار بار آئے

ہے فتحِ رضاؔ عنایتؔ ترے ساتھ اے امانتؔ
نویں بار طیبہ آیا یوں ہی بار بار آئے

جشنِ میلادِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

برائے حصولِ تعلیماتِ احادیث وقرآن عزیز جان حافظ حاجی محمد رضائے رسول مجتبیٰ رضا شامول سلمہ حفظہ، مولیٰ الرسول دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ بتاریخ 17؍دسمبر 2012ء کو بمبئی ایرپورٹ سے دس بجے صبح حافظ اقبال صاحب کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ بارہویں شریف کے موقع پر پڑھنے کے لیے افریقہ سے شامول سلمہٗ کی فرمائش ہوئی کہ نئی نعت لکھ کر بھیجی جائے۔ تو برجستہ یہ اشعار قلمبند ہوئے اور حافظ رضائے رسول کے پاس افریقہ روانہ کئے گئے۔ اوائل ربیع الاول شریف 1434ھ

بزمِ نعتِ نبی سجائیں گے
جشنِ میلاد ہم منائیں گے

محفلِ نور منعقد کرکے
خوب ابلیس کو جلائیں گے

بارہ تاریخ عیدِ عیداں ہے
آمدِ مصطفیٰ منائیں گے

ہم بھی بیتِ رسول دیکھیں گے
کعبۃُ اللہ میں بھی جائیں گے

کعبے کا کعبہ روضۂ آقا
دیکھنے پھر مدینے جائیں گے

رحمتِ عالمین آتے ہیں
جھنڈیاں جھنڈے ہم لگائیں گے

جھنڈے رب نے ملک سے لگوائے
جھنڈیاں جھنڈے ہم لگائیں گے

شرک بدعت بکا کرے کوئی
جھنڈیاں جھنڈے ہم لگائیں گے

نور والے کی مجلسِ نوری
ہر جگہ اہلِ حق سجائیں گے

نور کی آج آمد آمد ہے
اہلِ دنیا خوشی منائیں گے

قبر میں دیکھ کر درود و سلام
اپنے آقا کو ہم سنائیں گے

کہدو شاموؔل خوب جھنڈے لگاؤ
رب کی سنت ہے ہم بتائیں گے

اہلِ دل ہوں گے خوب ہی مسرور
جب امانتؔ غزل سنائیں گے

ہوئی منعقد بزمِ خیرُ الوریٰ ہے

۲۸/ ذی الحجۃ الحرام 1402ھ مطابق 16/ اکتوبر 1982ء بروز ہفتہ کو محلہ مدینہ شاہ پیلی بھیت میں سجادہ نشین آستانۂ عالیہ کچھوچھہ شریف حضرت علامہ مولانا سید الحاج شاہ مختار اشرف صاحب محمد میاں سرکار کلاں اشرفی کا جشن صحت منایا گیا یہ فقیر رضوی نوری جلسہ میں حاضر ہوا اسی وقت چند اشعار قلمبند کئے اور اس جلسۂ جشن صحت میں پیش کئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔ یہ جلسہ سید علی اشرفی کچھوچھوی (شہزادہ صاحبِ جشن) کی صدارت اور مولوی سید انوار اشرف صاحب کچھوچھوی کی خطابت میں ہوا:

زباں پر مری ذکرِ خیرُ الوریٰ ہے
اسی واسطے نور بکھرا ہوا ہے

وہ مقبولِ محبوبِ ربُّ العلا ہے
جو مخدوم اشرف کے در کا گدا ہے

جسے خلق کہتی ہے مختار اشرف
وہ سرکارِ مخدوم کا لاڈلا ہے

خدا رکھے ان کو ہمارے سروں پر
یہی آج اہلِ سنن کی دعا ہے

ہے مسرور ہر اشرفی نوری رضوی
وہابی کا دل جل رہا بھن رہا ہے

ہے مفتیٔ اعظم کا فیضان تجھ پر
امانتؔ جو تو آج نغمہ سرا ہے
رہیں پیار سے اشرفی شیری رضوی
امانتؔ کی اللہ سے یہ دعا ہے

تضمین بر کلام اعلیٰ حضرت

نعت و ثنائے مصطفیٰ کرتا بیاں قرآن ہے
خالقِ کائنات خود آقا کا مدح خوان ہے
کیا کر سکے گا پھر کوئی جو ان کی شان و بان ہے
عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بیتِ مقدّس آ گئے انبیا مرسلیں تمام
شاہِ مدینہ کو بنایا سب رسولوں کا امام
لَیۡلَۃُ الۡاَسۡرٰی میں دکھایا سب کو شاہ کا مقام
عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

آدم کی توبہ ہو قبول اُن کا وسیلہ دیکھ لو
امتِ مصطفیٰ بنوں عیسیٰ کی تھی یہ آرزو
محبوبِ رب کے واسطے تخلیقِ کائنات ہو
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

آقا کی بارگاہ میں حاضر ہیں چار یارِ غار
حاضر ہیں اہل بیت بھی اور صحابۂ کبار

سجدہ حرام غیر کو حکمِ رسولِ نامدار پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار

روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

ماند ہے تیرے سامنے شمس و قمر کی روشنی کفر کی ظلمتیں مٹیں آمد شاہ ہو گئی

آ گئے آپ یا نبی دیکھیں بہاریں شام کی اک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی

انس کا اُنس انھیں سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

سنیوں کے امام نے ثابت قرآن سے کیا عبد النبی درست ہے جائز ہے عبدِ مصطفیٰ

حشر میں کام آئے گی ان کی غلامی با خدا خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ پڑھ ہے یہی طاعتِ خدا عبدِ خدا نہیں ہے وہ جو نہ ہو عبدِ مصطفیٰ

جنّت سے ہوگا وہ جدا دوزخ کی پائیگا سزا خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ان کے رب نے کہہ دیا عبدِ خدا ہے بس وہی جو ہوا عبدِ مصطفیٰ

بدعتی پھر بھی تھانوی عبدالنّبی کو بک گیا خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

تجھ سا گناہگار کون اُن سا شفیع ہے کہاں تجھ سا خطا شعار کون اُن سا شفیع ہے کہاں

تجھ سا ذلیل و خوار کون ان سا شفیع ہے کہاں
تجھ سا سیاہ کار کون ان سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

ان کے لئے بنے زمین آسماں مکیں مکاں
ان پہ نثار جانِ من ان پر نثار باپ ماں
ان کے سوا کوئی نہیں پُرسانِ حال ہے جہاں
تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

مفتیٔ اعظم ہند کے مرشدی مصطفیٰ رضا
مل گئے ہاتھ آ گیا دامنِ غوث و مرتضیٰ
قاری امانتِ رسول میرے رضا نے سچ کہا
خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے



جس کے لب پر سورت رحمان ہے

جس کے لب پر سورتِ رحمان ہے
وہ بہت ہی خوش نصیب انسان ہے

آیت الکرسی پڑھے فرضوں کے بعد
جو کوئی وہ جنتی انسان ہے

اہلِ بیت اصحاب کا جو ہے غلام
بس وہی تو صاحبِ ایمان ہے

تاج تابندہ قیامت میں ملے
جس کا بچہ حافظِ قرآن ہے

ہم ہیں سنی حنفی ہم سب کا امام
بو حنیفہ حضرتِ نعمان ہے

بخشوائے گا وہ دس اشخاص کو
باعمل جو حافظِ قرآن ہے

دور حاضر کا امام ۔ احمد رضا
احسن العلما کا یہ فرمان ہے

دور حاضر کا امام۔ احمد رضا
در حقیقت سنیوں کی جان ہے

مسلکِ احمد رضا پر جو چلے
جنتی ہے وہ مرا ایمان ہے

مفتیِ اعظم ولی ابن ولی
پیر و مرشد میرا عالی شان ہے

ہے مُجَدِّدْ اس صدی کا بالیقیں
جو سراپا غوث کا فیضان ہے

اہل بیت اصحاب کا دشمن ہے جو
وہ بڑا مردود ہے شیطان ہے
موت آئے شاہ طیبہ کے حضور
بس امانتؔ کا یہی ارمان ہے



مرقومات حج وزیارت

سنہ 1422ھ

اپنا جلوہ دکھا دیا تم نے
مست و بے خود بنا دیا تم نے
یا رسولِ خدا غلاموں کو
اپنے در پر بلا لیا تم نے
اپنے روضے کی حاضری بخشی
سبز گنبد دکھا دیا تم نے
ہم سبھوں کو بلا لو روضہ پر
جیسے ان کو بلا لیا تم نے
زائروں کو اے تاجدار حرم
خلد کا مژدہ دے دیا تم نے

حاجیوں کے ذریعے ہم سب کو
آبِ زم زم پلا دیا تم نے

کلمۂ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ
کنکروں سے پڑھا دیا تم نے

بے کسوں بے بسوں کو روتوں کو
میرے آقا ہنسا دیا تم نے

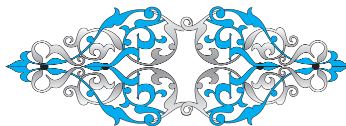
جب ہوئے فوت بیٹے جابر کے
ان کو دم میں جلا دیا تم نے

معجزے اور بھی ہیں احیا کے
زندہ مردوں کو کر دیا تم نے

حشر میں نفسی نفسی بولے نبی
میرے آقا انا کہا تم نے

ہم گنہگاروں کو جہنم سے
شاہ طیبہ بچا لیا تم نے

اس امانتؔ رسول پر بے حد
فضل فرما دیا شہا تم نے



نسبت شاہ کرب و بلا چاہئے

مجھ کو دنیا وُ عقبیٰ میں کیا چاہئے
بس حبیبِ خدا کی رضا چاہئے

اے حسین ابنِ مولا علی الکرم
دوسرا میں ترا آسرا چاہئے

دین و دنیا یقیناً سنور جائیں گے
حُبِّ آلِ رسولِ خدا چاہئے

ظلمتیں کفر کی دور ہو جائیں گی
جلوۂ شاہِ گلگوں قبا چاہئے

آگ دوزخ کی مانگے گی خود ہی پناہ
نسبتِ شاہِ کرب و بلا چاہئے

عمر بھر ہر یزیدی کے شر سے بچوں
مجھ کو ایمان پر خاتمہ چاہئے

قلب روشن ہو اور نورِ ایماں ملے
پڑھنا تصنیفِ احمد رضا چاہئے

خوب مل جائے گا تجھ کو فیضِ نبی
شرط ہے صحبتِ اولیا چاہئے

دشمنانِ نبی و علی کے لئے
مفتیٔ اعظم ابنِ رضا چاہیئے

فخر کر دامنِ اعلیٰ حضرت مِلا
اے امانتؔ تجھے اور کیا چاہیئے

ملے غوث و خواجہ رضا تاج والے

یہی روز و شب ہے دعا تاج والے
مدینے میں مجھ کو بُلا تاج والے

تمنا ہے مل جائے مرنے سے پہلے
مدینے کی آب و ہوا تاج والے

ترا کلمۂ پاک وردِ زباں ہو
دمِ نزع بہرِ رضا تاج والے

مدینے میں یا رب مجھے موت آئے
خدارا ہو پوری دعا تاج والے

ہو پیشِ نظر قُبّۂ سبز تیرا
جب آئے ہماری قضا تاج والے

یہ حسرت ہے اک بار پھر جاؤں طیبہ
مجھے اپنا روضہ دکھا تاج والے

مدینے میں جاؤں تو واپس نہ آؤں
وہیں ہو مرا خاتمہ تاج والے

لحد میں مری جب نکیرین آئیں
ہو لب پر صلاۃ و ثنا تاج والے

نزع میں لحد میں سرِ پل پہ مولا
نہ دامن چھٹے آپ کا تاج والے

نہیں تھا نہ ہوگا کوئی تیرا جیسا
نہیں کوئی ثانی ترا تاج والے

کرے گا جو تیری اہانت یقیناً
سقر میں جلے گا سدا تاج والے

ترے مظہر و نائب و جانشیں ہیں
بریلی میں احمد رضا تاج والے

امانتؔ کو مفتئ اعظم ملے تو
ملے غوث و خواجہ رضا تاج والے



علی کی اور صحابہ کی محبت عین ایماں ہے

مرا آقا مرا مولا وہی محبوبِ سبحاں ہے
کہ اس محبوبِ حق کا مدح خواں خود ربِّ سبحاں ہے

پڑھے خطبہ جو ان کی عظمت و رفعت کا قرآں ہے
انھیں کے واسطے حق نے سجائی بزمِ امکاں ہے

علیِّ مرتضیٰ وہ شاہِ مرداں شیرِ یزداں ہے
شہنشاہِ مدینہ جس کے اوپر خود ہی نازاں ہے

علی کے ذکر سے مسرور ہر اک جن و انساں ہے
جسے ہو بغض ان سے وہ عَدُوِّ دین و ایماں ہے

جسے نفرت ہو صدیق و عمر سے عبدِ شیطاں ہے
علی کی اور صحابہ کی محبت عینِ ایماں ہے

علی ہیں باب۔ اس کی چھت امیرِ وقت عثماں ہے
عمر دیوار۔ نی۔ اس شہر کی صدیقِ ذیشاں ہے

نہیں پل کی خبر افسوس سو برسوں کا ساماں ہے
رضا آقا کی حاصل کر وہی مرضئ رحماں ہے

یزیدی دور آیا ہر حسینی سخت حیراں ہے
ضرورت پھر زمانے کو تری شاہِ شہیداں ہے

شہا کر دو کرم بگڑا ہوا حالِ غریباں ہے
بُرا وقت آ گیا سر پر پریشاں ہر مسلماں ہے
امانتؔ تجھ پہ یہ مولیٰ علی کا خاص فیضاں ہے
کہ تیرا شیخ تو ابنِ شہِ احمد رضا خاں ہے

آگیا ماہِ مبارک

آ گیا ماہِ مبارک کل جہاں مسرور ہے
ہر جگہ میلادِ پاکِ مصطفیٰ مذکور ہے
مصطفیٰ پیارے کی آمد ہے جہاں پرنور ہے
سارے عالم میں خوشی ہے ہر کوئی مسرور ہے
عیدِ میلاد النبی کونین میں مشہور ہے
آ گئے محبوبِ رب بارہ ربیع النور ہے
آمدِ احمد محمد مصطفیٰ صَلِّ علیٰ
ساری دنیا مصطفیٰ کے نور سے معمور ہے
جس کی جانب سجدہ کرتے ہیں سبھی جن و بشر
سجدہ کرتا ہے نبی کو کعبۂ پرنور ہے
غنچے چٹکے گل کھلے سجدے میں کعبہ بھی جھکے
شاہِ کونین آ گئے بارہ ربیع النور ہے

جس گھڑی۔تاریخ۔دن۔جس ماہ۔میں تشریف لائے
صبح۔صادق۔پیر۔ہے بارہ۔ربیع النور ہے

بہرِ تعظیم انبیا بھی تھے ملائک بھی کھڑے
شاہِ کونین آگئے بارہ ربیع النور ہے

جمعے سے افضل دوشنبہ ہے فضیلت میں سنو
سب مہینوں سے فزوں ماہِ ربیع النور ہے

فتح و نصرت ہر جگہ پائے گا عبدِ مصطفیٰ
اور دشمن مصطفیٰ کا ہر جگہ مقہور ہے

مصطفیٰ کی کر اطاعت طاعتِ مولا ہی ہے
ڈھونڈ لے قرآن کے پاروں میں بھی مسطور ہے

اے امانتؔ ہر جگہ مقبولیت کیوں کر نہ ہو
بارگاہِ مفتیٔ اعظم کا تو منظور ہے



سورج چاند ستارے قرباں نقشہ ہی کچھ ایسا ہے

16رفروری 2016ء بعد عصر گنبدِ خضریٰ کے سامنے یہ اشعار قلمبند کئے:

سورج چاند ستارے قرباں نقشہ ہی کچھ ایسا ہے
میرے آقا وَ مولیٰ کا روضہ ہی کچھ ایسا ہے

گنبدِ خضریٰ کا دنیا میں آج تلک ثانی ہی نہیں

سرورِ عالم سے نسبت ہے قُبَّہ ہی کچھ ایسا ہے

شاہِ مدینہ تیرے جسم سے ہو گئے ہیں جو ذرّے مَس

عرشِ عُلا سے بھی ہیں افضل رتبہ ہی کچھ ایسا ہے

سینکڑوں بار ہو رویتِ روضہ لطف نیا ہر بار آئے

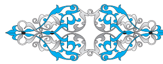
فضلِ خدا محبوبِ حق کا جلوہ ہی کچھ ایسا ہے

آتے جاتے ہیں لاکھوں قدسی ہر صبح و شام وہاں

شیخ نے فرمایا کعبے کا کعبہ ہی کچھ ایسا ہے

پورا قرآں نعتِ نبی ہے قاری امانتؔ تم بھی پڑھو

نعتِ رَسُوْلُ اللهِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمہ ہی کچھ ایسا ہے



فضلِ آقا ہر گھڑی درکار ہے

فضلِ آقا ہر گھڑی درکار ہے

فضلِ آقا ہے تو بیڑا پار ہے

یہ عطا ہو وہ عطا ہو کیوں کہوں

میرے گھر بھر کا بھلا درکار ہے

ساتھ میں شامول کو بلوالیا

آپ کا لطف و کرم سرکار ہے

جس کو محبوبِ خدا سے پیار ہے

بس وہی فردوس کا حقدار ہے

جو وفادارِ شہِ ابرار ہے

بس وہی فردوس کا حقدار ہے

جس کو اہلِ بیت یا اصحاب سے

بغض ہو جائے وہ اہلِ نار ہے

بخش دیں ساری خطائیں یا رسول

یہ امانتؔ حاضرِ دربار ہے



جس کے دل میں مصطفیٰ کی یاد ہے

جس کے دل میں مصطفیٰ کی یاد ہے

بس وہی دل با خدا آباد ہے

گنبدِ خضریٰ کا منظر مرحبا

دل نشین و دل نگیں دلشاد ہے

جس پہ ساری جنتیں قربان ہوں

وہ مدینہ مصطفیٰ آباد ہے

المدینہ طیبہ طابہ طیّبہ

تیری ہر مومن کے دل میں یاد ہے

مصطفیٰ وَ مجتبیٰ وَ مرتضیٰ

آپ سے فریاد ہے فریاد ہے

اپنی امت کو بچا لو نار سے

سارا عالم طالبِ امداد ہے

تیری جنت جس کو تو چاہے وہ جائے

جس کو چاہے نار سے آزاد ہے

با خدا جو بھی بنے عبدِ رسول

بس جہنم سے وہی آزاد ہے

مفتیٔ اعظم ولی پیدا ہوئے

قطبِ مارہرہ کا یہ ارشاد ہے

اُس کو ہو کس بات کا غم جس کا شیخ

میر عبد الواحد اور ممشاد ہے

جشنِ پیلی بھیت میں ہے جلوہ گر
مصطفیٰ پیارے کی جو اولاد ہے

میرا آقا سارے ولیوں کا امام
غوث اعظم سید الافراد ہے

آج آئے ہیں بہت مفتی ولی
اس لئے قاری امانتؔ شاد ہے



جو غلام سیدِ ابرار ہے

جو غلام سیدِ ابرار ہے
بس وہی فردوس کا حقدار ہے

حضرتِ صدیق یار غار ہے
کل صحابہ کا وہی سردار ہے

جس جگہ بدکار ہو جائیں بھلے
مصطفیٰ پیارے کا وہ دربار ہے

غوثِ اعظم قطب عالم باخدا
اولیا اللہ کا سردار ہے

حضرت خواجہ ہیں شیخ الاولیا
ہند میں ان کا عجب دربار ہے

منظرِ اسلام پر انوار ہے
اعلیٰ حضرت کا جہاں دربار ہے

اعلیٰ حضرت نے اسے قائم کیا
اعلیٰ حضرت کا علمبردار ہے

ہے محلّہ آپ کا سودا گران
جس میں منظر ہے مزارِ یار ہے

ہوں نعیم الدین یا امجد علی
سب کا مرکز جلوہ گاہِ یار ہے

شیرِ سنّت ہوں کہ شہ سردار ہوں
سب نے ہی پائی جہاں دستار ہے

نام میں سالِ ولادت ہے لقب
اعلیٰ حضرت نام المختار ہے

وہ محدث اعظمِ ہند اشرفی
پڑھنے آئے تھے یہی دربار ہے

ہے امانتؔ بھی اسی کی اک کرن
جشن منظر مخزنِ انوار ہے

معطّر روح ہو جائے منور دل میرا کر دے

معطّر روح ہو جائے منور دل میرا کر دے
ذرا چشمِ کرم مجھ پر شہِ ہر دوسرا کر دے

مدینے جاؤں پھر آؤں مدینے پاک پھر جاؤں
حرم کی حق میں میرے ہر برس آب و ہوا کر دے

ہے تو بھی مالک و مختار مولیٰ کے خزانوں کا
جسے جو چاہے جتنا چاہے وہ اس کو عطا کر دے

ہے میری زندگی کی آرزو مقبول ہو جائے
معلِّم اور مبلِّغ سنّیت کا یا خدا کر دے

حسینِ پاک کے پیغام کو پھیلائے عالم میں
یزیدی کارناموں سے حسینی کو جدا کر دے

صحابہ سے حسینِ پاک سے سچی محبت ہو
بنے سچا حسینی ہر یزیدی سے جدا کر دے

لکھیں چودہ سو تصنیفات چھپّن سال میں جس نے
خدایا پھر کوئی پیدا امام احمد رضا کر دے
وہ جس کے تقوے کی دھومیں مچیں اطرافِ عالم میں
الٰہی پھر کوئی پیدا رضائے مصطفیٰ کر دے
وہی تقسیم فیضانِ نبی کرتا ہے عالم کو
مُجدِّد دینِ حق کا جس کو محبوبِ خدا کر دے
طفیلِ حضرتِ خواجہ طفیلِ شاہِ مارہرہ
امانتؔ بن ہدایتؔ کو سگ غوث الوریٰ کر دے

کرم فرمائیے ہم پر سنہری جالیوں والے

کرم فرمائیے ہم پر سنہری جالیوں والے
ہمیں کافی ہے تیرا در سنہری جالیوں والے
تمھیں ہو مالکِ کوثر سنہری جالیوں والے
تمھیں ہو دافعِ ہر شر سنہری جالیوں والے
اطاعت اپنی فرمائے اطاعت کو تری مولیٰ
خدا کی ذات کے مظہر سنہری جالیوں والے
ذرا چشمِ کرم فرمائیے ہم خستہ حالوں پر
تمھیں بیکس کا کس سرور سنہری جالیوں والے

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمھارا ہوں
میرے حامی میرے سرور سنہری جالیوں والے

میرا نورِ نظر لختِ جگر شامول بھی آیا
بنا دو عالم و رہبر سنہری جالیوں والے

فقیہِ عصر بن جائے محدّث اور مناظر بھی
بنے مفتی ولی رہبر سنہری جالیوں والے

نرالی مسجدِ نبوی نرالا گنبدِ خضریٰ
عجب پُر کیف ہے منظر سنہری جالیوں والے

نرالی جالیاں وہ کیاریاں پرنور جنت کی
فدا جنت مدینے پر سنہری جالیوں والے

نہ ہوتے شاہِ بطحا۔کعبہ وَ جنت نہیں ہوتے
بدولت آپ کی سرور سنہری جالیوں والے

زمانہ پا رہا ہے فیض تیرا یارسول اللہ
کرم فرمایئے ہم پر سنہری جالیوں والے

رضائے رب سبھی چاہیں خدا تیری رضا چاہے
خدا کے ایسے پیغمبر سنہری جالیوں والے

جو تیری عظمت و رفعت گھٹائے نار میں جائے
ہے قرآں میں هُوَ الْاَبْتَرُ سنہری جالیوں والے

امام الاولیا ہے غوث اعظم شاہِ بغدادی
ترا بیٹا ترا دلبر سنہری جالیوں والے

پڑھے اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَر فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
عدو ہے آپ کا ابتر سنہری جالیوں والے

امام احمد رضا نے سارے عالم میں ترا ڈنکا
بجایا سید و سرور سنہری جالیوں والے

شہِ مفتیٔ اعظم پیر و مرشد ہیں امانتؔ کے
ولیٔ حق ترے مظہر سنہری جالیوں والے

امانتؔ کو نہیں کچھ خوف محشر یا رسول اللہ
تمھیں ہو شافع محشر سنہری جالیوں والے

بلایا شہ نے روضے پر مدینہ آنے والا ہے

بلایا شہ نے روضے پر مدینہ آنے والا ہے
بکثرت پڑھ سلام اُن پر مدینہ آنے والا ہے

درود اُن پر سلام ان پر مدینہ آنے والا ہے
پڑھو نعتیں سبھی مل کر مدینہ آنے والا ہے

ابوبکر و عمر پہلوئے اقدس میں ہیں جلوہ گر

وہ روضہ قُبّۂ انور مدینہ آنے والا ہے

وہ پیاری پیاری جالی جنت الفردوس کی کیاری

ہیں قرباں جنتیں جس پر مدینہ آنے والا ہے

درودوں کے سلاموں کے ثنا کے پیش کر تحفے

مدینے کی زیارت کر مدینہ آنے والا ہے

حسیں وہ گنبد نبوی بقیعِ پاک وہ بستی

عجب پرنور ہے منظر مدینہ آنے والا ہے

سوئے طیبہ جہاز اپنا بہت زوروں پہ جاتا ہے

دل و جاں کو نچھاور کر مدینہ آنے والا ہے

درودِ پاک پڑھ ہر ہر قدم پر اس سفر میں سُن

عمل اس سے نہیں بہتر مدینہ آنے والا ہے

قصیدہ بُردَہ پڑھ نعتیں امام احمد رضا کی پڑھ

سنبھل جا عاشقِ مضطر مدینہ آنے والا ہے

فضائیں بھی معطر ہیں ہوائیں بھی معنبر ہیں

بسی خوشبوئے مشک عنبر مدینہ آنے والا ہے

مدینے سے ملی مکے کو عزت رفعت و شوکت
مدینہ مکے سے بہتر مدینہ آنے والا ہے

منور کیوں نہ ہو سارا جہاں اس ماہِ اقدس میں
وہ آیا رب کا پیغمبر مدینہ آنے والا ہے

اسی ماہِ ربیع النور میں بلوایا آقا نے
کرم بے حد غلاموں پر مدینہ آنے والا ہے

زیارت کعبۃ اللہ کی ولادت گاہ کی رویت
کریں گے عمرۂ اکبر مدینہ آنے والا ہے

نرالا گنبدِ خضریٰ نرالی مسجدِ نبوی
وہ دیکھیں گے در و ممبر مدینہ آنے والا ہے

امانتؔ بہرِ تسلیم اب کھڑے ہو جاؤ سب مل کر
پڑھو لاکھوں سلام اُن پر مدینہ آنے والا ہے

یارسول اللہ کرم درکار ہے

25 رمضان شریف 1430ھ مدینہ منورہ میں یہ نعت قلمبند کی

یارسول اللہ کرم درکار ہے
گر کرم کر دو تو بیڑا پار ہے

حضرت صدیق یارِ غار ہے
پہلو میں حضرت عمر سرکار ہے

المدینہ نور کا گلزار ہے
دیکھئے جس سمت پُر انوار ہے

کل جہاں میں المدینہ طیّبہ
بے نظیر و بے بدل سرکار ہے

آپ نے رمضاں میں پھر بلوا لیا
پھر کرایا طیبہ میں افطار ہے

ہر برس سرکار بلواتے رہیں
دائما لطف و کرم درکار ہے

شہرِ طیبہ طیّبہ صلِّ علیٰ
نعمتوں کا ہر طرف انبار ہے

گنبدِ خضریٰ کا جب ثانی نہیں
آپ کا ثانی کہاں سرکار ہے

زینِ دنیا مسجدِ نبوی شریف
پیارا پیارا گنبدو مینار ہے

عاصیوں پر ہر گھڑی سایہ فگن
آپ کی رحمت شہِ ابرار ہے

آپ کا وہ حُسن ہے خیر الانام
ربِّ کعبہ طالبِ دیدار ہے

آپ کا بے حد کرم شاہِ عرب
یہ امانتؔ حاضرِ دربار ہے

فرش پر امانت ہم عرشِ اعلیٰ دیکھ آئے

المدینہ دیکھ آئے اور مکّہ دیکھ آئے
فرش پر امانتؔ ہم عرشِ اعلیٰ دیکھ آئے

لاکھوں لاکھ قدسی بھی صبح و شام آتے ہیں
پہرہ دینے جس در پر وہ مدینہ دیکھ آئے

عرش سے بھی افضل ہے کعبے سے بھی افضل ہے
تاجدارِ طیبہ کا یعنی روضہ دیکھ آئے

حضرتِ سلیماں بھی گیارہ میل پیدل ہی
جس جگہ چلے طیبہ طوبیٰ طابہ دیکھ آئے

کی تھی منعقد محفل حضرتِ سلیماں نے
جانِ بَکَّہُ مَکَّہُ ہے المدینہ دیکھ آئے

حضرتِ سلیماں نے منعقد کیا جلسہ
وعظ خود ہی فرمایا شہ کا روضہ دیکھ آئے

جانور بھی کرتے تھے جس رسول کو سجدہ
اُس رسول کی مسجد خانہ کعبہ دیکھ آئے

جس جگہ ٹھہرنے کو حج کہیں وُقُوف عَرَفَہ
وہ منیٰ وہ مزدلفہ مصطفیٰ کا دیکھ آئے

ہاجرہ وَلِیّہ بھی سات مرتبہ دوڑیں
کی سعی صفا مروہ جائے عمرہ دیکھ آئے

جلوہ فرما آدم ہیں حضرتِ صفیُ اللہ
ستَّر انبیا بھی ہیں ان کا جلوہ دیکھ آئے

انبیا رُسُل نے بھی جس جگہ کیا سجدہ
وہ حرم وہ بیتُ اللہ یعنی کعبہ دیکھ آئے

از طُفیلِ مولانا مصطفیٰ رضا نوری
ہم ربیع الآخر میں ان کا روضہ دیکھ آئے

چوتھے مَہ میں آقا نے پھر بلایا طیبہ میں
ہم بھی ماہِ رمضاں میں پھر مدینہ دیکھ آئے

مصطفیٰ کے پہلو میں جلوہ گر ہوئے شیخین
حجرہ عائشہ بی کا فاطمہ کا دیکھ آئے

انبیا نے بھی اُن کی کی ہے مدحت و تعظیم
وہ زمین وہ خطّہ مصطفیٰ کا دیکھ آئے

طیبہ کے مناظر کو دیکھ کر امانتؔ نے
فضلِ طیبہ میں لکھّا یہ قصیدہ دیکھ آئے

عصر پڑھ کے طیبہ سے چل دیئے امانتؔ بھی
پھر بلائیں گے آقا اُن کا قُبّہ دیکھ آئے

سب عیدوں سے نرالی مدینے کی عید ہے

بتاریخ یکم شوال عیدالطفر 1437ھ مطابق 6/جولائی 2016ء چہار شنبہ کو مدینہ منورہ میں عید الفطر کے موقع پر مندرجہ ذیل نعت قلمبند کی۔

سارے جہاں سے بڑھ کے مدینے کی عید ہے
ہر روز شہرِ طیبہ کا عیدِ سعید ہے

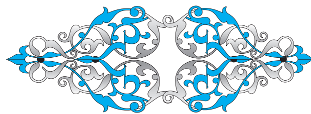
مَنْ زَارَ ہے نویدِ شفاعت لئے ہوئے
دیدِ مزار سیکڑوں عیدوں کی عید ہے

ہر شبْ شبِ برات شبِ قدر سے فزوں
ہر دن مدینہ پاک کا عیدِ سعید ہے

عَمِّ رسول شیخ امیر حمزہ کا مزار
جنگِ اُحُد کا سَیِّدِ شہدا شہید ہے

تجھ سے امانتؔ عید ملے قطبِ طیبہ بھی
تو خوش نصیب عبدِ رشید و حمید ہے

حاصل تجھے امانتؔ حمایت نبی کی ہے
فرمائیں قطبِ طیبہ حمایت مزید ہے



قربان ساری عیدیں مدینے کی عید پر
ہر ہر گھڑی مدینے کی عیدِ سعید ہے

حج کرکے جائے طیبہ مدینہ نہ آئے جو
اس کے لئے رسولِ خدا کی وعید ہے

محبوب عورتوں میں ہیں جس طرح عائشہ
مرغوب کھانوں میں یوں ہی کھانا ثرید ہے

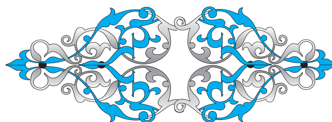
تجھ کو نبی نے عید کرائی مدینے میں
کر فخر تو تو ابنِ رضا کا مرید ہے

وہ شیخُ الْھِنْدْ فخرِ زماں مصطفیٰ رضا
پندرھویں کا مُجدِّدِ دینِ مجید ہے

پیدائشی ولی کہیں نوری میاں جسے
وہ جانشینِ حضرتِ بابا فرید ہے

احمد رضا کا لختِ جگر قُرَّۃُ بَصَر
قطبِ زمانہ عصر کا فردِ وحید ہے

قاری امانتؔ آپ نے طیبہ میں نظمِ عید
لکّھی ہے خوب آپ کو خوش آمدید ہے



کیجے ذکرِ خدا مدینے سے

مدینہ منورہ میں 13 ر جولائی 2016ء 8 رشوال بروز بدھ کو یہ نعت قلمبند کی۔

کیجے ذکرِ خدا مدینے سے
پڑھیے صَلِّ علیٰ مدینے سے

عمرہ کرکے میں آ گیا طیبہ
جب اشارا ہوا مدینے سے

مل گئی رضوی قادری نوری
نسبتِ مصطفیٰ مدینے سے

عشق و الفت محبّتِ کامل
خوب دل میں بسا مدینے سے

جانِ جاناں وطن ہے آقا کا
دل میں الفت رچا مدینے سے

دل نہیں چاہتا ہے اب جاؤں
یارسولِ خدا مدینے سے

طیبہ پھر آؤں یا رسول اللہ
حکم ہو آپ کا مدینے سے

جو ہیں آتنک وادی مکے سے
اُن کو کردو فنا مدینے سے

مصطفیٰ کا چمن کرے برباد
نکلے موذی بلا مدینے سے

جو عَدُوِّ رسول ہیں آقا
ان کو کر دو جدا مدینے سے

پھر امانتؔ کی حاضری ہو ملے
اِذْنْ سرکار کا مدینے سے



دین و ایماں ملا مدینے سے

دین و ایماں ملا مدینے سے
جس کو جو کچھ ملا مدینے سے

مسجدِ نبوی المدینہ سے
آبِ زم زم ملا مدینے سے

جاں نثاروں کو دیتے ہیں سب کچھ
مصطفیٰ مجتبیٰ مدینے سے

آئے گا طیبہ میں وہی جس کو
حکم مل جائے گا مدینے سے

رَب ہے معطی رسول ہیں قاسم
بانٹتے ہیں سدا مدینے سے

پوری دنیا میں نعمتیں تقسیم
کرتے ہیں مصطفٰی مدینے سے

غوثِ اعظم کو اپنا بیٹا کہیں
سرورِ انبیا مدینے سے

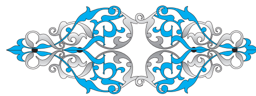
جب ملے مصطفٰی رضا مُرشِد
سلسلہ جڑ گیا مدینے سے

اعلیٰحضرت لقب کہاں سے ملا
تم کو احمد رضا مدینے سے

لوگ بیعت ہوئے خلافتیں لیں
یہ شرف بھی ملا مدینے سے

دین و دنیا کی دولتیں مجھ کو
کر دو آقا عطا مدینے سے

یا رسولِ خدا امانتؔ پر
فضل کر دائما مدینے سے



سننے فرشتے مدحتِ سرکار آ گئے

ہم مدح خوانِ سیدِ ابرار آ گئے
پڑھنے پڑھانے قادری اشعار آ گئے

سنی سجانے محفلِ سرکار آ گئے
چمکانے آج ہم در و دیوار آ گئے

بوصالح کے مکان پہ رمضانِ پاک میں
کل اولیا کے سید و سردار آ گئے

دس سو ستتّرؔ عیسوی تھی روز جمعہ کو
بو صالح کے پسر مرے سرکار آ گئے

ماں اُمِّ خیر فاطمہ بی بی کی گود میں
وہ محیِ دین ولیوں کے سردار آ گئے

پیرانِ پیر خلق کہے گی جسے وہی
چمکانے رب کے نور سے سنسار آ گئے

میرے خدا کا میرا ہے محبوب محیِ دین
فرمائیں جس کو احمدِ مختار آ گئے

غوث الوریٰ کو بیٹا کہیں خواب میں نبی
خاتونِ خلد جس سے کریں پیار آ گئے

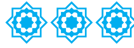
پتھر شجر نے جب سنا بلواتے ہیں رسول
پتھر شجر بھی حاضرِ دربار آ گئے

ایمان لائے عکرمہ پتّھر کو دیکھ کر
کرتے ہوئے رسول کا اقرار آ گئے

ہوں آپ کا غلام اب آؤ حضورِ من
منکر نکیر قبر میں سرکار آ گئے

غوث الوریٰ نے دم کیا بس چین پا گئے
گر لا علاج سامنے بیمار آ گئے

قاری امانت آپ نے جب منقبت پڑھی
سننے فرشتے مدحتِ سرکار آ گئے





جس دل میں حُبّ آلِ رسولِ انام ہے

یکم مئی 1979 کو حضرت سید شاہ محبوب علی صاحب کے عرس پاک میں مشاعرہ ہوا جس کا مصرع طرح تھا: ''محبوب شہ کے در پہ چلو فیض عام ہے''

جس دل میں حُبِّ آلِ رسولِ انام ہے
واللہ اس پہ نارِ جہنم حرام ہے

حُبِّ علی ہو بغضِ امیرِ مُعاویہ
لعنت خدا کی ایسی محبت حرام ہے

مرشد مرا بفضلہٖ عالی مقام ہے
جو چودھویں صدی کا مسلّم امام ہے

بارش خدا کے نور کی ہر صبح وشام ہے
محبوب شہ کے در پہ چلو فیضِ عام ہے

جھولی دراز کر لو بھرو دوڑو بھیک لو
محبوب شہ کے در پہ چلو فیض عام ہے

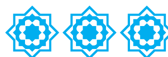
منھ مانگی پاؤ مانگو مرادیں دلی جو ہوں
محبوب شہ کے در چلو فیض عام ہے

اپنے تو اپنے غیر بھی کہتے ہیں بس یہی
محبوب شہ کے در پہ چلو فیض عام ہے

اپنا ہو یا ہو غیر نہیں اس سے کچھ غرض
محبوب شہ کے در پہ چلو فیض عام ہے

قطبِ زمانہ شیخ مرے مصطفیٰ رضا
مفتیٔ اعظم اُن کا لقب لا کلام ہے

مقبول منقبت ہو امانتؔ رسول کی
لکھ کر یہ لایا قادری رضوی غلام ہے



مدینے کو شہنشاہِ مدینہ سے وہ نسبت ہے

مدینے کو شہنشاہِ مدینہ سے وہ نسبت ہے
مدینہ مکّہ سے افضل ہوا اُن کی بدولت ہے

نہ کیوں مکّے سے افضل کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہو
کہ عرشِ اعلیٰ سے افضل یقیناً اُن کی تربت ہے

یہی احمد رضا خاں اعلیٰحضرت نے بھی فرمایا
وہ کعبے کا بھی کعبہ روضۂ شاہِ رسالت ہے

ہیں جتنی جنّتیں قربان سب شہرِ مدینہ پر
مدینہ طیّبہ جانِ جہاں ہے جانِ جنّت ہے

جہاں بھر سے تھا افضل مکّہ جب تک میرے آقا تھے
مدینہ مکّے سے افضل ہے اب شہ کی سکونت ہے

مدینہ جانِ مکہ ہے مدینے کو خدا رکّھے
مدینہ گر سلامت ہے تو پھر سب کچھ سلامت ہے

اشارے پر چلے شمس و قمر پتّھر منافق سُن
زمین و آسماں تک پر مرے شہ کی حکومت ہے

برائے عمرہ آئے مکّے میں بیت متین اللہ
امانتؔ نعت پڑھ میلادِ سرکارِ رسالت ہے

باب المناقب

منقبت شریف

درشان اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسلمین خسرِ سید المرسلین حضرت سیدنا
ومولانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ 26 رمضان مبارک 1438ھ بروز بدھ
21 جون 2017ء مدینہ منورہ میں قلمبند کی:

کوئی کیا جانے رتبہ حضرتِ صدیقِ اکبر کا
بہت اونچا ہے پایا حضرتِ صدیقِ اکبر کا

نبیوں اور رسولوں کے علاوہ سب سے افضل ہیں
پڑھیں خطبہ صحابہ حضرتِ صدیقِ اکبر کا

امیر المونیں کو ثَانِیَ اثْنَیْن حق نے فرمایا
تو ثانی کون ہوگا حضرتِ صدیقِ اکبر کا

زمانہ پا رہا ہے آپ کے صدقے میں ہر نعمت
ملے ہم کو بھی صدقہ حضرتِ صدیقِ اکبر کا

ہوئے عثماں، علی، فاروقِ اعظم داخلِ بیعت
بہت اعلیٰ ہے رتبہ حضرتِ صدیقِ اکبر کا

نبی کا نام بھی جب نقش کروایا انگوٹھی پر
تو رب نے نام لکھا حضرتِ صدیقِ اکبر کا

حیاتِ ظاہری میں جس طرح تھے آج بھی یوں ہی
بنا پہلو میں روضہ حضرتِ صدیقِ اکبر کا

کلام اللہ نے اَتقیٰ کہا ہے آپ کو واللہ
بتایا حق نے رتبہ حضرتِ صدیقِ اکبر کا

صحابہ کا جو دشمن ہے وہ ہے اللہ کا دشمن
ہے دشمن مرتضٰی کا حضرتِ صدیقِ اکبر کا

رسول اللہ نے جس کو مصلّے پر بڑھایا ہے
ہوا بے مثل رتبہ حضرتِ صدیقِ اکبر کا

ہوا تھا عقد محبوبِ خدا کا عائشہ بی سے
نبی داماد کس کا حضرتِ صدیقِ اکبر کا

طفیلِ مفتیٔ اعظم مُجَدِّدْ۔ ہے کرم مجھ پر
عمر عثماں علی کا حضرتِ صدیقِ اکبر کا

امانتؔ ہے صحابِیَّت کسی کی چار پشتوں میں
تو نام آئے گا تنہا حضرتِ صدیقِ اکبر کا



نذرانۂ عقیدت

ببارگاہِ خلیفۂ دوم امیر المومنین امام المجاہدین حضرت سیدنا عمر ابنِ خطّاب رضی عنہ اللہ الوھّاب:

ہے جانشینِ رسولِ خدا عمر خطّاب
خدائے پاک کا پیارا ہوا عمر خطّاب

نبی کے بعد ہے مخلوق میں وہی افضل
عتیقؓ پیکرِ صدق و صفا عمر خطّاب

نبی کے پہلو میں دونوں ہی جلوہ فرما ہیں
خُسَرِ عتیق نبی کا ہوا۔ عمر خطّاب

نہ کیوں ہو شیدا جہنم عمر کے دشمن پر
خُسَرُ رسولِ خدا کا بنا عمر خطّاب

تمھارے نام سے شیطان بھاگے بھوت پلید
خبیث نار پہنچ جائے یا عمر خطّاب

عتیق کے بھی ہیں داماد مصطفیٰ پیارے
تمھارے بھی ہوئے داماد۔ یا عمر خطّاب

خوشی منائیں ملائک بھی آسمانوں پر
پڑھیں جو کلمہ شہنشاہ کا عمر خطّاب

عدالتوں کا قیام اور بہت نئی چیزیں
کیں آپ ہی نے تو ایجاد یا عمر خطّاب

مدینے مکّے کی راہوں میں چاہ کھدوائے
مسافروں کا ٹھکانہ بنا عمر خطّاب

عمر کا نام ہی سنکر حکومتیں کانپیں
خدائے پاک کا محبوب تھا عمر خطّاب

بچایا کتنی حسیں لڑکیوں کو مَرنے سے
بغیر بھینٹ کے دریا بہا عمر خطّاب

رسول پاک نے فاروق کا لقب بخشا
کہ فارِقِ حق و باطل ہوا عمر خطّاب

بدل کے بھیس کیا کرتا گشت راتوں میں
رعایا کے لئے آقا مرا عمر خطّاب

جو تقویت ملی اسلام کو ترے دم سے
مثال ملتی نہیں مرحبا عمر خطّاب

خدایا خاتمہ ایماں پہ ہو امانتؔ کا
برائے مصطفیٰ خواجہ رضا عمر خطّاب



قرّۃ عین عثمان غنی ہیں

قرّۃ العین عثمان غنی ہیں		ذوالنورین عثمان غنی ہیں
میرے رسول کا میرے نبی کا		نور عین عثمان غنی ہیں
پیارے نبی کے بنتِ نبی کے		دل کا چین عثمان غنی ہیں
نکاح میں ہیں دو شہزادی		دنیا کی زین عثمان غنی ہیں
جامع قرآں ابنِ عفّاں		دنیا کی زین عثمان غنی ہیں
پانی کی قلّت دور کرادی		فخرِ حسین عثمان غنی ہیں
ناز تھا جس پر پیارے نبی کو		نبی کا چین عثمان غنی ہیں
بخشش لقب سرکار مدینہ		ذوالنورین عثمان غنی ہیں
جنت بیچی کس نے خریدی		ذوالنورین عثمان غنی ہیں

قاری امانتؔ کے دل و جاں کا

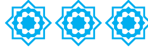
سکون و چین عثمان غنی ہیں



علی کی اور صحابہ کی محبت عین ایماں ہے

مرا آقا مرا مولا وہی محبوبِ سبحاں ہے
کہ اس محبوبِ حق کا مدح خواں خود ربِّ سبحاں ہے
پڑھے خطبہ جوان کی عظمت و رفعت کا قرآں ہے
انھیں کے واسطے حق نے سجائی بزمِ امکاں ہے
علیِّ مرتضیٰ وہ شاہِ مرداں شیرِ یزداں ہے
شہنشاہِ مدینہ جس کے اوپر خود ہی نازاں ہے
علی کے ذکر سے مسرور ہر اک جن و انساں ہے
جسے ہو بغض ان سے وہ عدُوِّ دین و ایماں ہے
جسے نفرت ہو صدیق و عمر سے عبدِ شیطاں ہے
علی کی اور صحابہ کی محبت عینِ ایماں ہے
علی ہیں باب۔ اس کی چھت امیرِ وقت عثماں ہے
عمر دیوار۔ نیو۔ اس شہر کی صدیقِ ذیشاں ہے
نہیں پل کی خبر افسوس سو برسوں کا ساماں ہے
رضا آقا کی حاصل کر وہی مرضئ رحماں ہے
یزیدی دور آیا ہر حسینی سخت حیراں ہے
ضرورت پھر زمانے کو تری شاہِ شہیداں ہے

شہا کر دو کرم بگڑا ہوا حالِ غریباں ہے
بُرا وقت آگیا سر پر پریشاں ہر مسلماں ہے
امانؔت تجھ پہ یہ مولیٰ علی کا خاص فیضاں ہے
کہ تیرا شیخ تو ابنِ شہِ احمد رضا خاں ہے



منقبت سید الشہداء

مصطفیٰ کے ہیں چچا جان امیرِ حمزہ
اہلِ اسلام کے سلطان امیرِ حمزہ

دینِ اسلام کی ہیں شان امیرِ حمزہ
اہلِ ایمان کی ہیں جان امیرِ حمزہ

شہدائے اُحُدُ و بَدْرُ و حُنَیْنُ و خَنْدَقْ
آپ سب میں ہوئے ذیشان امیرِ حمزہ

ہر برس آتے رہیں آپ کے روضے پہ حضور
آپ ہم سب کے نگہبان امیرِ حمزہ

تیری توصیف بیاں کر گئے محبوبِ خدا
مدح خواں ہر جن و انسان امیرِ حمزہ

جس جگہ تیری شہادت ہوئی اُس خطّے پر
خلد جنّت بھی ہے قربان امیرِ حمزہ

تیرے روضے پہ امانتؔ بن ہدایت آیا
دل کا پورا ہوا ارمان امیرِ حمزہ

طَیِّبَہُ طاہرہ حضرتِ عائشہ

طَیِّبَہُ طاہرہ حضرتِ عائشہ
زوجۂ مصطفیٰ حضرتِ عائشہ

سورۃِ نور میں تیرا قرآن نے
کیسا خطبہ پڑھا حضرتِ عائشہ

تیرے رتبے کو کیا جان پائے کوئی
تو ہے خیر النسا حضرتِ عائشہ

تیرے بستر پہ ہوں جلوہ گر مصطفیٰ
آئے وحیِ خدا حضرتِ عائشہ

تیرا شوہر بنایا خدا نے جسے
ہے رسولِ خدا حضرتِ عائشہ

تیرا محبوب محبوبِ رَبُّ الْعُلَا
مجتبیٰ مصطفیٰ حضرتِ عائشہ

رب کے محبوب پر ہوں کروڑوں سلام
بے عدد دائما حضرتِ عائشہ

آپ پر اور نبی کی سب ازواج پر
ہو سلام و ثنا حضرتِ عائشہ

اہلِ بیت آل و اصحاب پر بے عدد
رحمتِ رب سدا حضرتِ عائشہ

درس تجھ سے لیا ہے صحابہ نے بھی
عالمہ فاضلہ حضرتِ عائشہ

مروی چوّن حدیثیں بخاری میں ہیں
آپ سے مرحبا حضرتِ عائشہ

اور منقول مسلم میں اڑسٹھ حدیث
آپ کی با خدا حضرت عائشہ

دو سو دس مروی اور دو ہزار آپ سے
قولِ خیر الوریٰ حضرتِ عائشہ

تیرا پیارا نکاح مصطفیٰ سے کرے
تیرا رب با خدا حضرتِ عائشہ

نام ابو بکر صدیق اکبر ہوا
آپ کے باپ کا حضرتِ عائشہ

اَفْضَلُ الْخَلْق بعدِ نَبِیُّ رُسُلْ
والدِ عائشہ حضرتِ عائشہ

تیرے گھر میں مزارِ عتیق و عمر
روضۂ مصطفیٰ حضرتِ عائشہ

آپ کی گود میں تھے مرے مصطفیٰ
وقتِ وصلِ خدا حضرتِ عائشہ

اعلیٰ حضرت نے کعبے کا کعبہ کہا
وہ ہے حجرہ ترا حضرتِ عائشہ

تیرے گھر میں بنا روضۂ مجتبیٰ
مادرِ فاطمہ حضرتِ عائشہ

کعبے کا کعبہ قبلے کا قبلہ ہوا
حجرۂ عائشہ حضرتِ عائشہ

میرے مولا علی کس کے داماد ہیں
آپ کے مرحبا حضرتِ عائشہ

آپ عثمانِ عفان کی ساس ہیں
اور خسر مصطفیٰ حضرتِ عائشہ
ہو امانت کا بھی اہلِ خانہ کا بھی
دین پر خاتمہ حضرتِ عائشہ

بنتِ خیرُ الوریٰ سیدہ فاطمہ

بنتِ خیرُالوریٰ سیدہ فاطمہ
زوجۂ مرتضیٰ سیدہ فاطمہ
زینتِ مرتضیٰ سیدہ فاطمہ
جلوۂ مجتبیٰ سیدہ فاطمہ
فاطمہ نام زہرا لقب ہے بتول
پیارا پیارا ترا سیدہ فاطمہ
ٹکڑا اپنے بدن کا کہیں مصطفیٰ
آپ کو با خدا سیدہ فاطمہ
مصطفیٰ اُس سے ناراض کیوں کر نہ ہوں
آپ سے جو پھرا سیدہ فاطمہ
تجھ سے ہو بغض جس کو اے بنتِ نبی
اُس پہ قہرِ خدا سیدہ فاطمہ

تیری پاکی کا قرآن خطبہ پڑھے
مرحبا مرحبا سیدہ فاطمہ

پوچھیں قرآن سے دشمنانِ رسول
آپ کا مرتبہ سیدہ فاطمہ

اُمِّ کلثوم زینب رقیہ ہوئیں
راحتِ مصطفیٰ سیدہ فاطمہ

گھر میں جبریل بھی بے اجازت نہ آئیں
شانِ بی فاطمہ سیدہ فاطمہ

اور جنّت سے جبریل لائیں طعام
یہ ترا مرتبہ سیّدہ فاطمہ

لائیں جنت سے جبریل جوڑا ترا
مرحبا مرحبا سیدہ فاطمہ

دیکھ کر جوڑا کلمہ پڑھیں عورتیں
یہ مقام آپ کا سیدہ فاطمہ

آپ کا تذکرہ پایا قرآن میں
جب تلاوت کیا سیدہ فاطمہ

آپ کا آل و اولاد کا ذکر خود
تیرے رب نے کیا سیدہ فاطمہ

آپ کا ذکر رب کی نمازوں میں بھی
رب نے کروا دیا سیدہ فاطمہ

وَعلیٰ آل ہے فرض و واجب میں بھی
پڑھ کے صَلِّ علیٰ سیدہ فاطمہ

اُمِّ کلثوم کا ابنِ خطاب سے
عقد فرما دیا سیدہ فاطمہ

تیرے داماد فاروقِ اعظم ہوئے
حضرتِ فاطمہ سیدہ فاطمہ

جن کا آنچل نہ شمس و قمر دیکھ پائے
ایسی تھیں پارسا سیدہ فاطمہ

نوجوانان جنت کے سردار ہیں
حَسَنِ مُجتبیٰ سیدہ فاطمہ

جن کو سرداری فردوس کی مل گئی
شاہِ کرب و بلا سیدہ فاطمہ

اپنی رحلت کی دے کر خبر آپ سے
شہ نے فرما دیا سیدہ فاطمہ

(ق)

علمِ غیبِ نبی سب سے پہلے وصال
گھر میں ہوگا ترا سیدہ فاطمہ

رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْمُصْطَفٰى
وَعَلَى الْفَاطِمَۃْ سیدہ فاطمہ

وَ عَلٰى آلِہٖ صَحْبِہٖ وَالثَّنَا
اَبَداً دَائِماً سیدہ فاطمہ

عالمہ کاملہ مُفْتِیَۃْ فاضلہ
دخترِ مصطفیٰ سیدہ فاطمہ

واسطہ مفتیٔ اعظمِ ہند کا
پوری ہو یہ دعا سیدہ فاطمہ

دیکھیں ہر سال طیبہ میں روضہ ترا
اور گنبد ہرا سیدہ فاطمہ

تجھ پہ قربان قاری امانتؔ رسول
اہلِ خانہ فدا سیدہ فاطمہ

فضیلت حسین کی

مدحت حسن کی کیجئے مدحت حسین کی
محشر میں رنگ لائیگی چاہت حسین کی

جبریل سے فضائلِ حسنین پوچھئے
کھل جائے گی کتابِ فضیلت حسین کی

رب کے فرشتے خادمِ آلِ رسول ہیں
کرتے تھے رب کے حکم سے خدمت حسین کی

ہاں ہاں رسولِ پاک نے سردار کردیا
کیا کوئی جان پائے حقیقت حسین کی

جنت کے سب جوانوں کے سردار ہیں حسین
ظاہر حدیثِ پاک سے عظمت حسین کی

باطل کے آگے جھکنا نہیں حق ہی بولنا
یہ درس دے رہی ہے شہادت حسین کی

جانِ علی وہ سبطِ نبی جانِ فاطمہ
ہیں دوشِ مصطفٰی پہ یہ رفعت حسین کی

باطل نماز کو کہے اک دشمنِ رسول
دل میں بھری نبی کی عداوت حسین کی

سجدے میں بیٹھے پشتِ نبی پر حسین پاک
ذاتِ نبی سے پوچھو وجاہت حسین کی

سجدہ دراز غیر نبی کے لئے کریں
سرکار کے حضور یہ قربت حسین کی

کیوں جائے گی نماز پھر ان کے خیال سے
گستاخ پر خدا کی ہو لعنت حسین کی

بُڑھیا کو ایک بکری کے بدلے میں دو ہزار
دیں بکریاں ہے شان سخاوت حسین کی

عاشورہ ہی ہے برسی ہدایت رسول کی
عاشورہ کو ہوئی ہے شہادت حسین کی

قاری امانتؔ ان کے فضائل ہوں کیا بیاں
قرآن پاک کرتا ہے مدحت حسین کی



منقبت حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں کیا لکھوں ثنائے امیرِ مُعاویہ
واصف ہے جب خدائے امیرِ مُعاویہ

ہے یہ دعا خدائے امیرِ مُعاویہ
کردے عطا لقائے امیرِ مُعاویہ

اُمِّ حبیبہ اُن کی بہن زوجۂ رسول
یہ عزّ و اعتلائے امیرِ مُعاویہ

خوش دامنِ نبی ہوئیں مادر خسر پدر
یہ عز و اعتلائے امیرِ مُعاویہ

ہیں کاتبِ وحی بھی صحابی و مجتہد
یہ عزّ و اعتلائے امیرِ مُعاویہ

اُن کے مناقب ان کے فضائل ہوں کیا بیاں
ہے مدح گو خدائے امیرِ مُعاویہ

اصحاب و اہلِ بیت کی اُلفت نصیب کر
یا رب مجھے برائے امیرِ مُعاویہ

دشمن پہ اُن کے رب کی فرشتوں کی لعنتیں
فرمانِ مصطفائے امیرِ مُعاویہ

دشمن سے تیرے اور تمامی صحابہ کے
ہم کو خدا بچائے امیرِ مُعاویہ

جلتا ہے اُن کے نام سے کیوں کوئی جبکہ ہے
قرآن میں ثنائے امیرِ مُعاویہ

توہین جو کرے تری یا اہل بیت کی
دوزخ اُسے جلائے امیرِ مُعاویہ

دشمن ترا اِمامِ حسن ہی کا ہے کہ وہ
صلح کریں برائے امیرِ مُعاویہ

راضی کر اُن کو پہلے کہ راضی ہوں مصطفیٰ
اُن کی رضا رضائے امیرِ مُعاویہ

یہ آرزو امانتِ رضوی کی ہے کہ ہو
سر میرا اور پائے امیر مُعاویہ

فخرِ مکہ مدینہ امام حُسَین

تاجدارِ زمانہ امامِ حسین
فخرِ مکّہ مدینہ امامِ حسین

نانا سرکارِ بطحا امامِ حسین
آپ کا ہے نواسہ امامِ حسین

بیٹھیں دوشِ مبارک پہ حضرت حسن
راکبِ دوشِ آقا امامِ حسین

جن کی رب کے فرشتے حفاظت کریں
ہیں حسن فخرِ طیبہ امامِ حسین

روشنی پھیلی جس جا قدم رکھ دیا
تجھ سے روشن زمانہ امامِ حسین

ایک بکری کے بدلے میں دیں دو ہزار
بکریاں فضلِ مولا امامِ حسین

فاطمی شاہزادہ امامِ حسن
ہے نبی کا نواسہ امامِ حسین

جانِ بوبکر فاروق عثماں علی
اور جانِ صحابہ امامِ حسین

حضرتِ عائشہ کا سکون و قرار
ابنِ بنتِ خدیجہ امامِ حسین

جس پہ قربان بیٹے کو کر دیں نبی
ہے وہی ابنِ زہرا امامِ حسین

نوجوانانِ جنّت کا سردار ہے
ہے یہ فرمانِ آقا امامِ حسین
دشمنِ حق تعالیٰ ہے دشمن ترا
ہے یہ ارشادِ مولا امامِ حسین
پوری دل کی مرادیں ہوں بہرِ رضا
صدقۂ غوث و خواجہ امامِ حسین
دیکھیں بغداد پھر کربلاؤ نجف
اور مکّہ مدینہ امامِ حسین
کربلائے معلّٰی میں بلوایئے
دیکھ لیں تیرا روضہ امامِ حسین
تجھ پہ قربان قاری امانت کی جان
اور سب اہلِ خانہ امامِ حسین

منقبت اہلِ بیت کرام

سلطانِ مَشرِقَیۡن ہیں زَین و حسن حسین
آقائے مَغرِبَیۡن ہیں زَین و حسن حُسین
سرچشمۂ فیوضِ رسول و نبی علی
بِنتِ نبی کا چین ہیں زین و حسن حسین

ہاں اُمِّ مومنین سے پائی تھی تربیت
ایسے مُنَوَّرَیْن ہیں زین و حسن حسین

پروردہ ہیں جو شیرِ خدا وُ رسول کے
ایسے مُطَهَّرَیْن ہیں زین و حسن حسین

سبطِ نبی ہیں ابنِ علی جانِ فاطمہ
ایسے مُقَدَّسَیْن ہیں زین و حسن حسین

قرآن جن کی پاکی کا خطبہ پڑھے وہی
آقا کا نورِ عین ہیں زین و حسن حسین

ہیں دم قدم سے آپ کے مذہب کی شوکتیں
دنیا کی زیب وزَیْن ہیں زین و حسن حسین

تاریخ دیکھو جنگیں ہوئیں دین کے لئے
بدرِ اُحُد حُنَیْن ہیں زین و حسن حسین

جن کی محبّت اور عقیدت ہے دین ہی
اصحاب دینِ عین ہیں زین و حسن حسین

جنّت کا پھول جن کو کہیں میرے مصطفیٰ
سردارِ جَنَّتَیْن ہیں زین و حسن حسین

لَارَیْبَ تیرے نانا رسولِ کریم ہیں
بابا اَبُوالْحُسَیْن ؓ ہیں زین وحسن حسین

آقا ابو حنیفہ کے غوث الورٰی کے بھی
زَین وحسن حسین ہیں زَین وحسن حسین

عُقبیٰ کا خوف کیوں ہو امانتؔ رسول کو
شافِعؔ حسن حسین ہیں زَین وحسن حسین



ترے مراتب بیاں ہوں کیا کیا امامِ اعظم ابوحنیفہ

ہمارے آقا ہمارے مولیٰ امامِ اعظم ابو حنیفہ
ہیں عکس بے سایہ مصطفیٰ کا امامِ اعظم ابو حنیفہ

امام کا بارگاہِ نبوی سے تم کو آقا لقب ملا ہے
بیاں کرے کوئی مدح پھر کیا امامِ اعظم ابو حنیفہ

ہے ابنِ حنبل امام احمد کا قول تقویٰ میں تم سے افضل
کسی کو میں نے نہیں ہے پایا امامِ اعظم ابو حنیفہ

اے شاہِ نعمان ابنِ ثابت ہے تابعیّت بھی تیری ثابت
ترے مراتب بیاں ہوں کیا کیا امامِ اعظم ابو حنیفہ

ہے تیرے مذہب کو جتنی وسعت کہاں ہے وہ دوسروں کو حاصل
خصوصیت ہے یہ تیری شاہا امامِ اعظم ابو حنیفہ

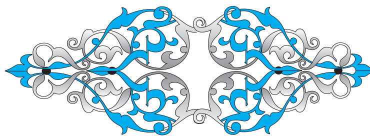
وہ جس کی میلاد کی خبر دی حضورِ اکرم نے برسوں پہلے
اسی بشارت کے تھے سراپا امامِ اعظم ابو حنیفہ

وہ جس کی رحلت کی سن بتا دی رسولِ اکرم نے برسوں پہلے
وہی تو ہیں زینِ دین و دنیا امامِ اعظم ابو حنیفہ

ہو مبتلا لاکھ رنج و غم میں نجات گر چاہتا ہو دم میں
پڑھے ترے نام کا وظیفہ امامِ اعظم ابو حنیفہ

بھلا ہوں گمراہ کیوں مقلِّد جب ان کے ہیں ناصر و مؤیّد
وہ رہبر و رہنمائے اعلیٰ امامِ اعظم ابو حنیفہ

نہ سوئے چالس برس امانتؔ کی شب میں قرآن کی تلاوت
ہیں سرورِ اہلِ زہد و تقویٰ امامِ اعظم ابو حنیفہ



کرو اللہ کا ذکر اور نبی کا غوث اعظم کا

ڈیڑھ سو اشعار پر مشتمل منظوم سوانح عمری حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کرو اللہ کا ذکر اور نبی کا غوثِ اعظم کا
ابوبکر و عمر عثماں علی کا غوثِ اعظم کا

علی ابن ابی طالب ہے بابا غوث اعظم کا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لاریب نانا غوث اعظم کا

کیا کرتے ہیں جن و انس چرچا غوث اعظم کا
سنا کرتے ہیں حضرت خضر جلسہ غوث اعظم کا

بھلا کیا کوئی جانے سر ہے کیسا غوث اعظم کا
ولی رکھتے ہیں اپنے سر پہ تلوا غوث اعظم کا

تھی ہجری چار سو ستر یکم رمضان ذیشاں تھی
ہوا تھا جس گھڑی دنیا میں آنا غوث اعظم کا

کرامت غوث نے آتے ہی دنیا میں یہ دکھلائی
تھا اس دم شیر خواری میں بھی روزہ غوثِ اعظم کا

چلے جیلان سے بغداد کو جب قافلے والے
ہوئے شامل ہوا جس دم اشارہ غوثِ اعظم کا

حصولِ علم کو بغداد جاؤں گا اجازت دو
اجازت ماں نے دی جب شوق دیکھا غوثِ اعظم کا

اجازت والدہ سے مل گئی دینار بھی چالس
چلا پھر قافلہ بغداد والا غوثِ اعظم کا

ابھی ہمداں سے گزرا ڈاکوؤں نے قافلہ لوٹا
لٹیرے پاس آئے مال پوچھا غوثِ اعظم کا

مرے ہمراہ ہیں دینار چالس سچ بتاتا ہوں
کہا ڈاکو سے تو دینار لیگا غوثِ اعظم کا

امانت والدہ کی ڈاکوؤں کو دے دی سچ بولے
جو پیسہ گدڑی میں سی کر دیا تھا غوثِ اعظم کا

پڑھو بچپن میں بھی کس شان سے پورا کیا وعدہ
ہدایت چوروں کو بخشی یہ چرچا غوثِ اعظم کا

صداقت پر ہوئے تھے ساٹھ رہزن تائب و بیعت
بجا بچپن ہی سے عالم میں ڈنکا غوثِ اعظم کا

لیا پھر داخلہ بغداد کے اعلیٰ مدرسے میں
نرالا تھا عجب پڑھنا پڑھانا غوثِ اعظم کا

ولی پیدائشی تھے اب ہوئے علامۂ عالَم
ہوا بغداد میں قائم مدرسہ غوثِ اعظم کا

ولی کو دو جگہ کہتے فرشتے جا کے مکتب میں
یہ منصب مرتبہ یہ بول بالا غوثِ اعظم کا

شروع کرتے ہی اٹھّارہ سنائے پارے قرآں کے
کیا تھا پیٹ میں کیا حافظہ تھا غوثِ اعظم کا

لگاتے جَستُ بچپن میں تو گم ہو جاتے سورج میں
حقیقت میں تھا سورج بھی کھلونا غوثِ اعظم کا

سَقَانِي الْحُبُّ كَأْسَاتِ الْوِصَال جس کا مطلع ہے
بہت مشہور ہے پڑھ لو قصیدہ غوث اعظم کا

وظیفہ اولیا کا ہے قصیدے کا ہر اک مصرع
بہت مقبول ہے تحریر کردہ غوثِ اعظم کا

حصولِ علم و حاجت کے لئے بے حد مجرّب ہے
ہو حاصل کامیابی پڑھ قصیدہ غوثِ اعظم کا

حضورِ اعلیٰحضرت نے بہت تعریف فرمائی
اٹھا کر دیکھو مجموعہ رسالہ غوثِ اعظم کا

علی بن ہیتی کو سوتے میں رویت ہو گئی شہ کی
ہوا تھا منعقد جس وقت جلسہ غوث اعظم کا

بیاں کرتے تھے غوث پاک ممبر سے اتر آئے
زیارت جاگتے میں کی یہ رتبہ غوث اعظم کا

زیارت کرتے ہیں بیداری میں شاہِ مدینہ کی
کوئی کیا جانے رتبہ میرے آقا غوثِ اعظم کا

حبیبِ حق مشرّف کرتے بیداری میں رویت سے
یہ منصب ہے مرے آقاؤ مولا غوثِ اعظم کا

محرِّر چارسو جلسے میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
بیان و وعظ اور ارشادِ والا غوثِ اعظم کا

ہزاروں لاکھوں کا مجمع قریب و دور سب یکساں
سنا کرتے تھے آوازِ نرالا غوثِ اعظم کا

جنابِ خضر آجاؤ ہمارا وعظ سن جاؤ
کبھی ہوتا تھا یوں ارشادِ والا غوثِ اعظم کا

وہ قطبِ وقت تاج العارفیں بچپن میں بھی شہ کو
بڑا جانیں بڑا مانیں یہ رتبہ غوثِ اعظم کا

چوہا مٹّی گراتا تھا کہا سر تیرا اڑ جائے
گِرا مر کر جدا سر دیکھو رتبہ غوثِ اعظم کا

گری اک چیل جلسے میں کہ سر دھڑ سے علیحدہ تھا
کرامت بھی ہوا کرتا تھا غصّہ غوثِ اعظم کا

ملا کر سر سے دھڑ پھر تسمیہ پڑھ کر کیا زندہ
بہت مشہور ہے پڑھیے یہ قصّہ غوثِ اعظم کا

کہا بچھّو سے مر جا بس اسی دم مر گیا بچھّو
تصرُّف دیکھ منکر میرے آقا غوثِ اعظم کا

جنابِ غوث تُربت پر گئے معروف کرخی کے
وہ بولے قبرِ انور سے یہ رتبہ غوثِ اعظم کا

لکھا پھر جنّتی ماتھے پہ طاہر شیخ کے دیکھا
دیا جب شیخ احمد نے وسیلہ غوثِ اعظم کا

کیا ستّر جگہ اک وقت میں افطار روزے کو
سمجھ پائے گا کیا کوئی معمّہ غوثِ اعظم کا

کئی مردے ہوئے زندہ کتابوں سے یہ ثابت ہے
اگر پا جاتے تھے ادنیٰ اشارا غوثِ اعظم کا

مدرسے کی کھلائی گھاس طاعون ہو گیا غائب
یقیناً ہے شفا خانہ مدرسہ غوثِ اعظم کا

شفا پائی ہزاروں سیکڑوں بیماروں نے دم میں
شفا خانہ ہے بیشک آستانہ غوثِ اعظم کا

عزیزِ بادشہ کا مرضِ اِستِسقا ہوا غائب
ذرا دیکھو تو دستِ پاک لگنا غوثِ اعظم کا

کوئی بیماری پینسٹھ سال سے آئی نہیں اب تک
علی نے جب سے پہنا پاک جُبّہ غوثِ اعظم کا

امام احمد تو اپنی قبر سے باہر نکل آئے
مصافحہ بھی کیا منصب نرالا غوثِ اعظم کا

ہوا تھا ہاتھ شَل حمّاد کا جب قبر کے اندر
دعا کی ہاتھ پایا فیض پایا غوثِ اعظم کا

سعید احمد کی لڑکی کو رہائی مل گئی جن سے
وظیفہ جب انھوں نے پڑھ لیا یا غوثِ اعظم کا

پریشاں تھی بہت اک جن سے عورت جن ہوا غائب
پڑھا جب کان میں اُس کے وظیفہ غوثِ اعظم کا

شفا پائی جہاں فوراً ہزاروں لا علاجوں نے
وہی دار الشفا ہے آستانہ غوثِ اعظم کا

قدم لینے میں خواجہ ہی نے کی سبقت میں دیتا ہوں
حکومت ہند کی ارشادِ والا غوثِ اعظم کا

پڑھا شیعوں نے تائب ہو کے کلمہ غوثِ اعظم کا
جو دیکھا اپنی آنکھوں سے کرشمہ غوثِ اعظم کا

دکھا کر رافضیوں کو کرامت کرتے ہیں بیعت
کیا لنجھے کو اچھا یہ کرشمہ غوثِ اعظم کا

دکھا یا اختیار و علمِ غیب اولیا جس دم
جو شیعہ تھے ہوئے سنّی یہ جلوہ غوثِ اعظم کا

کہا ہے عرشِ حق سرکار نے جب قلب مومن کو
تو پھر کس کی سمجھ میں آئے رتبہ غوثِ اعظم کا

اگر پوچھا فرشتوں نے تو کس کا ہے تو کہہ دوں گا
غلامِ مفتیٔ اعظم ہوں شیدا غوثِ اعظم کا

مسلماں تو مسلماں کافروں تک کو ولی کر دیں
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رتبہ غوثِ اعظم کا

کیا نصرانی کو مومن بھی ابدالِ نہاوند بھی
ہے اقلیمِ ولایت پر بھی قبضہ غوثِ اعظم کا

چرانے دولتِ دنیا گُھسا اک چور جب گھر میں
وہ اندھا ہو گیا دیکھو کرشمہ غوثِ اعظم کا

اسے بخشی ولایت اور کیا نا بینا کو بینا
جب آیا جوش پر رحمت کا دریا غوثِ اعظم کا

ڈرایا اولیا کو پھر ڈرانے غوث کو آئے
تو جن بھی کہہ اٹھے ثانی نہ پایا غوثِ اعظم کا

معالی کی رفع حاجت ہوئی جلسے میں بیٹھے ہی
لگا جس وقت سر ماتھے پہ کپڑا غوثِ اعظم کا

ہوا سیلاب فوراً ختم لاٹھی دیکھتے ہی بس
سنا جس وقت فرمانِ معلّٰی غوثِ اعظم کا

کیا دریا کو فوراً خشک پھر جاری بھی کر ڈالا
تھا زیرِ حکم دریا میرے آقا غوثِ اعظم کا

ہتھیلی کی طرح میں دیکھتا ہوں ساری دنیا کو
کُنُز دَلَتِ علیٰ پڑھ لو قصیدہ غوثِ اعظم کا

امامت غوث کرتے تھے رجال الغیب پڑھتے تھے
ہوا میں بچھ گیا تھا خود مصلّٰی غوثِ اعظم کا

ڈکیتوں پر کریں جا کر کھڑا ویں مر گئے رہزن
دہائی دیکے جب نعرہ لگایا غوثِ اعظم کا

محافظ ہم سبھوں کے ہر گھڑی بغداد والے ہیں
بلائیں ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظم کا

عطا فرمائے سو دینار اک بربط گوَیّے کو
ہوا تائب یہ علمِ غیب ہی تھا غوثِ اعظم کا

ہماری پشت میں تو یحییٰ نامی شاہزادہ ہے
یہ علمِ غیب تھا سب کچھ بتانا غوثِ اعظم کا

کیا لڑکی کو لڑکا سہروردی شیخِ عالم کو
جب آیا جوش پر رحمت کا دریا غوثِ اعظم کا

عذابِ قبر میں تخفیف کر دی جائے گی اُس کی
جو پیشِ مَدْرَسَہ گزرے گا شیدا غوثِ اعظم کا

نکلتی تھی عجب سی چیخ قبرستان کے اندر
ہوئی موقوف جب پایا وسیلہ غوثِ اعظم کا

داروغہ سے جو پوچھا غوث نے کھا کر قسم بولے
نہیں دوزخ میں کوئی نام لیوا غوثِ اعظم کا

یہ علمِ غیب ہی تھا خواب کی باتیں بتا ڈالیں
وہابی دیکھے چشمِ دل سے جلوہ غوثِ اعظم کا

نہیں کر پائے حل اُس دور کے مفتی محدِّث بھی
کیا وہ مسئلہ حل دیکھو فتویٰ غوثِ اعظم کا

وہ مولانا ہدایت ہیں خلیفہ اعلیٰ حضرت کے
تھا اُن کی پشت پر نورانی پنجہ غوثِ اعظم کا

کہا تھا شیرِ سنّت اعلیٰ حضرت نے ہدایت کو
بموقع عرسِ مارہرہ عطیہ غوثِ اعظم کا

شبِ معراج گردن پیش کردی قدموں کے نیچے
بہت اونچا کیا مولا نے پایا غوثِ اعظم کا

نبی کے قدموں کا نقشہ بنا تھا اُن کی گردن پر
کوئی کیا جانے رُتبہ میرے آقا غوثِ اعظم کا

جھکا کر اپنا سر خواجہ معین الدین چشتی نے
لیا گردن پہ سر آنکھوں پہ تلوا غوثِ اعظم کا

وہ شیخِ سہروردی ہوں کہ چشتی نقشبندی ہوں
سبھی نے فیض پایا میرے آقا غوثِ اعظم کا

علاوہ شیخ صنعاں کُل جہاں کے اولیاء اللہ
جھکے گردن پہ اپنی پاؤں رکھّا غوثِ اعظم کا

لیا کُل اولیا نے اپنی گردن پر قدم ان کا
ولیّوں میں بہت اونچا ہے رتبہ غوثِ اعظم کا

نہ چالس سال سوئے رات بھر رب کی عبادت کی
امامُ اعظم کا تھا یا پھر طریقہ غوثِ اعظم کا

ابو بکر و عمر عثماں علی چاروں سلاسل کا
ہے مجموعہ اٹھا کر دیکھو شجرہ غوثِ اعظم کا

نکالا جالیوں سے ہاتھ باہر شاہِ طیبہ نے
مصافحہ بھی نبی سے ہو رہا تھا غوثِ اعظم کا

مشرَّف ہو گئے دیدار سے سب زائر و حاضر
نبی کا بٹ رہا تھا خوب صدقہ غوثِ اعظم کا

ابو غالب کے لڑکے کو کیا بینا بھی اچھا بھی
تصرُّف دیکھ منکر میرے آقا غوثِ اعظم کا

گئے تھے جامع مسجد ساٹھ ڈنک بچھّو نے مارے تھے
کیا مُردہ پڑھو فرمانِ موتیٰ غوثِ اعظم کا

زمانے نے کرامت چلتے پھرتے آپ کی دیکھی
ہے دنیا پر عیاں احیائے موتٰی غوثِ اعظم کا

چھٹے مرشد جنیدِ پاک نے اک دن بتایا پھر
رکھا بغداد میں گردن پہ تلوا غوثِ اعظم کا

بشارت دیں اسی دم عبدِ قادر آنے والا ہے
یہ علمِ غیب ہی تھا دیکھو آنا غوثِ اعظم کا

شرابِ مٹکا سِرکا بن گئی سب جانور ٹھہرے
ہوا ہر سمت ہر سو بول بالا غوثِ اعظم کا

شُکَر چھے اونٹ جب غائب ہوئے فوراً دہائی دی
اسی دم مل گئے چہرہ جو دیکھا غوثِ اعظم کا

گئے جب شیخ احمد شیر پر غوثُ الورٰی کے گھر
تو پھاڑے شیر کو کمزور کُتّا غوثِ اعظم کا

مدرسے میں ہوئی موقوف بارش ہر طرف جاری
خدا کا فضل ہی ہوتا تھا جلسہ غوثِ اعظم کا

پڑا تھا قحط جیلاں میں تو پھوپی عائشہ بی نے
لگا دی جھاڑو برسا دیکھو رشتہ غوثِ اعظم کا

کیا قلبِ عمر سے ختم علمِ فلسفہ فوراً
بھرا علمِ شریعت دیکھو جلوہ غوثِ اعظم کا

شہِ حمّاد استادِ شہِ غوث الوریٰ بولے
ہمیں بھی یاد رکھنا دیکھو رتبہ غوثِ اعظم کا

سعیدِ شیخ مخزومی ہیں مرشد غوثِ اعظم کے
پنھائیں غوث کو خود پہنیں خرقہ غوثِ اعظم کا

ابو عبد اللہ پائے گا طویل العمر فرمایا
ہوا ویسا جو فرمایا ہوا تھا غوثِ اعظم کا

منوّر قادری کے مرتبے کو کوئی کیا جانے
وضو بائس برس جس نے کرایا غوثِ اعظم کا

کہا دولہا سے مجھ سے تو منوّر قادری تجھ سے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوثِ اعظم کا

عطا کی عمر ساڑھے چھے سو برسوں کی مُنوّر کو
پیا تھا جب کہ پانی ایک جرعہ غوثِ اعظم کا

یقیناً سات سو سال آپ کی عمرِ معمّر تھی
ہیں حضرت شہ منوّر بھی عطیّہ غوثِ اعظم کا

فرشتوں نے اگر پوچھا تو کس کا ہے تو کہہ دوں گا
منوّر شاہ دولہا کا رضا کا غوثِ اعظم کا

امانتؔ مفتیٔ اعظم ملے کیا مل گیا دامن
حضورِ اعلیٰ حضرت نوری دادا غوثِ اعظم کا

علی حافظ وہ مُلّا دریا شہ عبد الکریم آخوں
منوّر شیخ دولہا کا ہے پیارا غوثِ اعظم کا

مشائخ چھے بھی ہوتے ہیں امانتؔ غوثِ اعظم تک
بہت کم واسطوں سے قُرب پایا غوثِ اعظم کا

منوّریہ معمّریہ ملا پھر قادریّہ بھی
امانتؔ سلسلہ کیا خوب پایا غوثِ اعظم کا

امانتؔ کو ملا یہ سلسلہ مفتیٔ اعظم سے
اُنھیں نوری میاں سے نوری خرقہ غوثِ اعظم کا

شہِ نوری کو حافظ ان کو دریا ان کو ملّا کا
اُنھیں شاہِ منور ان کو آقا غوثِ اعظم کا

خلیفہ غوثِ اعظم کے بھی ہیں حضرت منور شہ
ملا چالس برس کا ان کو عرصہ غوثِ اعظم کا

خلیفہ غوثِ اعظم کے کبیرالدیں شہِ دولہا
ملا ہے شہ منوّر کو بھی خرقہ غوثِ اعظم کا

براتی بھی ہوئے زندہ کبیر الدین دولہا بھی
مخالف دیکھ لے احیائے موتٰی غوثِ اعظم کا

براتی ساز و ساماں اور کشتی بارہ سالہ بھی
اسی دم نکلی جب پایا اشارہ غوثِ اعظم کا

نکالی کشتی بارہ سال کی ڈوبی ہوئی شہ نے
ہے اقلیمِ ولایت پر بھی قبضہ غوثِ اعظم کا

وہی ہے مسلکِ احمد رضا مسلک منوّر کا
وہی ہے شیخ دولہا کا طریقہ غوثِ اعظم کا

مخالف کیا بگاڑیگا خصوصی فضل ہے مجھ پر
منوّر شاہ دولہا کا رضا کا غوثِ اعظم کا

منوّر سے کہا دریائی دولہا نے تَبَرُّک لو
علی احمد کو کلیر بھیج دینا غوثِ اعظم کا

برائے صابرِ کلیر منوّر شاہ کو دیدیں
وہابی دیکھے علمِ غیب شہ کا غوثِ اعظم کا

حیات ظاہری میں آج بھی سید جمال اللہ
ہے ابنِ بندۂ رزّاق پوتا غوثِ اعظم کا

مریدوں کے لئے اِنَّ یَدِی جب کہہ دیا شہ نے
ہمشیہ قادریوں پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا

پھٹے اک قبر بولے مرغ زندہ ہوں شہِ دولہا
وہابی دیکھ مردے زندہ کرنا غوثِ اعظم کا

کَبُوتَرِی نے دیئے انڈے تو قُمری ہوگئی گویا
ہوا تھا جس گھڑی ارشادِ والا غوثِ اعظم کا

نہیں تھا عبدِ قادر دَور میں منصور کے ورنہ
بچا لیتا اُسے لغزش سے کہنا غوثِ اعظم کا

کھڑے اک پاؤں پر ہوکر کریں ختم کلامُ اللہ
ہے اندازِ عبادت بھی نرالا غوثِ اعظم کا

عشا سے فجر تک روزانہ ہی اک ختم کرتے تھے
عمل یہ پندرہ برسوں تلک تھا غوثِ اعظم کا

عبادت بھی نرالی ہے ریاضت بھی انوکھی ہے
عمل بے مثل ہے بے مثل تقویٰ غوثِ اعظم کا

ستارے سے برآمد ہو گئے سرہند میں پہنچے
مریدِ شیخ احمد دیکھیں چہرہ غوثِ اعظم کا

خصوصی چشمِ رحمت ہے خصوصی ہے کرم مجھ پر
شہِ آلِ رسولِ احمدی کا غوثِ اعظم کا

شہِ نوری میاں مارہروی قطبِ زمانہ ہیں
رسولُ اللہ کی اولاد جلوہ غوثِ اعظم کا

شہِ نوری میاں کا برکت اللہ شاہ کا ہے وہ
جو ہے مفتیٔ اعظم کا رضا کا غوثِ اعظم کا

کسی خطّے کا مالک ہو کسی منصب پہ فائز ہو
ہے دنیا میں ولی ہر ایک شیدا غوثِ اعظم کا

برائے امتحاں سو مولوی جلسے میں آ پہنچے
ہوئے بدحال سب دیکھا جو چہرہ غوثِ اعظم کا

سوالات اور سارا علم سب کا سلب فرمایا
ہے اقلیمِ ولایت پر بھی قبضہ غوثِ اعظم کا

سوالات و جوابات آپ نے سب کو بتا ڈالے
سبھی تائب ہوئے پھر فیض پایا غوثِ اعظم کا

طلوع ہونے سے پہلے چاند سورج اور مہینہ دن
سلامی کر کے واپس ہوں یہ رتبہ غوثِ اعظم کا

قبول ہو جائے گی میرے وسیلے سے دعا مانگو
عطا فرمائے گا مولیٰ تعالیٰ غوثِ اعظم کا

خطا کرتا نہیں حسنِ نیت سے پڑھ کے دیکھو تو
رضا نے آزمایا ہے دوگانہ غوثِ اعظم کا

ہے ان سے در ہے در سے سگ ہے اس سگ سے مجھے نسبت
مری گردن میں بھی ہے نوری ڈورا غوثِ اعظم کا

جو سگ ہیں اس نشانی کے نہیں وہ مارے جاتے ہیں
قیامت تک رہے گردن میں پٹّا غوثِ اعظم کا

ربیع الآخر آیا گیارہویں والے ہوئے رخصت
ہوا تھا پانچ سو اکسٹھ میں پردہ غوثِ اعظم کا

تھی اکسٹھ ہجری نَو تاریخ بغدادِ مُعلّٰی میں
وصالِ حق ہوا دنیا سے پردہ غوثِ اعظم کا

خبر کیا پائی کوہِ غم گِرا اہلِ عقیدت پر
قیامت خیز ہی منظر تھا پردہ غوثِ اعظم کا

وصیّت ہے جنازہ جب مرا تیار ہو جائے
تو پیشانی پہ لکھنا نامِ والا غوثِ اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا مرے ہاتھوں میں ہے دامن
شہِ مفتیٔ اعظم کا رضا کا غوثِ اعظم کا

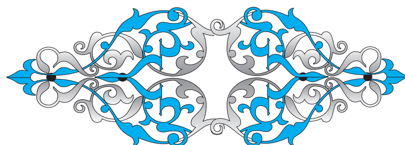
عزیزو جس گھڑی مجھ کو اتارو قبر کے اندر
تو میری قبر میں رکھ دینا شجرہ غوث اعظم کا

الٰہی خیر گردانی بحقِّ شاہِ جیلانی
پڑھو اے سنّیو مل کر وظیفہ غوثِ اعظم کا

امانتؔ ہاتھ پر بیعت ہوا مفتیٔ اعظم کے
تو فضلِ حق سے دامن ہاتھ آیا غوث اعظم کا

خلافت مل گئی چودہ سلاسل کی امانتؔ کو
شہِ مفتیٔ اعظم سے یہ صدقہ غوث اعظم کا

امانتؔ قادری برکاتی رضوی کی تمنّا ہے
طفیلِ اعلیٰ حضرت پائیں صدقہ غوثِ اعظم کا



بس یہی ہے التجا غوث الوریٰ

بس یہی ہے التجا غوث الوریٰ
اپنے در پر لو بلا غوث الوریٰ

کیوں ہو غم اس کو ذرا غوث الوریٰ
جو تمھارا ہو گیا غوث الوریٰ

کیا لکھوں مدح و ثنا غوث الوریٰ
جو کہوں اس سے سوا غوث الوریٰ

ہے دعا مجھکو دکھا غوث الوریٰ
روضۂ جنت نما غوث الوریٰ

ناز ہے قسمت پہ مجھ کو اس لئے
ہوں سگِ در آپ کا غوث الوریٰ

ناؤ آکر کے پھنسی مجدھار میں
المدد یا غوث یا غوث الوریٰ

صحتِ کامل عطا کر دیجئے
اپنے بیماروں کو یا غوث الوریٰ

میرے دل کو زندہ کردو آپ نے
مردوں کو زندہ کیا غوث الوریٰ

مجھ کو طوفانِ اَلَم کا غم نہیں
ناخدا ہیں باخدا غوث الوریٰ

رہزنوں کو دم میں رہبر کر دیا
آپ ہیں شیخ الھدیٰ غوث الوریٰ

اہلِ باطن مجھکو بھی کر دیجئے
تاجدارِ اولیا غوث الوریٰ

دل وہابی کا جلے جلتا رہے
وردِ لب رکھنا سدا غوث الوریٰ

ہند کا مفتیٔ اعظم بن گیا
مصطفٰے ابنِ رضا غوث الوریٰ

اس امانتؔ پر بھی ہو لطف و کرم
از پئے احمد رضا غوث الوریٰ

منقبت شریف حضور غوثِ اعظم

مدّاح ترا ہر ایک ولی سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ
تو آلِ نبی اولادِ علی سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ
شیخ عبد القادر جیلانی سرکار کا ہے نامِ نامی
جیلانی ہیں پھر بغدادی سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

غوثِ اعظم کی ولادت کی سن چار سو ستّر ہجری تھی
رمضانِ مُبارک کی پہلی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ
تاریخِ وصال کتابوں میں لکھی ہے پانچ سو اِکسٹھ میں
نَو ماہِ ربیع الآخر تھی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ
اک چیل ہوا میں چلّاتی مجلس کے اوپر سے گزری
سر دھڑ سے علیحدہ ہو کے گری سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ
سر دھڑ سے ملا کر بِسۡمِ اللہ محبوبِ سبحانی نے پڑھا
دم میں ہوئی زندہ چیل اُڑی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ
اک چڑیا نے جب بیٹ کری اوپر دیکھا تو مر کے گری
یہ جلالِ سیّدِ جیلانی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ
تو اعلیٰ تیری ذات اعلیٰ تیری ہے ہر اک بات اعلیٰ
تو تو ہے ابنِ مولیٰ علی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ
یہ دل یہ جگر یہ آنکھ یہ سر حاضر ہے جہاں چاہو سرور
رکھ دو اپنا قدَمِ نوری سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ
گردن پر بھی بلکہ میری فرمائیں علٰی رَاْسِی عَیۡنِیۡ
وہ خواجہ معین الدیں چشتی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

گرداب سے فوراً ہی نکلا تاجر کا جہاز جب اُس نے کہا

یا عبد القادر جیلانی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

منٹوں میں جلایا مردوں کو ہڈّی سے اُڑایا مرغے کو

ہیں آپ تو مادر زاد ولی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

یا عبد القادر جیلانی کہتے ہی ختم تھی حیرانی

پھینکی تھی کھڑاؤں ہوا میں اُڑی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

بغداد میں جب سیلاب آیا لاٹھی سے اشارہ فرمایا

فی الفور گھٹا سارا پانی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

جس دم غوثِ اعظم پہنچے روضے پہ امامِ احمد کے

نکلے تربت سے زندہ ولی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

ہر ایک ولی نے گردن پر رکھّا تیرا قدَمِ انور

جس وقت کہا تو نے قَدَمِی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

پہنچانے کو جاتے تھے مَلَکْ غوثِ اعظم کو مکتب تک

فرماتے ہٹو آتا ہے ولی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

ستر لوگوں کے گھر جا کر اک وقت میں حاضر ہو ہو کر

افطاری غوث نے فرمائی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

تجھ کو تیرے جدِّ اعلیٰ اُن کو اُن کا ربِّ اعلیٰ

بخشے سب علمِ خفی و جلی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

اک جن سے رہا ہو کر لڑکی والد کو ملی آللّٰہُ غنی

جب اُس نے رٹا نامِ نامی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

معروفِ کرخی بول اُٹھے اپنی قبرِ نورانی سے

ہیں قبر میں زندہ رب کے ولی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

اے قاری امانتؔ فخر کرو بطفیلِ مفتیٔ اعظم ہو

تم قادری رضوی برکاتی سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

الٰہی خیر گردانی بحق غوث جیلانی

کرم ہو جائے مجھ پر دور ہو میری پریشانی

الٰہی خیر گردانی بَحَقِّ غَوْثِ جِیْلَانِیْ

عطا ہو صدقۂ سرکار غوثِ پاک لاثانی

الٰہی خیر گردانی بَحَقِّ غَوْثِ جِیْلَانِیْ

منور کر دے میرا قلب بھر دے نورِ عرفانی

الٰہی خیر گردانی بَحَقِّ غَوْثِ جِیْلَانِیْ

بنا مجھ کو غلامِ حضرت محبوبِ سبحانی

الٰہی خیر گردانی بَحَقِّ غَوْثِ جِیْلَانِیْ

قیامت میں اٹھا مجھ کو غلامِ غوثِ صمدانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ غوثِ جیلانی
سدا برسے ہر اک سنی کے اوپر فیضِ جیلانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ غوثِ جیلانی
عطا کردے مسلمانوں کو یا رب نورِ ایمانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ غوثِ جیلانی
مسلماں کو جو دیکھے کہہ اٹھے یہ شانِ ایمانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ غوثِ جیلانی
مسلماں کو ہدایت دے بچا از کارِ شیطانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ غوثِ جیلانی
ہر اک مسلم بنائے صورت و شکلِ مسلمانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ غوثِ جیلانی
نمازِ پنج وقتہ بھی پڑھے آیاتِ قرآنی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ غوثِ جیلانی
امانتؔ قادری نوری کو یا رب کردے نورانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ غوثِ جیلانی

میرے آقا مرحبا غوثُ الوریٰ

میرے آقا مرحبا غوثُ الوریٰ
ابنِ محبوبِ خدا غوث الوریٰ

سرورِ کُلِّ اصفیا غوث الوریٰ
تاجدارِ اولیا غوث الوریٰ

کیا لکھوں مدح و ثنا غوث الوریٰ
جو کہوں اس سے سِوا غوث الوریٰ

اس لئے ہے ناز قسمت پر مجھے
ہوں سگِ در آپ کا غوث الوریٰ

ختم قرآنِ عظیم اک رات میں
آپ نے برسوں کیا غوث الوریٰ

میرے دل کو زندہ کردو آپ نے
مُردوں کو زندہ کیا غوث الوریٰ

جل گیا سن کر وہابی کا جگر
جب کبھی میں نے کہا غوث الوریٰ

کون چالس سال تک سویا نہیں
بو حنیفہ آپ یا غوث الوریٰ

ہے بریلی میں تمھارا جانشیں
حضرتِ احمد رضا غوث الوریٰ

اس صدی کا ہے مُجَدِّدْ با خدا
مصطفیٰ ابنِ رضا غوث الوریٰ

خوب دینِ پاک کی خدمت کروں
مرشدوں کا واسطہ غوث الوریٰ

اس امانت کو بخیرو عافیت
روضۂ والا دکھا غوث الوریٰ

قدم اپنے سر پرلیا غوث اعظم

خدا کا نبی کا ترا غوث اعظم
کرم مجھ پہ ایسا ہوا غوث اعظم

جو قطبِ زمانہ ہے فردِ یگانہ
وہ مرشد ملا مصطفیٰ غوثِ اعظم

قدم گردنِ اولیا پر ہے میرا
کہا تم نے جس وقت یا غوث اعظم

کتابوں سے ثابت ہے ہر اک ولی نے
قدم اپنے سر پر لیا غوث اعظم

رسولِ خدا نے کہا اپنا بیٹا
تمھیں خواب میں باخدا غوث اعظم

اسی پر نہیں بس یہ فرمایا آگے
تو محبوب بھی ہے مرا غوث اعظم

خدا کا بھی محبوب ہوگا خبر دی
ولادت سے پہلے ہی یا غوث اعظم

نَبِیُّوں میں ہیں جس طرح مصطفیٰ تو
وَلِیُّوں میں ہے یوں ہی یا غوث اعظم

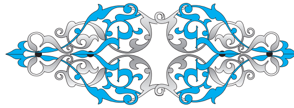
زیارت ہوئی خواب میں جب تمھاری
کہا شیرِ احمد نے یا غوث اعظم

زیارت ہوئی خواب میں جب تمھاری
جماعت علی نے کہا غوث اعظم

جو اس وقت دنیا میں نائب ہے شہ کا
مجھے بھی بتا دیں ذرا غوث اعظم

کہا تو نے اس وقت نائب ہے میرا
بریلی میں احمد رضا غوث اعظم

امانت کو رویت سے کرنا مُشَرَّف
دمِ نزع بہر رضا غوث اعظم



منقبت غوثِ اعظم

مدینے میں انیسویں غوثِ اعظم
چلے ساتھ تھی گیارہویں غوثِ اعظم

نبی کی ہوئی بارہویں غوثِ اعظم
تجھے مل گئی گیارہویں غوثِ اعظم

سبھی جنّتیں ہیں نثارِ مدینہ
مدینے میں خلدِ بریں غوثِ اعظم

مناظر مدینے کے کیسے بیاں ہوں
ہراک شے وہاں کی حسیں غوثِ اعظم

وہ گنبد وہ جالی سنہری وہ کیاری
عجب دلکشا دلنشیں غوثِ اعظم

بلا لیجے بغداد کربل نجف میں
میں دیکھوں تری سرزمیں غوثِ اعظم

زمانے پہ تقسیم کرتے ہو نعمت
مجھے بھی دو یا محیِ دیں غوثِ اعظم

رسولِ خدا خواب میں اپنا بیٹا
کہیں آپ کو محیِ دیں غوثِ اعظم

عطا زندگی کیجئے ہم سبھوں کو
تمھیں تو ہوئے محیِ دیں غوثِ اعظم

امانتؔ کے مرشد ہیں مفتئ اعظم
ترے مظہر و جانشیں غوثِ اعظم

شہنشاہِ بغداد ہے تیرا روضہ
امانتؔ کی خلدِ بریں غوثِ اعظم

منقبت حضرت مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ

حضرتِ مسعودِ غازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ
شہرِ بہرائچ کے والی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

غوث اعظم تاجدارِ غوثیت سے قبل کے
سیّدِ سالارِ غازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت خواجہ سے پہلے ہند میں تشریف لائے
حضرتِ مسعودِ غازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

سید و سردار و سلطانِ شہیداں مرحبا
جلوہ گاہِ مرتضائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

سینکڑوں کوڑھی ہوئے اچھے ترے دربار سے
سیدِ سالارِ غازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

جلوۂ عیسیٰ تھے یا تھے جلوۂ جانِ مسیح
سیدِ سالارِ غازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

وقت کے ابدال بھی افراد بھی اقطاب بھی
خادمِ دربارِ عالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

روضۂ غازی پہ آئے حضرتِ خواجہ پیا
شانِ غازی ہے نرالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

آتے ہیں دربار غازی پر جناب خضر بھی

قولِ مخدومِ جہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

در پہ غازی کے عوام و خواص کا میلا لگا

اولیا تک ہیں بھکاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

طالبِ لطف و کرم ہے یہ امانتؔ قادری

حاضرِ در ہے بھکاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ہے بہرائچ میں روضہ حضرتِ مسعود غازی کا

ہے بہرائچ میں روضہ حضرتِ مسعود غازی کا

مگر ہر سو ہے چرچا حضرتِ مسعود غازی کا

بہت اونچا ہے پایا حضرتِ مسعود غازی کا

زمانہ قبلِ خواجہ حضرتِ مسعود غازی کا

تھی ہجری چار سو پانچ اور تھا اجمیر ہی مولد

ہوا دنیا میں آنا حضرتِ مسعود غازی کا

تھی ہجری چار سو چوبیس تاریخِ رجب تیرہ

ہوا دنیا سے پردہ حضرتِ مسعود غازی کا

زمانے میں بجایا چار سو اسلام کا ڈنکا
بجے پھر کیوں نہ ڈنکا حضرتِ مسعود غازی کا

جہاں مسلم سے زیادہ غیر مسلم بھی سلامی دیں
نہ مانو دیکھو میلا حضرتِ مسعود غازی کا

علی کا فیض بٹتا ہے سدا دربارِ غازی سے
علی ہے کس کا بابا حضرتِ مسعود غازی کا

شفا پاتے ہیں ہندو سکھ عسائی اور مسلم بھی
شفا خانہ ہے روضہ حضرتِ مسعود غازی کا

جہاں ہر گھنٹے میں تشریف حضرت خضر لاتے ہوں
وہ ہے دربار کس کا حضرتِ مسعود غازی کا

طفیلِ مفتیٔ اعظم امانتؔ ہے غلامِ در
امام احمد رضا کا حضرتِ مسعود غازی کا

منقبتِ منوّریہ

بڑی شان والے منور علی شہ
بڑی عمر والے منور علی شہ

نبی و علی کے منور علی شہ
کرادو نظارے منور علی شہ

وہ شہزادۂ مصطفیٰ غوثِ اعظم
ہیں مرشد تمھارے منورعلی شہ

شہنشاہِ بغداد غوث الوریٰ کے
چہیتے دلارے منور علی شہ

کرایا وضو غوثِ اعظم کو برسوں
یہ رتبے تمہارے منور علی شہ

سنا سات سو سال کی عمر پائی
ولایت کے تارے منور علی شہ

ہے مخصوص فیضانِ بغداد تم پر
نبی کے دلارے منور علی شہ

شہنشاہِ کلیر کے آقائے نعمت
بڑی عمر والے منور علی شہ

اُسی وقت مشکل ہو آسان اُس کی
جو تم کو پکارے منور علی شہ

الٰہ باد کو کہتے بغدادِ ثانی
مجاہد ہمارے منور علی شہ

کہے جن کو دنیا رئیسِ اڈیسہ
وہ ہیں تیرے پیارے منور علی شہ

ترے قادری سلسلے کو امانتؔ
مدینے سے پائے منور علی شہ

مشائخ ہوئے سات غوث الوریٰ تک
خلافت سے پائے منور علی شہ

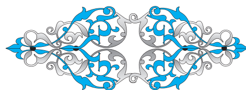
ترا سلسلہ چھے طریقوں سے حاصل
ہوا مجھ کو پیارے منور علی شہ

چھٹے آپ ہیں ساتویں غوثِ اعظم
معمریہ والے منور علی شہ

علاوہ ازیں غوث تک جائیں تیئس
مشائخ وسیلے منور علی شہ

ہے دشمن علی کا نبی کا خدا کا
جو تم کو نہ مانے منور علی شہ

دعا ہے امانتؔ کو یا رب بنا دے
مجھے خاک پائے منور علی شہ



ہے ہر سمت شہرہ منوری علی کا

ہے ہر سمت شہرہ منور علی کا
ہے واصف زمانہ منور علی کا

جو ہے پیر پیراں شہنشاہِ جیلاں
وہی پیر آقا منور علی کا

وضو غوثِ اعظم کو برسوں کرایا
تھا مخصوص حصّہ منور علی کا

الہ باد بغداد ثانی ہوا یوں
بنا اس میں روضہ منور علی کا

ہوئی سات سو سال کی عمر واللہ
بجا خوب ڈنکا منور علی کا

جہاں قادری فیض بٹتا ہے ہر دم
وہ روضہ ہے کس کا منور علی کا

شہنشاہِ کلیر تلک فیض پائیں
ہے بے مثل رتبہ منور علی کا

ہے علما کا ملجا فقیروں کا ماویٰ
ہے مُلّا خلیفہ منور علی کا

ہزاروں ولیوں کو جس نے پڑھایا
ہے رتبہ نرالا منور علی کا

اِمَامُ اہل سنت کہے جس کو دنیا
وہ ہے حضرت اعلیٰ منور علی کا

خلافت منوریہ مارہرہ پہنچی
ہے برکاتی آقا منور علی کا

خلافت منوریہ پہنچی کچھوچھہ
ہے شاہِ کچھوچھہ منور علی کا

ولی ہے جو پیدائشی قولِ نوری
رضا کا وہ بیٹا منور علی کا

اگر چاہتا ہے درِ غوث سے کچھ
دیا کر وسیلہ منور علی کا

امانت پہ آقا کا غوث و رضا کا
ہے ہر وقت سایہ منور علی کا

منقبت شریف

تو ابنِ حضرتِ مولا علی اے قطبِ زمانہ منور علی
تو مخزنِ فیضانِ نَبَوِی اے قطبِ زمانہ منور علی

مخدومِ جہاں شیخُ العالم غوثِ اعظم کا فیضِ اَتَم
ہے گنجِ سلاسل ذات تری اے قطبِ زمانہ منور علی

پہلے دربارِ منور جا اجمیرِ مقدس پھر آجا
ہے قولِ معینُ الدّیں چشتی اے قطبِ زمانہ منور علی

سرکارِ منور کو خواجہ شیخُ العالم فرماتے تھے
ہیں یہ ارشاداتِ چشتی اے قطبِ زمانہ منور علی

اے قبلۂ عالم قطبِ فلک تم غوث کو بائس سال تلک
کرواتے وضو دیتے پانی اے قطبِ زمانہ منور علی

ہو مخزنِ انوارِ نبوی ہو منبعِ برکاتِ علوی
سرتا با فیضِ مصطفوی اے قطبِ زمانہ منور علی

رب نے سب کچھ بخشا تم کو سائل کو سب کچھ دیتے ہو
اللہ کے ہو تم ایسے ولی اے قطبِ زمانہ منور علی

آتے ہیں بھکاری شام وسحر سرکار تمھارے روضے پر
بھر دیتے ہو سب کی جھولی اے قطبِ زمانہ منور علی

ہیں غوث کے پانچویں مرشد جو تیرے دادا کے دادا وہ
یعنی ہیں جنیدِ بغدادی اے قطبِ زمانہ منور علی

اس امانتؔ کو تو خلافت بھی ہے منوریہ کی سلاسل کی
ابنِ اعلیٰحضرت سے ملی اے قطبِ زمانہ منور علی

مجھے جلوہ دکھا خواجہ معین الدین اجمیری

ہو فیضِ مصطفیٰ خواجہ معین الدین اجمیری
ہو ظلِّ مرتضیٰ خواجہ معین الدین اجمیری

تمھارا سلسلہ مجھ کو ملا جب مل گئے مجھ کو
امام احمد رضا خواجہ معین الدین اجمیری

بفیضِ غوث اعظم بادشاہِ ہند ہیں بیشک
امام الاولیا خواجہ معین الدین اجمیری

شہِ عثمان ہارونی کا اپنا غوث اعظم کا
مجھے جلوہ دکھا خواجہ معین الدین اجمیری

عطا کی ہے تمھیں نے دولت اسلام لاکھوں کو
ہو فضلِ کبریا خواجہ معین الدین اجمیری

عطا کر دیجئے دل کی مرادیں ہم غلاموں کو
رضا کا واسطہ خواجہ معین الدین اجمیری

ترے در سے چلے بغداد مکے پھر مدینے کو
ہمارا قافلہ خواجہ معین الدین اجمیری

خلیفہ آپ کے خواجہ حمید الدین کے در سے
بلاوا آگیا خواجہ معین الدین اجمیری

مجھے نا گور لے جانے کو آئے باسنی والے
کرم تیرا ہوا خواجہ معین الدین اجمیری

ہے بغدادی شہنشاہ عَبۡدِ وَھَّابۡ حضرتِ والا
تمھارا لاڈلا خواجہ معین الدین اجمیری

بلایا اپنے روضے پر زیارت کا شرف بخشا
یہ تیرا فیض تھا خواجہ معین الدین اجمیری

غلامی میں بہت سے اولیا اللہ ہیں شامل
ہیں شیخ الاولیا خواجہ معین الدین اجمیری

ہے کل ہستی امانؔت کی تمھارے ہاتھ میں آقا
بنا از اولیا خواجہ معین الدین اجمیری

امانؔت پر خصوصی فیض ہے سرکارِ والا کا
رہے بھی دائما خواجہ معین الدین اجمیری

عجب جنت نما ہے آستانہ حضرتِ خواجہ

تمھارے در پہ حاضر ہے زمانہ حضرتِ خواجہ
عجب جنت نما ہے آستانہ حضرتِ خواجہ

نبی کے فیض کا باڑا ترے روضے پہ بٹتا ہے
عطا کر دیجئے مجھ کو بھی صدقہ حضرتِ خواجہ

تمھارے پیر و مرشد حضرتِ عثمانِ ہارونی
گئے تھے ساتھ لے کر پیشِ روضہ حضرتِ خواجہ

کہا قطب المشائخ جالیوں سے شاہِ طیبہ نے
ہوئے جب حاضر دربارِ آقا حضرتِ خواجہ

ہر ایک راجہ تری چوکھٹ پہ سر اپنا جھکاتا ہے
ہو ملکِ ہند کے بے مثل راجہ حضرتِ خواجہ

سمایا تیرے کاسے میں سبھی تالاب کا پانی
دکھایا مشرکوں کو خوب جلوہ حضرتِ خواجہ

ہے ملکِ ہند میں بے مثل گنبد چشتی آقا کا
نرالا ہے انوکھا ہے سراپا حضرتِ خواجہ

تمھارے در سے کوئی بھی نہیں خالی گیا آقا
غلاموں کا بھی بھر دو خالی کاسہ حضرتِ خواجہ

حکومت بخش دی ہندوستاں کی غوثِ اعظم نے
بہت اونچا کیا ہے تیرا پایا حضرتِ خواجہ

طفیلِ مفتیٔ اعظم مرا حصہ مجھے دے دو
تمھارے در سے آقا سب نے پایا حضرتِ خواجہ

امانتؔ نے بہت سے اولیاء اللہ کو دیکھا
دیا کرتے ہیں تیرے در پہ پہرا حضرتِ خواجہ

لٹاتے ہیں مدینے کا خزانہ حضرتِ خواجہ

نرالا ہے تمھارا آستانہ حضرتِ خواجہ
خمیدہ سر ہیں شاہانِ زمانہ حضرتِ خواجہ

ترے در سے چلیں بغداد کربل پھر نجف اشرف
چلیں پھر دیکھنے مکہ مدینہ حضرتِ خواجہ

ترے در سے پئیں جامِ تَصَوُّف اولیاءَ اللہ
مجھے بھی قطرہ دو قطرہ پلانا حضرتِ خواجہ

ترے ہی دم سے ملکِ ہند کی عزّت دوبالا ہے
ترے خادم شہنشاہِ زمانہ حضرتِ خواجہ

جسے چاہو ولی دم میں بنا دو شاہِ اجمیری
تمھارے پاس ایسا کارخانہ حضرت خواجہ

فقیرو دوڑو اجمیرِ مقدس میں شہِ سنجر
لٹاتے ہیں مدینے کا خزانہ حضرتِ خواجہ

حضورِ اعلیٰ حضرت کے وسیلے سے امانتؔ کو
عطا کر دیجئے نوری خزانہ حضرتِ خواجہ

اشرف الاولیا غریب نواز

اشرف الاولیا غریب نواز
وارث الانبیا غریب نواز

چشمِ رحمت ہو یا غریب نواز
بابِ جنّت ہو وا غریب نواز

آپ کی خاکِ پا غریب نواز
ہر مرض کی دوا غریب نواز

اہلِ سنت کی ناؤ کے بیشک
آپ ہیں نا خدا غریب نواز

غم کے طوفان سے مری کشتی
کیجئے پار یا غریب نواز

مجھ کو طوفانِ غم سے کیا خطرہ
جب کہ ہیں نا خدا غریب نواز

ہو طفیلِ رضا قبول شہا
یہ ہماری دُعا غریب نواز

جائیں بغداد کو ترے در سے
پھر مدینے کو یا غریب نواز

سنّیوں سے رہے ہمیشہ دور
رنج و غم ہر بلا غریب نواز

محیِ دیں غوثِ پاک ہیں بے شک
مرحبا مرحبا غریب نواز

دین و اسلام کے معین ہوئے
میرے خواجہ پیا غریب نواز

قدمِ غوث جب سے سر پہ لیا
تم نے خواجہ پیا غریب نواز

اولیا لیتے ہیں خدا کی قسم
سر پہ تلوا ترا غریب نواز

دل وہابی کا جل گیا اُس دم
المدد جب کہا غریب نواز

گرتے گرتے سنبھل گیا اُس دم
المدد جب کہا غریب نواز

خادم الاولیا امانتؔ بھی
ہے تمھارا گدا غریب نواز

منقبت شریف

بحضور سلطان الاولیاء حضرت خواجہ سید شاہ رحمت اللہ نائب رسول قدس سرہ، رحمت آباد شریف

آپ ہیں رحمتِ خدا حضرتِ نائبِ رسول
آپ ہیں فضلِ کبریا حضرتِ نائبِ رسول

آپ کے در پہ آتے ہیں سیکڑوں لاعلاج بھی
پاتے ہیں خوب ہی شفا حضرتِ نائبِ رسول

شَیْخَیْن کی ضِیَاعطا ظِلِّ غَنِی و مُرتَضیٰ
نُورُ حسن حسین کا حضرتِ نائبِ رسول

آپ کے آستانے پر سوتے ہیں سیکڑوں مریض
پاتے ہیں خواب میں شفا حضرتِ نائبِ رسول

بعض کو خواب ہی میں آپ آکے بتا بھی دیتے ہیں
ٹھہرو کہ جاؤ مرحبا حضرتِ نائبِ رسول

ہے آستانۂ شفا آپ کا رحمتِ خدا
بہتا ہے دریا فیض کا حضرتِ نائبِ رسول

اپنے زمانے کے فقیر عالمِ بے نظیر بھی
آپ کی ذات باخدا حضرتِ نائبِ رسول

وقت کے بادشاہ بھی تجھ سے دعا کراتے تھے
ایسے وَلِیِّ باخدا حضرتِ نائبِ رسول

سنّتیں زندہ کرتے تھے درسِ شرع بھی دیتے تھے
آپ تھے مُرشدِ ھُدیٰ حضرتِ نائبِ رسول

درسِ شریعتِ رسول درسِ طریقتِ رسول
آپ نے خوب ہی دیا حضرتِ نائبِ رسول

قاری امانتِ رسول طالبِ رحمتِ رسول
فیضِ حبیب ہو عطا حضرتِ نائبِ رسول

آج عرس ہے خواجہ بختیار کاکی کا

آج عرس ہے خواجہ بختیار کاکی کا
چار سو ہوا شہرہ بختیار کاکی کا

ہر جگہ بجایا تھا اپنے پیر کا ڈنکا
بج رہا ہے یوں ڈنکا بختیار کاکی کا

ہند کی ولایت دیں غوثِ پاک خواجہ کو
کس کا پیر تھا خواجہ بختیار کاکی کا

اولیاء ہزاروں تھے جانشیں نہیں کوئی
وہ تھا قادری حصہ بختیار کاکی کا

قطبِ دین کو بخشی اپنی جانشینی بھی
کس قدر بلند پایہ بختیار کاکی کا

شیخ ہو تصوف کا شیخ ہو طریقت کا
جس کو دیکھو ہے چیلا بختیار کاکی کا

ابنِ خواجۂ عالم خواجہ فخرِ دیں چشتی
ہے خلیفہ کس شہ کا بختیار کاکی کا

ماں کے پیٹ میں بچہ بول کر گواہی دے
یہ مقام یہ رتبہ بختیار کاکی کا

سلسلہ امانتؔ نے چشتی قادری پایا
از طفیل مارہرہ بختیار کاکی کا

جلوۂ محیِ دین ہیں صابر

سید العارفین ہیں صابر
مرشد الکاملین ہیں صابر

ماموں بابا فرید گنجِ شکر
مظہرِ قطبِ دین ہیں صابر

خود نہ کھایا مگر کھلاتے رہے
عمدۃ الصابرین ہیں صابر

برسوں کھانا جنھوں نے کھایا نہیں
فخرِ روئے زمین ہیں صابر

ہیں شہنشاہُ شہرِ کلیر کے
کون بدرِ مبین ہیں صابر

نورِ چشمانِ خواجۂ عالم
عکسِ خواجہ معین ہیں صابر

عاشقوں کا سکونِ قلب و جگر
قبلۂ عاشقین ہیں صابر

اس کے حامی ہیں جس کا کوئی نہیں
چشتیوں کے معین ہیں صابر

وصلِ صابر سے پائے وصلِ رسول
حُجَّۃُ الْوَاصِلِیْن ہیں صابر

دردمندوں کے بے سہاروں کے
بے کسوں کے معین ہیں صابر

فضل فرمائیں گے غلاموں پر
فضلِ رب بالیقین ہیں صابر

سب چلے جائیں گے جہنم میں
جتنے اعدائے دین ہیں صابر

گیارہویں والے غوثِ اعظم کا
جلوۂ محیِ دین ہیں صابر

جو شہنشاہِ پاک پلٹن ہے
اس کے اک جانشین ہیں صابر

طالبانِ کرم امانت بھی
اور سب حاضرین ہیں صابر

کچھ امانتؔ کو بھی امانت دو
آپ رب کے امین ہیں صابر

منقبت حضرت مخدوم ماہم

عجب تیرا دربار مخدوم ماہم
عجب تیری سرکار مخدوم ماہم

جسے اہلِ حق سے محبت ہو اس سے
بہت کرتے ہیں پیار مخدوم ماہم

ترے خادموں کی یہی ہے تمنا
کرا دیجے دیدار مخدوم ماہم

ہزاروں کو ملتی ہے منھ مانگی نعمت
وہ ہے تیرا دربار مخدوم ماہم

شفا پاکے جاتے ہیں روضے سے تیرے
جو آتے ہیں بیمار مخدوم ماہم

ہدایت کی راہیں ہزاروں نے پائیں
تری پیاری گفتار مخدوم ماہم

چلاتے رہے آپ اعدائے دیں پر
شریعت کی تلوار مخدوم ماہم

دکھا دیجئے جلوۂ حق مجھے بھی
ہو تم جلوۂ یار مخدوم ماہم

مصیبت زدہ جب جہاں سے پکارے
ہیں اس کے مددگار مخدوم ماہم
ہیں جتنے ولی بمبئی میں امانت
ہیں ان سب کے سردار مخدوم ماہم

پُرنور تیرا روضہ حاجی ملنگ بابا

پُرنور تیرا روضہ حاجی ملنگ بابا
ہے جلوۂ مدینہ حاجی ملنگ بابا

روضے سے تیرے دیکھے اللہ لکھا دکھا ہے
جس نے پہاڑ دیکھا حاجی ملنگ بابا

اوپر پہاڑیوں کے اللہ نام اقدس
قدرت کا یہ کرشمہ حاجی ملنگ بابا

ہے نام نامی عبد الرحمٰن شاہ تیرا
اور عرف پیارا پیارا حاجی ملنگ بابا

جو زائرین آتے ہیں تیری بارگہ میں
پاتے ہیں شہ کا صدقہ حاجی ملنگ بابا

آئے ہیں آج ہم سب روضے پہ بھیک لینے
دیدے بنی کا صدقہ حاجی ملنگ بابا

تونے پہاڑ پر بھی جا کر پہاڑ والے

پڑھوایا رب کا کلمہ حاجی ملنگ بابا

ہندو عسائی سکھ بھی آتے ہیں تیرے در پر

اے مسلموں کے آقا حاجی ملنگ بابا

قربان تیرے اوپر ہندو عسائی سکھ بھی

اے مومنوں کے آقا حاجی ملنگ بابا

تونے بلندیوں پر جا کر بلند کیا ہے

اپنے نبی کا جھنڈا حاجی ملنگ بابا

کچھ بخش دو امانتؔ کو اپنے آستاں سے

خادم ہے آپ ہی کا حاجی ملنگ بابا

منقبت حضرت مخدوم اشرف سمنانی

بفیضِ مصطفیٰ شیرِ خدا مخدوم سمنانی

غلاموں کے ہوئے حاجت روا مخدوم سمنانی

ابھی بنتے ہیں بگڑے کام یا مخدوم سمنانی

نگاہِ لطف و رحمت ہو ذرا مخدوم سمنانی

جو ہوتا ہے محبِّ اولیا مخدوم سمنانی
وہی پاتا ہے فیضِ مصطفیٰ مخدوم سمنانی

بہت سے اولیا ہیں آپ کے دامن سے وابستہ
خدا ہی جانے رتبہ آپ کا مخدوم سمنانی

نہ جس بیمار کو آرام ہوتا ہے زمانے سے
تمھارے در سے پاتا ہے شفا مخدوم سمنانی

نکالو پھنس گئی کشتیٔ ملت بحر ظلمت میں
تمہیں غوث الوریٰ کا واسطہ مخدوم سمنانی

اسے خوف و غمِ دنیا و عقبیٰ ہو نہیں سکتا
جو دل سے ہو گیا شیدا ترا مخدوم سمنانی

امانؔت کو ہو پھر کیوں غم امانتؔ کے ہیں جب آقا
حضورِ مفتیٔ اعظم۔ رضا۔ مخدوم سمنانی

سبھی کے ہیں سرکار مخدوم اشرف

کرم کیجے سرکار مخدوم اشرف
ہو تم آلِ سرکار مخدوم اشرف

جو آتے ہیں روتے وہ جاتے ہیں ہنستے
وہ ہے تیرا دربار مخدوم اشرف

جہاں پائیں جن بھوت والے شفائیں
وہ ہے تیرا دربار مخدوم اشرف

بلیات کا خاتمہ ہو جہاں سے
وہ ہے تیرا دربار مخدوم اشرف

ہے دارالشفا آپ کا آستانہ
شفا پائیں بیمار مخدوم اشرف

کرم کر کرم کر کرم چاہتے ہیں
ہیں جتنے بھی حضار مخدوم اشرف

سلاطیں جھکاتے ہیں سر تیرے در پر
ہے تو سب کا سردار مخدوم اشرف

یہاں بھی جلیں گے وہاں بھی جلیں گے
جو ہیں تیرے اغیار مخدوم اشرف

ترے آستاں پر جھکاتے ہیں سر کو
بڑے اونچے سردار مخدوم اشرف

امانتؔ وہ رضوی ہوں یا اشرفی ہوں
سبھی کے ہیں سرکار مخدوم اشرف

ولی ابن ولی ہیں احمد نوری

نبی کی آل اولادِ علی ہیں احمدِ نوری
ولی ابنِ ولی ابنِ ولی ہیں احمد نوری

مجسّم فیضِ عثمانِ غنی ہیں احمدِ نوری
نبی کا لختِ دل جانِ علی ہیں احمد نوری

ہیں پیارے لاڈلے حسنین کے مارہروی دولہا
ضیائے چار یارِ احمدی ہیں احمد نوری

حضورِ غوثِ اعظم قطبِ عالم کے ہوئے مظہر
عطا خواجہ معین الدین کی ہیں احمد نوری

مُجَدِّدْ گیارہویں کے میر عبدالواحدِ چشتی
انھیں کی نسلِ نوری فاطمی ہیں احمدِ نوری

تصوف کا لیا ہے درس جن سے اولیا نے بھی
وہ نور العارفیں مارہروی ہیں احمدِ نوری

ولی پیدا ہوا ہے آپ کا بیٹا بریلی میں
رضا سے جس نے فرمایا وہی ہیں احمدِ نوری

خلافت عمر میں چھ ماہ کی مفتیِٔ اعظم کو
بریلی آ کے جس نے دی وہی ہیں احمدِ نوری

مُجَدِّد جو ہوئے پندرہویں کے وہ مفتیٔ اعظم
انھیں کے مرشدِ مارہروی ہیں احمدِ نوری

کچھوچھے کے حضورِ اشرفی بھی درس لیں جن سے
وہ شیخ الاولیا مارہروی ہیں احمدِ نوری

امانتؔ اعلیٰ حضرت نے بھی جن سے فیض پایا ہے
وہ خواجہ بوالحسینِ قادری ہیں احمدِ نوری

رجب کی گیارہویں تھی تیرا سو چوبیس ہجری تھی
گئے خلدِ بریں میں جنتی ہیں احمدِ نوری

امانتؔ سالِ رحلت نوری کی خوش نظمی سے نکلی
عدد انیس سو چھ عیسوی ہیں احمدِ نوری

آلِ سرکارِ دوعالم حضرتِ نوری میاں

مرشدِ مفتیٔ اعظم حضرتِ نوری میاں
آلِ سرکارِ دوعالم حضرتِ نوری میاں

احمدِ نوری میاں صاحب لقب جن کا ہوا
پیارا پیارا اسمِ اعظم حضرتِ نوری میاں

مظہرِ خواجہ کہوں یا مظہرِ غوث الوریٰ
آپ کی ذات مکرم حضرت نوری میاں

اشرفی چشتی نعیمی ہوں کہ رضوی وارثی
تیرے در پر سب کے سرخم حضرت نوری میاں

اشرفی بابا کچھوچھے کے ترے شاگرد ہیں
تیرے ہیں مفتیٔ اعظم حضرت نوری میاں

تیرے جدِّ محترم کے اعلیٰحضرت ہیں مرید
وہ مُجَدِّدْ کیسے اعظم حضرت نوری میاں

سیکڑوں ابدال کی اقطاب کی رہبر بنی
آپ کی ذاتِ معظّم حضرت نوری میاں

تیرے عہد پاک میں سارے بزرگوں کوشہا
قُطبیت تیری مسلَّم حضرت نوری میاں

اس امانتؔ کے غم ورنج والم سب دور ہوں
شاد فرما چشم پُرنم حضرت نوری میاں



حاضری دینے آتا زمانہ ہے

حاضری دینے آتا زمانہ ہے
اعلیٰ حضرت کا وہ آستانہ ہے

اعلیٰ حضرت کا دامن ہے جس ہاتھ میں
ساتھ فردوس میں اس کو جانا ہے

فخرِ اہلِ سنن شاہِ احمد رضا
تجھ کو اہلِ عرب نے بھی مانا ہے

میرے مرشد ہیں وہ مفتیٔ اعظم
جن کی ہر ہر ادا عارفانہ ہے

ہند کے مفتیٔ اعظمِ عالم
تیرا شیدائی سارا زمانہ ہے

جس کے دل میں عداوت ولیّوں سے ہے
اُس کا واللہ دوزخ ٹھکانہ ہے

قبلِ خواجہ پیا قبلِ غوث الوریٰ
میرے غازی میاں کا زمانہ ہے

آل و اولاد زین و حسین و حسن
نور ہی نور سارا گھرانا ہے

دست بستہ کھڑے ہو کے پڑھنا سلام
یہ طریقہ بہت ہی پرانا ہے

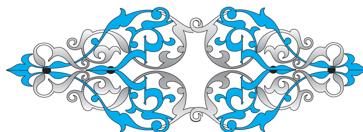
کر کے میلادِ پاکِ نبی کا بیاں
دشمنِ مصطفیٰ کو جلانا ہے

جس گھڑی لائے تشریف شاہِ عرب
صبحِ صادق کا وقتِ سہانہ ہے

دوستی دشمنی ان کی خاطر کرو
گر جہنم سے بچنا بچانا ہے

مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو
جدِّ حسنین کو گر منانا ہے

دیکھنا ہو نہ ہو بس امانتؔ ہے
جس کے لب پر یہ نوری ترانہ ہے



احمد رضا کا عرس ہے پچّیس صفر کی ہے

عرس رضوی بریلی شریف کے مشاعرہ میں لکھی:

احمد رضا کا عرس ہے پچّیس صفر کی ہے
تاریخ عرس نوری بھی ان کے پسر کی ہے

یہ عزّو شان حضرتِ مولیٰ عمر کی ہے
کلثوم بنتِ فاطمہ زوجہ عمر کی ہے

یہ اہلِ بیتِ پاک سے نسبت عمر کی ہے
کلثوم بنتِ مرتضیٰ زوجہ عمر کی ہے

داماد ہیں نبی کے علی حضرت غنی
پہلو میں دیکھو قبر نبی کے خسر کی ہے

شیخین کا بیاں کرے کیا کوئی مرتبہ
پہلو میں قبر پاک عتیق و عمر کی ہے

خالو حسن حسین کے عثماں غنی ہوئے
زینت نبی کی بیٹی سے عثماں کے گھر کی ہے

حسنین سے علی نے کہا پہرہ دیجیے
کرنی حفاظت حضرتِ عثماں کے گھر کی ہے

ہجرت کی رات گھر سے ابو بکر کو لیا
کیا شان مصطفیٰ کے رفیقِ سفر کی ہے

مریم کی پاک دامنی عیسیٰ نبی نے دی
اور عائشہ کی شان میں آیت خبر کی ہے

محشر میں نفسی نفسی کہیں گے سبھی نبی
خوش خبری بس اَنَا لَهَا خیر البشر کی ہے

گائے پہ غوث پاک کی جب حملہ کر دیا
کتّے نے پھاڑی اوجھڑی شیرِ ببر کی ہے

پہلے تھے زیر۔ توبہ کی حُر نے زَبَرْ ہوئے
کربل میں جنگ دیکھ لو زیر و زبر کی ہے

اپنے رسول کو کہے اپنی طرح بشر
بکواس اک منافق و مردود خر کی ہے

شاہِ مدینہ کرتے ہیں تعریف عجوہ کی
قسمت بلند کتنی ہوئی اک ثمر کی ہے

میرے نبی نے بیٹے کو قربان کر دیا
کیا شان بیٹی فاطمہ بی کے پسر کی ہے

بیکار عبادتیں ہوئیں شیطاں لعین کی
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

سجدہ ملائکہ سے کرایا خدا نے یوں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

سجدے کروروں سال کے برباد ہوگئے
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

ہوتے کہاں زمین و زماں آسماں جہاں
لَولَاكَ والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

قرآں کی ترجمانی امانتؔ رضا نے کی
لَولَاكَ والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ
سرور اہلِ طریقت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

چودہویں ہجری کے آقا ہیں مُجَدِّدْ آپ ہی
اے امامِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

رہنماؤں کی بھی تم نے رہنمائی کی حضور
رہنمائے دین و ملت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

یہ دعا ہے یا الٰہی حشر تک پھولے پھلے
خاندانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ہجری سن تیرہ سو چالس دن جمعہ پچیس صفر
کر گئے دنیا سے رحلت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

از پئے مفتیِٔ اعظم از پئے نوری میاں
مجھ پہ بھی ہو چشمِ رحمت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

یہ تمنائے دلی ہے آپ فرمائیں قبول
منقبت ہے پیشِ خدمت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کیوں کسی منکر سے خطرہ ہو ذرا بھی جب کہ ہیں
آپ آقائے امانت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ

آپ ہیں ”شیخ الاسلام والمسلمین“ سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
........1340ھ........

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
باخدا شیخ الاسلام والمسلمین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

روزِ شنبہ دہم ماہ شوال کی ظہر کا وقت تھا جب ولادت ہوئی
سن بہتّر تھی اور تھی صدی تیرہویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

سہ برس ہی میں بسم اللہ خوانی ہوئی لام الف میں نے جب پڑھ لیا پہلے ہی
آیا دوبارہ کیوں تم نے پوچھا وہیں سیدی مرشدی احمد رضا

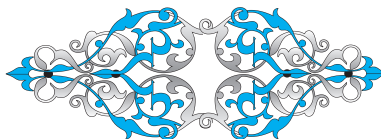
پرتوِ بوحنیفہ عکسِ غوثُ الوریٰ آپ کی ہر اَدا سنتِ مصطفیٰ
آپ ہیں شیخ الاسلام والمسلمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

علم وعرفان کی کتنی نہریں بہیں تم نے دس سو سے زیادہ کتابیں لکھیں
ہو صدی چودھویں کے مجدد تمھیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

چودھویں سال تھا جب کہ فارغ ہوئے اور صدی چودھویں کے مجدد ہوئے
فخر کرتی ہے تم پر صدی چودھویں سیدی مرشدی شاہ احمدرضا

اپنی ٹوپی تجھے دیں تری اوڑھ لیں حضرتِ فضلِ رحمٰن اور یوں کہیں
نور ہی نور ہے تجھ میں جلوہ گزیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

آپ ہر فن میں ہر علم میں ہیں امام مستفیض آپ سے ہیں سبھی خاص وعام
آپ ہیں نائب خاتم المرسلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا



متفکّر تھے مدت سے آلِ رسول آج کیا لائے دنیا سے پیشِ رسول
روزِ محشر اگر پوچھا رب نے کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

فکر الحمد للہ ہوئی دور اب گر قیامت میں پوچھے گا مجھ سے وہ رب
پیش کردوں گا احمد رضا کو وہیں سیدی مرشدی شاہ احمدرضا

1972ء 27 رصفر مظفر کو حضور سید العلماء علامہ سید شاہ آل مصطفیٰ میاں صاحب سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ سرزمین پیلی بھیت پر تشریف لائے محلہ پنجابیان محمد عثمان بھائی محمد یونس بھائی برکاتی کے مکان پر حضور سید العلماء نے تقریر فرمائی بعدہٗ عرس ضیائی میں محلہ بھشتیان خانقاہ ضیائیہ پر بھی تقریر فرمائی اور اعلیٰ حضرت سرکار امامِ اہلسنت مولانا شاہ ابومحمد احمد رضا خانصاحب کا سید المشائخ سرکار آل رسول احمدی سے مرید ہونے کا واقعہ بیان فرمایا تاجدار اہلسنت حضور مفتیٔ اعظم ہند بھی عرس ضیائی میں جلوہ فرماتے تھے سید العلماء نے فرمایا یہ واقعہ حضور مفتیٔ اعظم ہند جلوہ فرما ہیں انھیں کے والد ماجد اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کا ہے اور یہ بھی ان کے شہزادۂ نامدار سراپا اعلیٰحضرت ہیں فقیر برکاتی کی دعا ہے مولا تعالیٰ انھیں سلامت رکھے اور میری بقیہ عمر حضور مفتیٔ اعظم ہند کو عطا فرمادے فقیر محمد امانت رسول رضوی برکاتی بھی موجود تھا شجرۂ رضویہ برکاتیہ فقیر ہی نے پڑھا تھا۔

بہر تعظیم مجذوب چُپ شہ میاں اوڑھیں کمبل ڈھکیں ستر کو بے گماں
ہوں کھڑے آپ کے واسطے محیِ دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

جانتے تھے تجھے قطب وابدال سب تیرا کرتے تھے مجذوب وسالک ادب
تیری چوکھٹ پہ خم اہلِ دل کی جبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

بیعت ہونے جو شہ جی میاں سے چلیں شاہ یعقوب علی ان سے شہ جی کہیں
تیرے مرشد ہیں احمد رضا جا وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

شاہجی بابا فرمائیں جن کو ولی قادری رضوی حافظ وہ یعقوب علی
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

کرکے دیدار دیدار علی کہہ اُٹھے آپ ایسے ہیں روشن ضمیر آپ کے
لوحِ محفوظ ہے پیشِ چشمِ مبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

وصی احمد محدث ترے مدح خواں شاہ شہ جی میاں تھے ترے قدر داں
اے فقیہِ زماں نائبِ شاہِ دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

شاہ عبد الاحد تاجِ اہلِ سنن شاہ امجد علی وہ فقیہِ زمن
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

طیبہ میں جن کا مسکن وہ قطبِ زمن ظَفَرُ الدین وہ رونقِ انجمن
تیرے شاگرد ہیں بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

شاہ دیدار علی شاہ عبدِ علیم مولوی لعل شہ اور بخشِ رحیم
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

شاہ عبد السّلام اور برہان حق شاہ محمود جاں بو سراج عبدِ حق
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

وہ محدثؔ کچھوچھے کے آقائے مَن سیدی احمد اشرفؔ وہ فخر وطن
تیرے شاگرد ہیں بالیقیں بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

حیرت انگیز تھی قُوَّتِ حافظہ ہے کرامت ہر اک آپ کا واقعہ
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

حیرت انگیز تھی قوتِ حافظہ صرف اک ماہ میں حفظ قرآں کیا
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

وہ علی بخشؔ رضوی وہ میلاد خواں اُن پہ شہ جی میاں یوں ہوئے مہرباں
آپ ہی نے تو بھیجا تھا اُن کے قریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

بیعت ہونے جو شہ جی میاں سے چلیں یعنی شہ میرؔ خاں اُن سے شہ جی کہیں
تیرے مرشد بریلی میں ہیں جا وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

قبل از وقت فرمائین شہ جی میاں ندوہ پچھڑے گا تم ہی سے قطبِ زماں
صد سلام آپ پر ہوں اے قطبِ زمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

حرَمین شریفین کو جب گئے اعلیٰ حضرت مجدِّد پکارے گئے
عرب و ہند میں خوب دھومیں مچیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

مفتیانِ عرب سندیں تجھ سے لیں تیری تعظیم اہل حرم بھی کریں
شاہِ بطحا کا تجھ کو کہیں جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

ڈاکوؤں کو اے شاہِ رضا قادری کی عطا آپ نے دولت ایمان کی
غوث اعظم کے ہو مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

تم نے بد مذہبی سے بچا کر شہا دولتِ دین اسلام کردی عطا
غوث و خواجہ کے ہو مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

آپ ہیں وارثِ انبیا باخدا آپ نے جو کہا بس وہی ہو گیا
مُستجَاب درِ احکمُ الحاکمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

اک رسالے کو پڑھتے تھے شاہِ رضاؔ اس میں مذکور تھے سابقہ اولیا
کتنے ہی روز اُن سب نے کھایا نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

سنّتِ اولیا پر عمل کر کے پھر اعلیٰ حضرت اُسی روز سے چھوڑ کر
کھانا چھبیس دن تم نے کھایا نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

مسئلے میں ریاضی کے اٹکے کہیں حل کیا بہت کچھ پر ہوا حل نہیں
سرضیاؔ پہنچے پھر آپ ہی کے قریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

ایک لمحے میں حل مسئلے کو کیا مرحبا مرحبا کہہ اٹھے سر ضیاؔ
آج دیکھا ہے علمِ لدنّی یہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

وہ ضیا جن کا شہرہ تھا آفاق میں طفلِ مکتب ہیں وہ تیری سرکار میں
فخر کرتی ہے تجھ پر صدی چودھویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

پیر سید جماعتؔ علی سے کہا خواب میں شاہ غوث الوریٰ نے مرا
ہے بریلی میں احمد رضا جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

جب غم و رنج میں نام تیرا لیا کیا بتاؤں کہ کیا حال میرا ہوا
سچ تو یہ ہے کہ کلیاں دلوں کی کھلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

آپ مشکل کشا ہیں بفیضِ علی باخدا سخت سے سخت مشکل ٹلی
اعلیٰ حضرت مدد کن کہا جب کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

حکم پھانسی کا امجدؔ علی کو ہوا آپ نے اپنے لب سے رِہا کر دیا
طاقتیں ایسی ایسی تمھیں رب نے دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

دیکھ کر آپ کو کہہ اُٹھے سر پھرے آپ ایسے ہیں روشن ضمیر آپ کے
لوح محفوظ ہے پیشِ چشمِ مبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

بچپنے میں ہوئی شیخ کی موت جب آپ نے کر دیا زندہ باِذْنِ رب
آپ کو طاقتیں ایسی ملیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

سَنَدیں حضرتِ خواجہؔ احمد کو بھی سلسلے کی احادیث و اعمال کی
غوثِ اعظم کے ارشاد پر تم نے دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

اشرفی سلسلے کے مسلّم امام وہ میاں اشرفیؔ واجب الاحترام
قطبِ ارشاد تجھ کو کہیں محیِ دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

حجّتِ دینِ اسلام حامدؔ رضا شکلِ پرنور ہم شکلِ غوث الوریٰ
آپ کے نامور مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

مفتیٔ اعظم ہند ابنِ رضا دیکھنے سے جنہیں یاد آئے خدا
شکل وصورت ہے ان کی عجب دل نشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

ہجری تیرہ سو چالس تھی وقتِ ظہر جمعہ کا دن تھا تاریخ پچیس صفر
چل دیئے آپ پھر سوئے خلدِ بریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

غوثِ اعظم بھی ہوں اور خواجہؔ پیا سبز گنبد ہو پیشِ نظر یا خدا
آپ کلمہ پڑھائیں دمِ واپسیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

بندۂ غوثؔ و خواجہؔ امانتؔ رضا سبز گنبد ہو پیشِ نظر یا خدا
اور کلمہ پڑھائیں دم واپسیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

بندۂ غوثؔ و خواجہؔ ضیاء الرضا مفتیٔ اعظم ہند کا ہے گدا
خوف دنیاؤ عقبیٰ کا اس کو نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

خستۂ جاں محمد امانتؔ رسول پیش کرتا ہے یہ منقبت ہو قبول
سوئے من از نگاہِ عنایت ببیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

شمع بزم اولیا احمد رضا

شمعِ بزمِ اولیا احمد رضا
غوثِ اعظم کی ضیا احمد رضا
مظہرِ آلِ رسولِ احمدی
جلوۂ خواجہ پیا احمد رضا

خاندانِ برکتُ اللہ کا چراغ
شاہِ نوری نے کہا احمد رضا

بلگرامی شیخ کے قائم مقام
بو حنیفہ کی عطا احمد رضا

کی ہیں تصنیفات چودہ سو رقم
آپ نے صد مرحبا احمد رضا

سیکڑوں مفتی محدّث مولوی
آپ کے در کے گدا احمد رضا

اس صدی کے ہیں مجدّد بالیقین
مفتیٔ اعظم رضا احمد رضا

اے امانتؔ فخر کر مرشد ترا
ہے رضائے مصطفیٰ احمد رضا

منقبت

آپ ہیں غوثِ اعظم کے مظہر سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت
فیضیابِ کمالاتِ سرور سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت

تیرے دربار میں آتے جاتے طلبِ فیض کو فیض پاتے
قطب و ابدال بھی اور قلندر سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت کے روضے پہ آؤ جھولیاں اپنی بھر بھر کے جاؤ
در پہ بنتے ہیں بگڑے مقدر سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت

اک طرف دشمنِ دین آقا اک طرف حاسدیں ہوں میں تنہا
المدد المدد بندہ پرور سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت

سب کے سب ہوں گے مقہور و خائف کیا بگاڑیں گے منکر مخالف
ہم پہ ہیں آپ جب سایہ گستر سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت

تم نے بد مذہبوں سے بچا کر تم نے قائم رکھا سنّیت پر
ہے تمھارا یہ احسان ہم پر سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت

از پئے مصطفیٰ جانِ رحمت ہے یہی بس دعائے امانتؔ
ہر گھڑی رحمت حق ہو تم پر سیدی مرشدی اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت زندہ باد اعلیٰ حضرت زندہ باد

سُنّی حنفی قادری برکاتی قُطب الْاِرْشَاد
اعلیٰ حضرت زندہ باد اعلیٰ حضرت زندہ باد

پورے ہندوستان میں آقا تیرے نام کا چرچا ہے
ہند میں مکّہ مدینہ میں بھی ہر جا تیرا چرچا ہے
تیرے آقاؤں کے آقا سلطانِ بغداد
اعلیحضرت زندہ باد اعلیحضرت زندہ باد

تو ہے امامِ اہلِ سنت اعلیٰحضرت پایا لقب
تجھ کو مانیں اہلِ عجم بھی تجھ کو مانیں اہلِ عرب
تیرے نام سے کانپیں اہلِ باطل اہلِ فساد
اعلیٰ حضرت زندہ باد اعلیٰ حضرت زندہ باد

پہچانے جاتے ہیں سنّی تیرے شہر کی نسبت سے
سنّی کو کہتے ہیں بریلوی اہلِ بدعت شدّت سے
نام بریلوی سن کر ہوتا ہے ہر سنّی شاد
اعلیٰ حضرت زندہ باد اعلیٰ حضرت زندہ باد

آج ہدایت نگرمیں عرسِ اعلیٰ حضرت ہوتا ہے
مفتیٔ اعظم کانفرنس کو دیکھ کے دشمن روتا ہے
عرسِ شمس الفیوض حاجی بابا رہے آباد
اعلیٰ حضرت زندہ باد اعلیٰ حضرت زندہ باد

چودھویں کے تھےرضا مجدِّد ابنِ رضا پندرھویں کے
جن کو ولی پیدائشی حضرت نوری میاں فرماتے تھے
بائس ذی الحجہ مارہرہ میں دیں مبارکباد
اعلیٰ حضرت زندہ باد اعلیٰ حضرت زندہ باد

باغِ ہدایت نگر میں عرسِ حضرت مفتیٔ اعظم آج
عرس کے بانی خادمِ حضرت قاری امانت ہیں الحاج
جن کو خلافت کم عمری میں دیں قطب الارشاد
اعلیٰ حضرت زندہ باد اعلیٰ حضرت زندہ باد

منقبت شریف

ہے عقیدہ یہ مرا بنتے ہیں اس کے سب کام
اعلیٰ حضرت کا جو لیتا ہے عقیدت سے نام

مژدہ باد اہلِ سنن آپ کو دیتا ہوں پیام
ہے صدی چودھویں نازاں ہیں رضا ایسے امام

ہو گئیں مشکلیں آسان بنے بگڑے کام
جب کبھی میں نے عقیدت سے لیا ان کا نام

رافضی نجدی وہابی سے ہو خطرہ کیوں کر
جب کہ سرکارِ رضا اہلِ سنن کے ہیں امام

ہے گنہگار امانتؔ کی تمنا یہ حضور

اپنے دامن میں چھپا لینا اسے روزِ قیام

شہر یارِ علم و حکمت ہیں محدّث سورتی

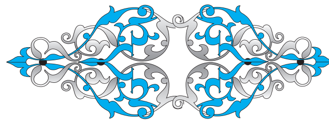
شہر یارِ علم و حکمت ہیں محدّث سورتی
تاجدارِ دین و ملّت ہیں مُحَدِّث سورتی

شاہِ طیبہ کا اشارہ پا کے پیلی بھیت آئے
مصطفیٰ پیارے کی برکت ہیں مُحَدِّث سورتی

اہلِ پیلی بھیت پر فضلِ خدا فضلِ رسول
بن کے برسے ابرِ رحمت ہیں مُحَدِّث سورتی

خوب پیلی بھیت کا چرچا ہوا ہے دہر میں
جس مُحَدِّث کی بدولت ہیں مُحَدِّث سورتی

اعلیٰ حضرت سب سے زیادہ آئے پیلی بھیت میں
جس کی خاطر اے امانتؔ ہیں مُحَدِّث سورتی



حضرتِ امجد کچھوچھہ کے مُحَدِّث شہ ضیا
سب کے ہی استاد حضرت ہیں مُحَدِّث سورتی

زور پر ہے آج کل عریانیت گمراہیت
آج تھی جن کی ضرورت ہیں مُحَدِّث سورتی

نارِ دوزخ سے بچو رب سے ڈرو جو وعظ میں
کرتے تھے پند و نصیحت ہیں مُحَدِّث سورتی

حضرت مانا میاں کے جدِّ امجد مرحبا
نائبِ شاہِ رسالت ہیں مُحَدِّث سورتی

اعلیٰ حضرت کی نظر میں اے امانتؔ قادری
کوہِ علم و استقامت ہیں مُحَدِّث سورتی

قبول کیجیے سب کا سلام یا شہ جی

جھکائے سر کو بصد احترام یا شہ جی
کھڑے ہیں در پہ تمھارے غلام یا شہ جی

نقاب اٹھائیے اب تو اے گنجِ لطف و کرم
قبول کیجئے سب کا سلام یا شہ جی

نگاہِ لطف و کرم ہو اگر تو بن جائیں
ہمارے بگڑے ہوئے سارے کام یا شہ جی

نہیں ہے فیض ترا منحصر مریدوں پر
ہے خاص و عام پہ فیضانِ عام یا شہ جی

تمھارے در سے غلاموں کو شاہ ملتا ہے
نبی کے عشق و محبت کا جام یا شہ جی

حسد ہو بغض ہو نفرت ہو اولیا سے جسے
اسی کا ہوگا جہنم مقام یا شہ جی

ہے آرزوئے امانتؔ ہو منقبت مقبول
یہ لکھ کے لایا ہے رضوی غلام یا شہ جی



اور ہم عصر رضا شہ جی محمد شیر ہیں

ذاکرِ ذکرِ خدا شہ جی محمد شیر ہیں
واصفِ شاہِ ہُدیٰ شہ جی محمد شیر ہیں

وہ خطیبِ شیری فرماتے تھے مدّاحِ رضا
اور ہم عصرِ رضا شہ جی محمد شیر ہیں

شہ جمال اللہ درگاہی میاں احمد علی
ایسے پیروں کی ضیا شہ جی محمد شیر ہیں

جو مجدد الف ثانی کا مجسّم فیض ہو
ہاں وہی اہل صفا شہ جی محمد شیر ہیں

طالبوں سے کہتے تھے جاؤ کرے اللہ بھلا
درد مندوں کی دوا شہ جی محمد شیر ہیں

نام لیوا کو بچایا شیر سے جنگل میں بھی
جس نے وہ شیر خدا شہ جی محمد شیر ہیں

جو تھے مخلوقِ خُدا کے دادرس فریاد رس
بس وہی مردِ خدا شہ جی محمد شیر ہیں

اے امانتؔ جس کو کہئے قطبِ پیلی بھیت وہ
شمعِ بزمِ اولیا شہ جی محمد شیر ہیں

جلوۂ مولیٰ علی ہیں حضرتِ شہ جی میاں

باخدا رب کے ولی ہیں حضرتِ شہ جی میاں
مظہرِ احمد علی ہیں حضرتِ شہ جی میاں

عطیۂ صدیقِ اکبر نورِ چشمانِ عمر
جلوۂ مولیٰ علی ہیں حضرتِ شہ جی میاں

اغنیا کو بھی عطا فرماتے ہین شام و سحر
فیضِ عثمانِ غنی ہیں حضرت شہ جی میاں

دوست جن کے اعلیٰحضرت ہیں امانتؔ قادری
بس وہی سچّے ولی ہیں حضرتِ شہ جی میاں



مظہر احمد علی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

باخدا حق کے ولی ہیں شاہ لطف اللہ میاں
مظہر احمد علی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

آپ کے منصب کو تو کم لوگ سمجھے آپ کے
پیر بھائی شاہ جی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

آپ عابد آپ زاہد مردِ حق آگاہ آپ
آپ فیضانِ نبی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

ہیں منور آپ کے انوار سے سب خاص و عام
آپ ایسی روشنی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

آپ کے اور شاہ جی بابا کے شیخِ محترم
حافظِ احمد علی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

اے امانتؔ تو بہت خوش بخت ہے آقا ترے
اعلیٰ حضرت قادری ہیں شاہ لطف اللہ میاں



کھلا دل کی کلی محبوب علی شاہ

کھلا دل کی کلی محبوب علی شاہ
بنا بگڑی مری محبوب علی شاہ

گل باغ بنی محبوب علی شاہ
ہیں اولاد علی محبوب علی شاہ

ہر اک حاجت ہو پوری یاالٰہی
طفیلِ سیدی محبوب علی شاہ

طفیل مفتیٔ اعظم ہو پوری
جو ہو مجھ میں کمی محبوب علی شاہ

نکالو غم کے طوفانوں سے آقا
مری کشتی پھنسی محبوب علی شاہ

رضا کا فیض جاری تیرے در سے
کرم ہو سیدی محبوب علی شاہ

دعا تیرے وسیلے سے جو مانگی
تو پوری ہو گئی محبوب علی شاہ

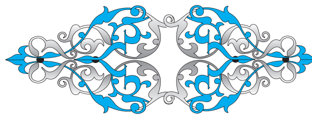
میں دیکھوں روضۂ سرکار اقدس
دعائے دل یہی محبوب علی شاہ

توسُّل سے شہا تیرے میں دیکھوں
نہ رنج و غم کبھی محبوب علی شاہ

مخالف کیا کرے میرا کہ مجھ پر
نظر ہے غوث کی محبوب علی شاہ

وہ ہیں مفتیٔ اعظم شیخ میرے
جو ہیں رب کے ولی محبوب علی شاہ

گدائے در تمھارا ہے تمھارا
امانتؔ قادری محبوب علی شاہ



عطرِ آلِ رسول شاہِ حسن

جشن صد سالہ برادرِ اعلیٰحضرت استاذِ زمن علامہ شاہ حسن رضا خانصاحب بریلی شریف میں محدث بریلی حضرت مفتی تحسین رضا خانصاحب قبلہ نے منعقد کیا فقیر مصطفوی محمد امانت رسول رضوی غفرلہ کو مدعو فرمایا اس وقت فقیر نوری نے اس جشن میں یہ منقبت پیش کی:

گلشنِ شہ کے پھول شاہِ حسن
عطرِ آلِ رسول شاہِ حسن

بے نظیر آپ نے لکھیں شاہا
نعتہائے رسول شاہِ حسن

آپ کی محفلوں میں ہوتا تھا
رحمتوں کا نزول شاہِ حسن

بے بدل فنِّ نعت گوئی میں
کون تاج الفحول شاہِ حسن

اعلیٰحضرت کو فخر تھا جن پر
ایسے تھے ذی عقول شاہِ حسن

تیری تربت پہ روز و شب برسیں
رحمتِ حق کے پھول شاہِ حسن

تیرے خدّام میں شہا ہو جائے
کاش میرا شمول شاہِ حسن

ہے سگِ آستانۂ حضرت
تیرا عبدِ رسول شاہِ حسن

چند اشعار لکھ کے لایا ہوں
نذر کیجے قبول شاہِ حسن
نظم میں نذر پیش کرتا ہے
یہ امانتؔ رسول شاہِ حسن



صدرالافاضل مالِ جہان

مفتی نعیم الدین کی شان
فرمائیں تفسیرِ قرآن
علم و حکمت کے تھے امام
علّامہ یکتائے زمان

صدر الافاضل میرا نعیم
اعلیٰ حضرت کا فرمان
جس سے بلا میں سمائیں عدو
ہے وہ نعیم الدیں ذیشان

صدر الافاضل بخشیں لقب
اعلیٰ حضرت شیخِ زمان

خلد بریں میں جب پہنچے
دوڑیں حوریں اور غلمان

سالِ رحلت کی تھی تلاش
چل دیئے جس دم سوئے جنان

کہدو امانتؔ سال وصال
صدر الافاضل مالِ جہان

مادّے اک سو تاریخی
لکھے ہیں خوب عظیم الشان

مفتیٔ اعظم کا ہے بہت
قاری امانتؔ پر فیضان

احمد نوری کی ضیا مفتی ہدایت رسول

شمع جمالِ مصطفیٰ مفتی ہدایتِ رسول
زینتِ بزمِ اولیا مفتی ہدایتِ رسول

پنجۂ غوثِ پاک تھا آپ کی پشت پر بنا
جلوۂ غوث و مرتضیٰ مفتی ہدایتِ رسول

آپ کو شیرِ بیشۂ اہلِ سنن کہیں رضا
احمدِ نوری کی ضیا مفتی ہدایتِ رسول

شاہِ رضا کے دور میں اے شیرِ بیشۂ سنن
شہرہ تھا تیرے وعظ کا مفتی ہدایتِ رسول

توریت اور زبور کے انجیل اور قرآن کے
عالمِ دین مرحبا مفتی ہدایتِ رسول

دشمنِ غوث و خواجہ وُ شاہِ رضا کے واسطے
آپ تھے قہرِ کبریا مفتی ہدایتِ رسول

بدمذہبوں کو آپ نے ہر جا شکست خوب دی
سکّہ جمایا دین کا مفتی ہدایتِ رسول

خدمتِ دینِ پاک میں عمر گزاری آپ نے
ناشرِ مسلکِ رضا مفتی ہدایتِ رسول

ہے یہ خدا سے التجا تربتِ پاک پر تری
بارشِ نور ہو سدا مفتی ہدایتِ رسول

قاری اَمانتِ رسول ابنِ ہدایتِ رسول
ہے سگِ مصطفٰی رضا مفتی ہدایتِ رسول

شاہِ طیبہ کی امانت حجۃ الاسلام ھیں

عکسِ کردارِ رسالت حُجَّۃُ الْاِسْلَامْ ہیں
شمعِ بزمِ اہلِ سنت حُجَّۃُ الْاِسْلَامْ ہیں

نام ہے جن کا محمد عرف ہے حامد رضا
نورِ عینِ اعلیٰ حضرت حُجَّۃُ الْاِسْلَامْ ہیں

سیکڑوں گمراہ لوگوں کو ہدایت بخش دی
مشعلِ راہِ ہدایت حُجَّۃُ الْاِسْلَامْ ہیں

تاجدارِ اتقیا ہیں مفتیٔ اعظم مرے
سرورِ اہلِ طریقت حُجَّۃُ الْاِسْلَامْ ہیں

مظہرِ اسلام حضرت مفتیٔ اعظم ہوئے
منظرِ اسلام حضرت حُجَّۃُ الْاِسْلَامْ ہیں

مفتیٔ اعظم ہیں حضرت عالمِ اسلام کے
آپ حضرت کے بھی حضرت حُجَّۃُ الْاِسْلَامْ ہیں

رنگ بدلا اور فضا بدلی جہاں پہنچے حضور
مصطفیٰ پیارے کی نصرت حُجَّۃُ الْاِسْلَامْ ہیں

مشرکوں نے دیکھ کر ہی کلمۂ طیب پڑھا

غوث اعظم کی شباہت حُجَّۃُ الْاِسْلَام ہیں

دورِ حاضر کے مُجَدِّدْ مفتیِٔ اعظم ہوئے

اعلیٰ حضرت کی کرامت حُجَّۃُ الْاِسْلَام ہیں

مفتیانِ طیبہ جن سے لیں علومِ باطنی

شاہِ طیبہ کی امانت حُجَّۃُ الْاِسْلَام ہیں

تاجدارِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ

آپ ابنِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

مرجعِ اہلِ شریعت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

خلق کہتی ہے تمھیں مفتیٔ اعظم مرحبا

تاجدارِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

آپ ہیں مفتیٔ اعظم عالمِ اسلام کے

بدرِ افلاکِ فقاہت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

آپ پندرہویں صدی کے ہیں مُجَدِّدْ با خدا

جانشینِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

سارے ہندو پاک میں چرچا ہے بس اس بات کا
آپ تھے کوہِ صداقت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

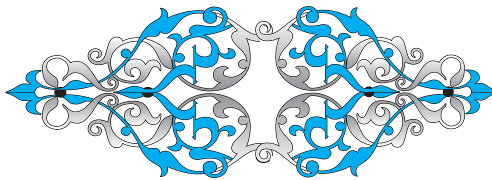
لیتے تھے آ آ کے سالک اور مجذوب و ولی
درس قرآن و شریعت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

شہ ضیاء الدین نے مفتیٔ اعظم کو کہا
ہیں سراپا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

از پئے خواجہ امام الاولیا نوری میاں
مجھ پہ بھی ہو چشمِ رحمت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

چودھویں کی رات تھی ماہِ محرّم محترم
چل دیئے جب سوئے جنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

مرشدی مفتیٔ اعظم کی عظیم الشان میں
.......1402......
ہے امانت سالِ رحلت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ



نغمۂ توصیف

جشن صحت حضور مفتئ اعظم ھند

5؍رجب 1401ھ میں راقم الحروف قاری محمد امانت رسول رضوی نے پیلی بھیت اپنے غریب خانے پر جشن صحتِ حضور مفتیٔ اعظم ہند منایا جس میں پندرہویں صدی کے مجدد مجدد ابنِ مجدد سرکار مفتیٔ اعظم ہند تشریف لائے اس وقت یہ نغمۂ توصیف فقیر مصطفوی نے لکھ کر چھپوایا تھا اور اپنے مرشد کی بارگاہ میں جشن کے اخیر میں پیش کیا:

ہوا چاروں طرف اقصائے عالم سے پکار آئی
چلو گلزارِ پیلی بھیت میں رنگیں بہار آئی

قدم رنجہ حضورِ مفتیٔ اعظم نے فرمایا
یہ خوش خبری سناتی بلبلِ خوش نغمہ بار آئی

یہ سنتے ہی حسینانِ چمن بھی جھوم اٹھے یکسر
گلوں نے عطر چھڑکا بوئے صد مشکِ تتار آئی

طفیلِ مصطفیٰ پائی شفا مفتیٔ اعظم نے
سناتی ہم کو مژدہ رحمتِ پروردگار آئی

یہ نوری بزم ہے اور نوری دولہا جلوہ فرما ہیں
براتی بھی ہیں نوری نور کی رُت نور بار آئی

جدھر بھی میرے آقا نے کرم فرما دیا اپنا
اُدھر ہی مژدہ دیتی رحمتِ پروردگار آئی

رہیں ہم سب کے سروں پر سایہ افگن مفتیٔ اعظم
دعا یہ اہلِ باطن کے بھی لب پر بار بار آئی

مِرے آقا نے جب ڈالیں تبسم آفریں نظریں
بہارِ بے خزاں میرے چمن میں کیف بار آئی

وہ جس کو نوری دولہا نے نگاہِ مہر سے دیکھا
اُسے مژدہ سناتی رحمتِ پروردگار آئی

وہ جس کو نوری دولہا نے نگاہِ قہر سے دیکھا
اُسی کے سر پہ خواری اور ذلّت دکھ کی مار آئی

غلامانِ عقیدت کیش کے چہرے چمک اٹّھے
مرے مرشد کی جب تشریف عشرت در کنار آئی

ولیِّ با صفا کی یہ بھی اک پہچان ہے سچّی
کہ اس کی شکل نورانی سے یادِ کردگار آئی

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کی محبت سے
مرے مرشد کی شکل آئینہ دارِ چار یار آئی
نظر والوں کی آنکھوں میں چڑھا رہتا ہوں میں ہر دم
امانتؔ خوب آقا کی محبت سازگار آئی

امت کا تھا جو محسن و ہمدم چلا گیا

شہزادہ مُجَدِّدِ اعظم چلا گیا
جو ہند کا تھا مفتیٔ اعظم چلا گیا

جو تھا مُجَدِّدِ مِأَۃِ حاضرہ وہی
مصطفویوں کا مرشدِ اعظم چلا گیا

جو تھا فقیہِ اعظم ہند مصطفیٰ رضا
تھا مصطفیٰ کا نائبِ اکرم چلا گیا

ہاں چودھویں کی رات میں خورشیدِ سنیت
خلدِ بریں بماہِ محرم چلا گیا

عالِمُ کی موت کہتے ہیں عالَمُ کی موت ہے
عالم سے چھپ کے مفتیٔ عالم چلا گیا

غمگین اُمتی کا جو کرتا تھا دور غم
امت کا تھا جو محسن و ہمدم چلا گیا

مظہر تھا اپنے مرشد مارہروی کا جو
تھا اشرفی و رضوی کا سنگم چلا گیا

نوری میاں بریلی میں خود آکے جس کو دیں
اپنی خلافتیں وہ مکرم چلا گیا

احمد رضا کا نورِ نظر قرۂ بصر
تھا جانشین خواجۂ اعظم چلا گیا

بغداد والے آقا کا تھا مظہرِ اتم
غوث الوریٰ کا فیضِ مجسّم چلا گیا

مدحت سرائی مرشدِ مارہروی نے کی
جس کی وہ سنیوں کا معظّم چلا گیا

جس کا ادب امانتِ نوری کریں شیوخ
ہاں قطبیت تھی جس کی مسلم چلا گیا

منقبت مرشد برحق علیہ رضوان الحق

اچھے میاں کے پیارے شہِ مصطفیٰ رضا
ہیں غوث کے دلارے شہِ مصطفیٰ رضا

شاہ و گدا بھی جھولیاں پھیلائے آتے ہیں
دروازے پر تمھارے شہِ مصطفیٰ رضا

مشکل کشا کا فیض ہے مشکل ہو حل تمھیں
مشکل میں جو پکارے شہِ مصطفیٰ رضا

کشتی بھی گر بھنور میں پھنسے ہے یقیں مجھے
وہ بھی لگے کنارے شہِ مصطفیٰ رضا

سرکار ہو نگاہِ کرم در پہ آپ کے
آئے ہیں غم کے مارے شہِ مصطفیٰ رضا

پیدائشی ولی کہیں نوری میاں حضور
یہ مرتبے تمھارے شہِ مصطفیٰ رضا

چھ مہ کی عمر میں دیں تمھیں کل خلافتیں
یہ مرتبے تمھارے شہِ مصطفیٰ رضا

ہے آبروئے اہلِ سنن ذات آپ کی
ہو ہند کے ستارے شہِ مصطفیٰ رضا

رودادِ دل کسی کو **امانتؔ** سنائیں کیوں
جب شیخ ہیں ہمارے شہِ مصطفیٰ رضا



آپ ہیں نائبِ نبی حضرتِ مصطفیٰ رضا

آپ ہیں نائبِ نبی حضرتِ مصطفیٰ رضا
آپ ہیں جلوۂ علی حضرتِ مصطفیٰ رضا

دیکھ کے شکل آپ کی حضرتِ مصطفیٰ رضا
آتی ہے یاد غوث کی حضرتِ مصطفیٰ رضا

دھوم مچی ہے دہر میں آپ کے علم و فضل کی
ملتی نہیں نظیر بھی حضرتِ مصطفیٰ رضا

آج بھی مانتے ہیں تیرے زہد و علم و فضل کو
اپنے تو اپنے غیر بھی حضرتِ مصطفیٰ رضا

آپ کی بارگاہ میں لینے کو فیضِ مصطفیٰ
آتے ہیں سینکڑوں ولی حضرتِ مصطفیٰ رضا

موت کے بعد آپ نے ستر کو ڈھانک ہی لیا
یہ ہے کرامت آپ کی حضرتِ مصطفیٰ رضا

آپ کی بارگاہ میں کرتے ہیں خم جبینِ ناز
سینکڑوں پیر مولوی حضرتِ مصطفیٰ رضا

چشمِ کرم ہو حاضرِ در ہے امانتِ رسول
برکاتی رضوی قادری حضرتِ مصطفیٰ رضا

مرشد الاصفیا مصطفائے رضا

مرشد الاصفیا مصطفائے رضا
مرجعُ الاولیا مصطفائے رضا

زینت الاتقیا مصطفائے رضا
حجۃ الاذکیا مصطفائے رضا

مفتیٔ اعظم ہند پایا لقب
مرحبا مرحبا مصطفائے رضا

تاجدار بریلی تری ہر ادا
سنّتِ مصطفیٰ مصطفائے رضا

دورِ حاضر کے ہو قطبِ عالم تمھیں
اے ولیِ خدا مصطفائے رضا

تجھ کو شیخ المشائخ ترے شیخ نے
کمسنی میں کہا مصطفائے رضا

مرشدی شاہِ نوری نے تجھ کو کہا
محیِ دینِ خدا مصطفائے رضا

مسندِ غوثیت پر ہو تم جلوہ گر
کہہ اُٹھے شہ ضیا مصطفائے رضا

فخر جس پر کریں مفتیانِ عرب
پیر ایسا ملا مصطفائے رضا

میرے ہاتھوں میں یارب رہے دائماً
دامنِ مصطفیٰ مصطفائے رضا

ہو نبی کا کرم تجھ پہ صبح و مسا
اور فضلِ خدا مصطفائے رضا

اعلیٰ حضرت کا صدقہ عطا کیجیے
بہرِ خواجہ پیا مصطفائے رضا

دور میسا کا تھا ڈر حکومت کا تھا
جیل کا سامنا مصطفائے رضا

اچھے اچھے تھے خاموش اُس دور میں
شیر دل سورما مصطفائے رضا

اس زمانے میں بھی تم نے فتویٰ دیا
حق کہا حق لکھا مصطفائے رضا

ضبطِ تولید ناجائز و معصیت
لکھ کے چھپوا دیا مصطفائے رضا

جَبَلِ استقامت کہوں یا کہوں
کوہِ صدق و صفا مصطفائے رضا

چودھویں کے مجدد تھے احمد رضا
اس کے شیخِ ھُدیٰ مصطفائے رضا

یعنی پندرھویں کے ہو مجدد تمھیں
ابنِ احمد رضا مصطفائے رضا

اہلِ تقویٰ بھی شیخُ التُّقیٰ کہہ اُٹھے
دیکھ کر تجھ کو یا مصطفائے رضا

شاہِ اختر میں آتا ہے مجھ کو نظر
زہد و تقویٰ ترا مصطفائے رضا

متقی ہی ولی ہے یہ قرآن میں
دیکھا قولِ خدا مصطفائے رضا

چودھویں رات ماہِ محرم کی تھی
خلد میں جب گیا مصطفائے رضا

سنہ تھی چودہ سو دو پنج شنبہ کی شب
اپنے رب سے ملا مصطفائے رضا

تم نے جس پر نگاہِ کرم ڈال دی
متقی بن گیا مصطفائے رضا

سیکڑوں کو عطا کردی روحانیت
کردیا پارسا مصطفائے رضا

اہلِ باطن بنا دو امانتؔ کو بھی
غوث کا واسطہ مصطفائے رضا

ثانیٔ احمد رضا جاتا رہا

تاجدارِ اتقیا جاتا رہا
بادشاہِ اصفیا جاتا رہا

مظہرِ غوث الوریٰ جاتا رہا
ثانیٔ احمد رضا جاتا رہا

قطبِ عالم حضرتِ نوری میاں
کا مجسم فیض تھا جاتا رہا

بچپنے میں جس کو اللہ کا ولی
شاہِ نوری نے کہا جاتا رہا

سیدی نوری میاں کا نورِ عین
شہ ابو البرکات تھا جاتا رہا

جس کو بچپن سے بنائیں مُتَّقِی
حضرتِ احمد رضا جاتا رہا

جس کے تقوے پر کیا کرتے تھے ناز
حضرتِ حامد رضا جاتا رہا

سارے عالم میں اندھیرا چھا گیا
آہ خورشیدِ رضا جاتا رہا

اشرفی چشتی نعیمی وارثی
جس پہ تھے سچ مچ فدا جاتا رہا

جو مسائل حل نہیں ہوتے تھے ہاں
ان کو جس نے حل کیا جاتا رہا

جس کے شاگردوں میں تھے جنّات بھی
وہ رضائے مصطفیٰ جاتا رہا

سیکڑوں مفتی محدِّث مولوی
جس کے در کے ہیں گدا جاتا رہا

جس کو صوفی مولوی عالم فقیر
کہتے تھے مشکل کشا جاتا رہا

اے امانتؔ تو بھی تاریخ وصال
کہہ دے عرفان رضا جاتا رہا
.......1402ھ........

ہے ''عظیم الشان'' میں سالِ وصال
.....1402ھ......
جس برس مرشد مرا جاتا رہا

اک ''نشانی اعلیٰ حضرت'' کی کہو
.....1402ھ......
مادّہ تاریخ کا جاتا رہا

اور کہہ دے اے امانتؔ قادری
آہ وہ ''کاشف رضا'' جاتا رہا
...... 1402ھ.....



18 شعبان معظم 1407 دوشنبہ 28 اپریل 1986ء

تمھارے اعلیٰ حضرت قبلہ والد مفتیٔ اعظم
برادر حجۃ الاسلام حامد مفتیٔ اعظم

رسول اللہ کے عاشق محامد مفتیٔ اعظم
ہو پندرہویں صدی کے تم مجدد مفتیٔ اعظم

فقیہِ بے بدل ہو فردِ واحد مفتیٔ اعظم
مجدد ایسے ہو ابنِ مجدد مفتیٔ اعظم

نظر آتا نہیں تم جیسا عابد مفتیٔ اعظم
ہو تم اس دور کے بے مثل زاہد مفتیٔ اعظم

مجدد ہو گئے تم شرط پوری ہو گئی جس دم
بفرمانِ حبیبِ حق مجاہد مفتیٔ اعظم

صدی پندرہویں بھی اک سال سے زائد ملی تم کو
ہوئی یہ شرط پوری ہو مجدد مفتیٔ اعظم

تمھارے پیچھے پیچھے اہل حق اہل ولایت ہیں
ہو تم سرکار کی امت کے قائد مفتیٔ اعظم

بزرگوں کے جو ارشادات ہیں یہ ہو گیا ظاہر
تمھاری ذات ہے فخر اماجد مفتیٔ اعظم

حدودِ دینیہ اسلامیہ کے ہو محافظ بھی
امامِ بو حنیفہ کے مقلّدِ مفتیٔ اعظم

غلامی میں بہت سے اولیا اللہ ہیں شامل
امام الاولیا ہو پیر و مرشد مفتیٔ اعظم

عمل کرنا تمھارے حکم پر واجب ہے فرمائیں
کچھوچھے کے محدث اعظمِ ہند مفتیٔ اعظم

محی الدین ابوالبرکات اور شیخ المشائخ بھی
کہیں تم کو تمھارے پیر و مرشد مفتیٔ اعظم

ولادت پر ترے استاد فرمائیں مجدد اور
کریں صاد اعلیٰ حضرت قبلہ والد مفتیٔ اعظم

ہزاروں گمرہوں کو دین حق پر لائے ہو واپس
ہو سلطانِ ہُدیٰ مردِ مجاہد مفتیٔ اعظم

مدینے میں ضیا الدین احمد نے بھی فرمایا
سدا مقہور ہوں گے تیرے حاسد مفتیٔ اعظم

امانتؔ کیا کرے مدحت سرائی بندۂ در ہے
ترے مدّاح ہیں خود تیرے مرشد مفتیٔ اعظم

ترے مداح ہیں صدر الافاضل مفتیٔ اعظم

ترے تقوے کے بدمذہب بھی قائل مفتیٔ اعظم
غلامی میں تری قابل سے قابل مفتیٔ اعظم

نہیں اس دور مین تم جیسا عامل مفتیٔ اعظم
ہو تم اس دور کے درویش کامل مفتیٔ اعظم

ہے عالمگیر شہرت تم کو حاصل مفتیٔ اعظم
تمھیں جو دیکھے وہ ہو جائے مائل مفتیٔ اعظم

تری مدحت سرائی کر رہے ہیں تیرے مرشد خود
ترے مدّاح ہیں صدر الا فاضل مفتیٔ اعظم

ترے فتوے کو جس جس نے پڑھا یہ ہو گیا ظاہر
ہیں اپنے وقت کے شیخ الدلائل مفتیٔ اعظم

سفر میں یا حضر میں جس نے جو مانگا دیا اس کو
نہیں محروم لوٹا کوئی سائل مفتیٔ اعظم

ہو چشتی قادری بھی نقشبندی سہروردی بھی
تمھیں ہو جامعِ چودہ سلاسل مفتیٔ اعظم

تھی سن چودہ سو دو ہجری شبِ چودہ محرم تھی
ہوئے جس وقت تم مولیٰ سے واصل مفتیٔ اعظم

امانتؔ کو عطا کی آپ نے چودہ سلاسل کی
خلافت اور اجازت شیخِ کامل مفتیٔ اعظم

ترے مرشد نے کی تعریف تیری یہ امانتؔ پھر
بیاں کیا کر سکے تیرے فضائل مفتیٔ اعظم

تاجدار ملت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

فخرِ اہلِ سنّت ہیں میرے مفتیٔ اعظم
ابن اعلیٰ حضرت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

صاحب ولایت ہیں میرے مفتیٔ اعظم
ابنِ اعلیحضرت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

ہے حرام نسبندی حق کہا لکھا چھاپا
کوہِ استقامت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

جن کے بارے میں رب نے کہہ دیا ہے لَا خَوْفٌ
صاحب ولایت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

جس جگہ گئے حضرت نور کی ہوئی بارش
فضل ربِّ عزت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

بھیڑ لگ گئی فوراً عاشقان امت کی
مرشدِ شریعت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

اس طرح شریعت کی کر گئے ہیں پابندی
بے مثال حضرت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

شیخ نے ولادت پر دی خبر ولایت کی
فیضِ شاہ برکت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

تاجدارِ مارہرہ کہہ گئے ولی جس کو

بوالحسینی رنگت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

خود بریلی آکر ہی نوری نے خلافت دی

صاحبِ فضیلت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

عمر چھے مہینے کی جب ہوئی بریلی میں

پاگئے خلافت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

محی دین جیلانی نام شیخ نے رکھا

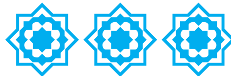
غوث کی شباہت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

اس صدی کے ہیں بیشک جو مُجَدِّدِ برحق

بس وہی امانتؔ ہیں میرے مفتیٔ اعظم

شیخ ہیں امانتؔ کے بیعت و خلافت کے

مرشدِ اجازت ہیں میرے مفتیٔ اعظم



منقبت شریف

1395ھ سفرِ حرمین شریفین میں اشعار مندرجہ ذیل قلمبند کئے گئے:

کرم مرشد کا یہ ہم پر ہوا ہے
مدینے سے بلاوا آگیا ہے

ہو جس کو کوئی حاجت آئے در پر
درِ احمد رضا ہر وقت وا ہے

مرا مرشد ہے وہ مفتیِٔ اعظم
امام الہند کا جو لا ڈلا ہے

مدینے کا سفر سُبْحٰنَ اللہ
یہ میرے پیرو مرشد کی دعا ہے

تمھیں ہو ہند کے مفتیِٔ اعظم
مجھے جو کچھ ملا تم سے ملا ہے

نہ ہو جس کو یقیں آکر وہ دیکھے
درِ مرشد پہ اک میلا لگا ہے

نہ ہو جس کو یقیں آکر وہ دیکھے
زمانہ ان کے در پر جھک رہا ہے

ہیں قطبِ عصر دریائے معرفت
مرے مرشد کو کیا رتبہ ملا ہے

کوئی مشکل مصیبت آئے پھر کیوں

مدد کو جب مری مشکل کشا ہے

کروں رَد دشمنانِ مصطفٰے کا

کہیں حاسد یہ کیا تو کر رہا ہے

اُٹھا کر دیکھ لو قرآن اندھو

کہ فرماتا خدا تَبَّتۡ یَدَا ہے

یہ سنت ہے خدائے مصطفٰی کی

ارے حاسد تجھے کیا ہو گیا ہے

ہیں فرزندِ رضا غوث زمانہ

ضیاءالدین احمد نے کہا ہے

تھی جب چھے ماہ کی عمرِ مبارک

مرے مرشد تجھے کیا کیا ملا ہے

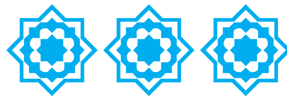
شہِ نوری میاں مارہروی نے
تمھیں سب کچھ اسی دم دے دیا ہے

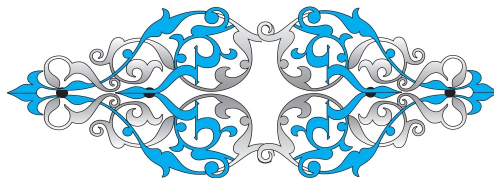
تمھیں خواجہ شہِ نوری میاں نے
ولادت پر ولی فرما دیا ہے

ولی پیدائشی فرئیں نوری
شہنشاہِ مدینہ کی عطا ہے

ابوالبرکات رکھا نام اقدس
محی الدین جیلانی کہا ہے

امانتؔ قادری چشتی امانتؔ
غلامِ حضرتِ احمد رضا ہے





ایک سو پچاس اشعار پر مشتمل
منظوم سوانح عمری حضور مفتیٔ اعظم ہند
شہزادۂ اعلیٰحضرت مُجدِّدِ بریلوی

منظوم سوانح عمری

حضور مفتیٔ اعظم ہند

رضائے مصطفیٰ آقائے نعمت مفتیٔ اعظم

ایک سو پچاس اشعار پر مشتمل منظوم سوانح عمری حضور مفتیٔ اعظم ہند مُجدِّد بریلوی

رضائے مصطفیٰ آقائے نعمت مفتیٔ اعظم
جسے کہتی ہے دنیا اعلیحضرت مفتیٔ اعظم

امانت تاجدارِ اہل سنت مفتیٔ اعظم
ہیں فرزندِ امامِ اہل سنت مفتیٔ اعظم

ہوئی تیرہ سو دس سالِ ولادت مفتیٔ اعظم
کہیں شیخ المشائخ شیخِ حضرت مفتیٔ اعظم

یَدُاللہ مصطفیٰ میں جب رَضَا ملجائے گا ہجری
تو نکلے گی تری سالِ ولادت مفتیٔ اعظم

ولادت پر ولی فرمایا پھر شیخ المشائخ بھی
1892ء
شہِ نوری میاں نے تم کو حضرت مفتیٔ اعظم

محی الدین جیلانی کہا نوری میاں نے یوں
تھے غوثِ پاک کے ہم شکل وصورت مفتیٔ اعظم

ہوئی بچپن ہی میں ظاہر ولایت مفتئ اعظم
تھے تم چھے ماہ کے پائی خلافت مفتئ اعظم

شہِ نوری میاں کی ہیں بشارت مفتئ اعظم
سراپا ہیں کرامت ہی کرامت مفتئ اعظم

ولادت پر ترے استاد فرمائیں مجدد پھر
کریں تصدیق میرے اعلیٰحضرت مفتئ اعظم

دکھائیں بچپنے میں کشف بچے کو کریں اچھا
کرائیں ختم بے ہوشی کی حالت مفتئ اعظم

تمہاری عالمِ طفلی کی حالت مفتئ اعظم
کتابیں بند پڑھ لیں یہ کرامت مفتئ اعظم

بزرگی بچپنے میں دیکھ کر استاد کہہ اٹھے
مجدد بن مجدد اعلیٰ حضرت مفتئ اعظم

بنائیں قاضئ اسلام بھی صدر الشریعہ کو
بنائیں آپ کو بھی اعلیٰ حضرت مفتئ اعظم

ترا فتویٰ ترا تقویٰ انوکھا ہے نرالا ہے
ترے آگے جھکے اہلِ بصیرت مفتئ اعظم

شہا تیرہ برس کی عمر سے فتویٰ لکھا تم نے
خدا سے ایسی پائی تھی ذہانت مفتیِٔ اعظم

پچاسوں مسئلے ایسے کئے حل جو تھے لاینحل
امام اعظم کی پائے تھے نیابت مفتیِٔ اعظم

رسالہ دیکھ کر سرکارِ مارہرہ نے فرمایا
مجدد ہیں سنو قاری امانت مفتیِٔ اعظم

اڑیسہ کے مجاہد وہ حبیبِ حق ولی اللہ
کہیں تم کو شہنشاہِ ولایت مفتیِٔ اعظم

کہیں قطبِ زمانہ سیدی ستھرے میاں تمکو
مجدّد پھر ولی شاہِ فقاہت مفتیِٔ اعظم

ہو پندرہویں صدی کے تم مجدد مفتیِٔ اعظم
یہی کہتے ہیں پیرانِ شریعت مفتیِٔ اعظم

تمہاری منقبت سنتے ہی بر جستہ مجدّد ہو
مجدّد ہو۔ کہیں برہانِ ملت مفتیِٔ اعظم

مشائخ سے سنا اکثر یہ فرماتے ہوئے میں نے
ہیں محی الدیں شہنشاہِ ولایت مفتیِٔ اعظم

محدِّث سورتی سے درس لیں پھر اعلیٰحضرت سے
محدِّث تاجدارِ اشرفیت مفتیٔ اعظم

ترا تقویٰ ترے فتوے سے بڑھکر ہے یہ فرمائیں
کچھوچھہ کے وہ شیخِ اشرفیت مفتیٔ اعظم

خلافت اعلیٰ حضرت نے بھی دی شاہِ کچھوچھہ کو
یہی فرماتے مارہرہ کے حضرت مفتیٔ اعظم

محدّث شاہ کے مرشد شہِ احمد کچھوچھے کے
ترے والد سے پائے تھے خلافت مفتیٔ اعظم

تمہارے حکم پر کرنا عمل واجب ہے فرمائیں
محدث تاجدارِ اشرفیت مفتیٔ اعظم

رقم فرمائیں آقا سنّیوں کا آسرا تم کو
محدِّث تاجدارِ اشرفیت مفتیٔ اعظم

فقیہِ معتبر اسرارِ باطن کے بھی محرم تھے
ولی بھی تھے کہیں مختارِ ملت مفتیٔ اعظم

تمہاری قابلیت کے ولایت کے فقاہت کے
تھے قائل سیدی مختارِ ملت مفتیٔ اعظم

ہزاروں مفتیوں پیروں فقیروں میں نمایاں تھے
تھے سرکارِ دوعالم کی عنایت مفتیٔ اعظم

ہے ممکن چاند پر جانا یہ ثابت کر دیا تو نے
ترے آگے جھکے اہلِ بصیرت مفتیٔ اعظم

فقیہوں نے بھی سر اپنا جھکایا آپ کے آگے
یہ علمِ فقہ میں تیری بصارت مفتیٔ اعظم

شہنشاہِ مدینہ کی عنایت مفتیٔ اعظم
مدینے والے بھی ہوں تجھ سے بیعت مفتیٔ اعظم

نہیں فوٹو کھنچا سکتا عرب جاؤں کہ نہ جاؤں
تھے تم اس درجہ پابندِ شریعت مفتیٔ اعظم

حکومت نے اجازت دی بِنا فوٹو گئے حج کو
خصوصیت ہے یہ تیری کرامت مفتیٔ اعظم

کیا مستثنیٰ فوٹو سے وزیرِ اعظمِ ہند نے
انوکھی ہے تری یہ شان و شوکت مفتیٔ اعظم

حرم والے مریدوں میں ہوں شامل لیں خلافت بھی
مدینے والے بھی ہوں تجھ سے بیعت مفتیٔ اعظم

عرب والوں نے بھی تم سے خلافت اور اجازت لی
تمہاری ہے یہ عزت اور عظمت مفتیٔ اعظم

تمہاری ذات تھی جلسہ کی رونق زینتِ محفل
سراپا غوثِ اعظم کی کرامت مفتیٔ اعظم

کہا نوری میاں نے اعلیٰ حضرت نے مشائخ نے
ولی بچپن میں جسکو ہیں وہ حضرت مفتیٔ اعظم

وضو کا پانی لیکر اہل دل چہروں پہ ملتے ہیں
نبی کی پائی ہے تم نے نیابت مفتیٔ اعظم

بہت سے اولیاء اللہ نے جنّات نے آقا
تلمّذ پایا پائی تیری صحبت مفتیٔ اعظم

مجھے جانا ہے پیلی بھیت کل فرما دیا گویا
کریں گے پردہ کل مولانا حشمت مفتیٔ اعظم

رہائی پا گئے فرمایا احمد میر سے تم نے
اسی دم چھوٹ آئے شیرِ سنت مفتیٔ اعظم

ولیوں کے ہو تم سلطان اور درویش کامل ہو
یہی خواجہ حسن کہتے تھے حضرت مفتیٔ اعظم

عمامہ سر پہ رکھ دیں اعلیٰحضرت بخش دیں جبہ
پڑھیں سہرا جو مولانا ہدایت مفتیٔ اعظم

کہیں مفتی ہدایت ہی کو شیرِ بیشۂ سنت
وہ حضرت جو ہیں سب کے اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم

وہ مولانا بشیر اور حضرت مجذوب عثماں بھی
برابر آتے تیرے پاس حضرت مفتیٔ اعظم

ہر اک انسان کو بیعت نہیں کرتے ہوا ثابت
ہمیشہ کرتے تبلیغِ شریعت مفتیٔ اعظم

امین ملت آئے جب بریلی عرس رضوی میں
عطا کی آپ نے ان کو خلافت مفتیٔ اعظم

کہیں شاہِ حسن منگوا وَ نقشِ مفتیٔ اعظم
شفا پاؤ گے ہیں نوری کی رنگت مفتیٔ اعظم

کسی بھی پیر کو حاصل نہیں ممتاز ہو تم کو
ہوئی حاصل مریدوں کی جو کثرت مفتیٔ اعظم

ادب سادات مارہرہ کا فرماتے تھے حد درجہ
امامِ عشق تھے نوری کی رنگت مفتیٔ اعظم

ادب سادات کا ایسا کیا اور ایسا کروایا
نہیں دیکھا کسی کو مثلِ حضرت مفتیٔ اعظم

بجا دنیا میں ڈنکا جن کے علم و فضل کا واللہ
وہ ہیں ابن حضورِ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم

گئی بجلی اندھیرا ہو گیا پیچھے سے ہاتھ آیا
تھی روشن موم بتی یہ کرامت مفتیٔ اعظم

جو فرمایا ہوا ویسا عنایت کو امانت کو
ملے رمضان طیبہ میں یہ قسمت مفتیٔ اعظم

ملے رمضان شوال اور ذی قعدہ مدینے میں
ملے ایام ذی الحجہ بھی حضرت مفتیٔ اعظم

کریں خود دستخط لکھوا کے خط قاری امانت کو
مدینے ڈاک سے بھجوائیں حضرت مفتیٔ اعظم

گئے کم عمری میں دو مرتبہ حج و زیارت کو
یہ سب تیرا کرم ہے میرے حضرت مفتیٔ اعظم

امانت نعت کے صدقے میں تجھ کو اعلیٰحضرت کا
عطا فرمائیں جبّہ با کرامت مفتیٔ اعظم

پہاڑوں کے سفر میں گھر سے بلوایا امانت کو
لیں اپنے ساتھ میں بخشیں رفاقت مفتیٔ اعظم

سکھائیں فنِ تعویذات بھی تاریخ گوئی بھی
امانت تجھ کو ابنِ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم

مریدوں کو ہمارے شجرے دیدو اور فرمائیں
ہمارے دستخط کردو امانت مفتیٔ اعظم

ہمارے دستخط شجروں پہ کروالو امانت سے
بھوالی میں یہ فرماتے تھے حضرت مفتیٔ اعظم

بھوالی میں امانت سے سنیں قرآن کے پارے
عطا فرمائیں قرآنی اجازت مفتیٔ اعظم

امانت فخر کر جتنا وہ کم ہے کمسنی ہی میں
تجھے دیں کل سلاسل کی خلافت مفتیٔ اعظم

امانت کی ہے یہ مقبولیت دربارِ مرشد میں
اسے بخشیں نمازوں میں امامت مفتیٔ اعظم

ہوئے ہو جلوہ گر کتنی جگہ اک وقت میں آقا
تمہیں ہے غوثِ اعظم سے وہ نسبت مفتیٔ اعظم

بیک وقت آپ اجمیرِ مقدس میں بھوالی میں
سراپا غوثِ اعظم کی کرامت مفتیٔ اعظم

کھڑا ہونا تھا جب دشوار اس دم بھی کھڑے ہوکر
عمامہ باندھا تم نے محیِ سنت مفتیٔ اعظم

ہیں مفتی اعظمِ ہند متقیٔ اعظمِ عالم
نہیں ملتا ہے کوئی مثل حضرت مفتیٔ اعظم

مہینوں سے جو تھا غائب وہ لڑکا جمعے کو آیا
کہا جو ہو گیا وہ درحقیقت مفتیٔ اعظم

جو کہتے ہیں شریعت ہے اور ہے راہِ طریقت کچھ
وہ کرتے ہیں شریعت کی بغاوت مفتیٔ اعظم

شریعت میں طریقت میں نہیں کچھ فرق ناواقف
یہی کہتے ہیں مخدومانِ امت مفتیٔ اعظم

تھی لڑکی آنے والی نام کیوں رکھتے بھتیجے کا
رکھیں یوں نام فرزندِ امانت مفتیٔ اعظم

کہا چھ دن کے بچے کو یہ عالم بے بدل ہوگا
یہ علمِ غیب یہ تیری کرامت مفتیٔ اعظم

کہا لوگو ولی اللہ کی کرلو قدم بوسی
صدر صاحب نے جب دیکھی کرامت مفتیٔ اعظم

فقیہوں نے بھی جن کو کہہ دیا ہے افقہ وارفع
وہی تو ہیں سراپا اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم

شہِ مفتی رفاقت مطمئن کرنے کو لائے تھے
ہوئے دو مولوی فوراً ہی بیعت مفتیٔ اعظم

اذانِ جمعہ سنت کے مطابق خارجِ مسجد
کرائی آپ نے اے محیِ سنت مفتیٔ اعظم

عمل سنت پہ کرواتے عمل سنت ہی پر کرتے
نہیں کرتے کبھی بھی ترکِ سنت مفتیٔ اعظم

ہمیشہ فرض وواجب سنتوں ہی پر عمل کرتے
نہیں کرتے کبھی بھی ترکِ سنت مفتیٔ اعظم

تم اُنّس سو چوہتّر عیسوی میں کر گئے قائم
وطن میں عرس پاکِ اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم

ہے تاریخِ وصال احمد رضا اٹھائیس اکتوبر
یہ فرمائیں سنو حافظ امانت مفتیٔ اعظم

ہوا اٹھائیس اکتوبر کو پیلی بھیت میں قاری
مسلسل عرسِ پاکِ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم

گنہ سے بھی بچایا مسئلہ حل ایسا فرمایا
ہے علمِ فِقہ میں ایسی مہارت مفتیٔ اعظم

شریف الحق نے دیکھا ہی نہیں اس شان کا مصلح
حقیقت میں مثالِ اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم

خلیفہ اور شاگرد آپ کے دنیا میں پھیلے ہیں
جو دینِ پاک کی کرتے ہیں خدمت مفتیٔ اعظم

شریف الحق ضیاء المصطفیٰ سردار احمد بھی
ترے شاگرد ہیں خود شیرِ سنت مفتیٔ اعظم

ہوئے انگشت بداندں حضرتِ مفتی شریف الحق
یہ علمِ فقہ میں تیری بصارت مفتیٔ اعظم

محدّث اعظمِ سندھ حضرتِ سردار احمد بھی
ترے شاگرد ہیں مولانا حشمت مفتیٔ اعظم

ضیاء المصطفیٰ شہزادۂ صدرالشریعہ بھی
خلیفہ آپ کے شاگرد حضرت مفتیٔ اعظم

فنِ تاریخ گوئی میں بھی شعر و شاعری میں بھی
امانت کے ہیں شیخ استاد حضرت مفتیٔ اعظم

کہا رحمت نبی سے خواب میں خود غوثِ اعظم نے
ہمارا جانشیں نائب ہے رحمت مفتیٔ اعظم

مرید ہوتے ہوئے عاشق علی بیداری میں دیکھیں
کرائیں غوثِ اعظم کی زیارت مفتیٔ اعظم

کرامت ہے یہ تیری مولوی حامد حسن بولے
نرالی ہے حبیب اشرف کی بیعت مفتیٔ اعظم

دلوں کی بات جانیں فجر میں سنبھل چلے جائیں
کریں قاری حبیب اشرف کو بیعت مفتیٔ اعظم

نہ پہنیں مرد چھلّے ہوں کسی بھی دھات کے چھلّے
بتا دو مسئلہ حاجی ہدایت مفتیٔ اعظم

سنیں پورا قصیدہ بردہ چھے دن قبل ہی گھر پر
امانت سے امانت پر یہ شفقت مفتیٔ اعظم

نہ آئے قبلِ پنجشنبہ امانت کہہ گئے گویا
تو ہو جاؤں گا میں دنیا سے رخصت مفتیٔ اعظم

خبر تو اک مہینہ پہلے ہی رحلت کی دے دی تھی
سمجھنے والے سمجھے تھے امانت مفتیٔ اعظم

کیا تھا آرزومندوں کو بیعت قبلِ رحلت ہی
دیا تھا غوث کو خود دستِ بیعت مفتیٔ اعظم

محرم کا مہینہ چودھویں کی رات تھی جس دم
بریلی سے چلے تم سوئے جنت مفتیٔ اعظم

ہے کتنی ارفع و اعلیٰ تمہاری شان اے مرشد
عظیم الشان میں ہے سالِ رحلت مفتیٔ اعظم
۱۴۰۲ھ

تھی ہجری چودہ سو دو ایک چالس ہو رہے تھے بس
ہوئے مولا سے واصل میرے حضرت مفتیٔ اعظم

جنازے میں نظر آتا تھا بس عرفات کا نقشہ
یہی کہتے ہیں سب اہلِ بصارت مفتیٔ اعظم

پسِ رحلت کھُلا نہ سَتُر وقتِ غسل اے آقا
دکھائی اس گھڑی تم نے کرامت مفتیٔ اعظم

جنازے سے اٹھا کر ہاتھ پکڑی چادرِ اقدس
ہو تم زندہ یہ ہے زندہ کرامت مفتیٔ اعظم

امانت نے شہِ اختر رضا نے شاہِ ریحاں نے
یہ دیکھی اپنی آنکھوں سے کرامت مفتیٔ اعظم

امانت نے شہِ تحسین رضا نے شاہِ خالد نے
یہ دیکھی اپنی آنکھوں سے کرامت مفتیٔ اعظم

پڑیں عرسِ رضا میں عرسِ چہلم کی بھی تاریخیں
یہ کیا ہے راز تم سمجھے امانت مفتیٔ اعظم

اسی تاریخ میں ہو عرسِ نوری راز ہے بس یہ
ہے تیرا عرس عرسِ اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم

مری نظروں نے پورے ملک میں ڈھونڈا کھکھوڑا ہے
نہیں مل پایا کوئی مثلِ حضرت مفتیٔ اعظم

ہزاروں مفتیوں پیروں فقیروں کو بھی دیکھا ہے
نہیں تم جیسا پابندِ شریعت مفتیٔ اعظم

بہت سے حاسدیں دن رات تھے اس فکر میں آقا
بجھے کیسے تری شمعِ ولایت مفتیٔ اعظم

تری شمعِ ولایت کل بھی تھی ہے آج بھی روشن
فروزاں ہی رہے گی تا قیامت مفتیٔ اعظم

کسی کو اعلیٰحضرت کوئی کہدے فرق کیا پڑتا
جو اعلیٰ ہے رہے گا اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم

کی قائم اعلیٰحضرت نے ترے نامِ مبارک پر
رضائے مصطفٰے سنی جماعت مفتیٔ اعظم

ہوا بچھڑا ابھی زندہ پاؤں مارا جس گھڑی تو نے
یہ سب نے دیکھ لی تیری کرامت مفتیٔ اعظم

ضیاءالدین احمد قطبِ طیبہ نے کہا مجھ سے
امانت ہیں سراپا اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم

ہیں ہر خطّے میں دنیا کے تمہارے چاہنے والے
تمہاری ہے یہ عالمگیر شہرت مفتیٔ اعظم

مدینے کے مشائخ نے کہا قطبِ زماں تم کو
شنشاہِ مدینہ کی عنایت مفتیٔ اعظم

وہ عالم ہو کہ مفتی سب کی تم اصلاح فرماتے
تمہیں ہو تاجدارِ اہلِ سنت مفتیٔ اعظم

عمل سنت پہ فرماتے تھے زندہ سنتیں کرتے
تمہیں ہو شیخِ ملت محیِ سنت مفتیٔ اعظم

بہت سے مفتیوں کی آپ نے اصلاح فرمائی
ہو فخرِ تاجدارانِ شریعت مفتیٔ اعظم

مدینے سے ضیاء الدین حضرت بھیجیں بیٹے کو
کرانے آپ سے سرکار بیعت مفتیٔ اعظم

نہیں بیعت کیا قطبِ مدینہ نے ترے آگے
تجھے ہے غوثِ اعظم سے وہ نسبت مفتیٔ اعظم

ہوئے یوں فضلِ رحماں طیبہ سے آ کر بریلی میں
بفرمانِ ضیاء الدین بیعت مفتیٔ اعظم

بہت اکرام فرمایا کیا تھا آپ نے بیعت
دی مہمانِ مدینہ کو خلافت مفتیٔ اعظم

نجیب حیدر میاں کی والدہ پیرانی اماں کو
بفرمانِ حسن فرمائیں بیعت مفتیٔ اعظم

نجیب حیدر میاں کو سیدی افضل میاں کو بھی
بفرمانِ حسن فرمائیں بیعت مفتیٔ اعظم

تری داڑھی کے دھوبن سے غشی بھی دور ہو جائے
ہو کیسا ہی بخار ہو جائے رخصت مفتیٔ اعظم

کہا ہے خواب میں غوث الوریٰ نے نائب ومظہر
ہوئے یوں جلوگاہِ قادریت مفتیٔ اعظم

مریدوں کو ترے مفتیٔ اعظم جو کریں بیعت
نہیں رکھتے ہیں وہ علمِ طریقت مفتیٔ اعظم

سمجھ بیٹھے ہیں اپنے کو ولی عارف معاذ اللہ
عمل انکا خلافِ قادریت مفتیٔ اعظم

وہ اپنے باپ کا بھی باپ بننا چاہتے ہیں کیا؟
کریں تیرے مریدوں کو جو بیعت مفتیٔ اعظم

بھلا ان اولیاء تک کے مریدوں کو کریں طالب
بہت سے سنّی پیرانِ طریقت مفتیٔ اعظم

گواہ اپنا پہاڑوں کو بنالو کلمہ پڑھ پڑھکر
حدیثیں جب سنائیں اعلیحضرت مفتیٔ اعظم

عجب منظر تھا سرکارِ رضا کے ساتھ مل ملکر
سبھی پڑھنے لگے کلمہ شہادت مفتیٔ اعظم

وہ دریا ریت سبزہ اور پہاڑوں کو کریں شاہد
اذاں خود ہی پڑھیں خود ہی اقامت مفتیٔ اعظم

نماز باجماعت کو پہاڑوں میں رکھیں قائم
امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم

الارم میں سریلی راگ جب بجنے لگا بولے
ہے ناجائز یہ ہے حکمِ شریعت مفتیٔ اعظم

بزرگانِ کچھوچھہ بولے علم و فضل ادب میں اب
نہیں دیکھا ہے کوئی مثل حضرت مفتیٔ اعظم

خلیفہ اور شاگرد آپ کے دنیا میں پھیلے ہیں
جو دینِ پاک کی کرتے ہیں خدمت مفتیٔ اعظم

محدّث اعظمِ ہند سے جو بیعت کے لئے آتا
ترے آگے نہیں کرتے تھے بیعت مفتیٔ اعظم

بجے دنیا میں ڈنکا جن کے علم و فضل کا واللہ
وہ ہیں ابنِ حضورِ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم

بریلی میں رہا کرتے تھے حضرت مفتیٔ اعظم
مگر کرتے تھے دنیا پر حکومت مفتیٔ اعظم

امانت اہلِ ہندو پاک ہیں اس بات کے شاہد
بدل دیتے تھے منٹوں میں حکومت مفتیٔ اعظم

منقبت شریف

بفرمائش حافظ محمد رضائے رسول شبِ 11 رشوال 1436ھ کھمریا کے جلسے میں اشعار قلمبند کئے:

مرشد ہمارا مصطفیٰ بیٹا رضا کا ہے
بیشک مُجَدِّد اور ولی اس صدی کا ہے

قطبِ زمانہ نوری نے جو کہہ دیا ہوا
پیدا ہوا بریلی میں بیٹا رضا کا ہے

پیدائشی ولی ہے مبارک رضاؔ کو ہو
یہ علمِ غیب حضرتِ نوری میاں کا ہے

پیدائشی ولی ہے طویل عمر پائے گا
سَو سال بعد ہوگا جو سب کچھ بتایا ہے

ابنِ رضا تو احمدِ نوری کا فیض ہے
چشم و چراغ حضرتِ احمد رضا کا ہے

جس نے کہا امانتِؔ رضوی وہ سچ کہا
جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے



روشن رضا کی شمعیں مسلسل ہیں آج بھی

زندہ مزار میں شہِ کربل ہیں آج بھی
بَلْ اَحْیَا پڑھ قرآن مفصّل ہیں آج بھی

جس ہاتھ میں ہے لاٹھی اُسی کی ہے بھینس بس
مردود کہہ رہا ہے کہ جل تھل ہیں آج بھی

فرعونیت کبھی نہیں سر سبز ہو سکی
کمزور اہلِ حق سہی جل تھل ہیں آج بھی

اعدائے دیں نے جتنی جلائی تھیں بجھ گئیں
روشن رضا کی شمعیں مسلسل ہیں آج بھی

توبہ کی پھر معافی ہوئی پھر وہی رَوِش
جل تو گئی ہے رسی مگر بل ہیں آج بھی

حق گوئی حق پسندی امانتؔ چلی گئی
چھائے ہوئے تو ظلم کے بادل ہیں آج بھی

ولی ابن ولی ابن نقی ابن رضا تم ہو

عرس رضوی ۲۰۰۰ء/۱۴۲۱ھ بریلی شریف ۲۳ صفر کو طرحی نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا مصرع طرح تھا۔
’’جمالِ حضرتِ احمد رضا کا آئینہ تم ہو‘‘ حضور مفتیٔ اعظم ہند کی موجودگی میں فقیر مصطفوی نے بھی یہ اشعار پیش کئے:

ضیائے محفلِ اہلِ سنن اے مصطفیٰ تم ہو
ولی ابنِ ولی ابنِ نقی ابنِ رضا تم ہو

جہاں پہنچے پہنچتے ہی جمع ہو جاتے پروانے
مرے مفتیٔ اعظم شمعِ بزمِ اولیا تم ہو

حضورِ اعلیٰ حضرت کو نہ دیکھا جس نے وہ دیکھے
میرے مفتیٔ اعظم تم کو ہم شکلِ رضا تم ہو

نمازِ فرض اب بھی باوجودِ ضعف و کمزوری
کھڑے ہو کر پڑھے جو شخص وہ مردِ خدا تم ہو

یہ ہے تقوے کا عالم آپ کا اے مفتیٔ اعظم
امام الاتقیا جس کو کہیں اہلِ تُقیٰ تم ہو

سراپا اعلیٰ حضرت دیکھنا ہو جس کو وہ دیکھے
جمالِ حضرتِ احمد رضا کا آئینہ تم ہو

فصاحت میں بلاغت میں فقاہت میں صداقت میں
جمالِ حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

تمھیں کر دے عطا مولا تعالیٰ عمرِ طول آقا
کرم فرما ہمارے سر پہ یعنی دائما تم ہو

امانتؔ قادری کو کچھ نہیں خطرہ حوادث کا
مرے سرکار اہلِ سلسلہ کے ناخدا تم ہو

مبارک ہو مبارک جشنِ صد سالہ مبارک ہو

جشنِ صد سالہ مفتیٔ اعظم ہند بمبئی میں رضا اکیڈمی نے منایا تھا۔ الحاج سعید نوری صاحب کی فرمائش پر فقیر مصطفوی نے یہ نظم لکھی۔

حضورِ مفتیٔ اعظم کا یہ جلسہ مبارک ہو
مبارک ہو مبارک جشنِ صد سالہ مبارک ہو

رضا کے لاڈلے کا جشنِ صد سالہ منایا ہے
رضا اکیڈمی والوں کا یہ جذبہ مبارک ہو

امامِ احمد رضا کے لاڈلے سے اس کو نسبت ہے
لگا ہے ممبئی میں آج اک میلہ مبارک ہو

امام احمد رضا کے مسلکِ برحق کو پھیلایا
امام الانبیا کے نور کا جلوہ مبارک ہو

رضا والوں نے کر کے منعقد یہ جشنِ صد سالہ
لگایا یارسول اللہ کا نعرہ مبارک ہو

ہلایا قصرِ باطل کو گرایا قصرِ باطل کو
رُلایا اہلِ باطل کو بفضل اللہ مبارک ہو

چلے آئے ہیں ہند و پاک اور دیگر ممالک سے
ہزاروں عاشقوں کے عشق کا جذبہ مبارک ہو

رضا اکیڈمی نے پرچم حق کو کیا اونچا
رَفَعْنَا کا ملے ہر فرد کو صدقہ مبارک ہو

شریعت کا ہمیں پابند ہر حالت میں رہنا ہے
رواں ہے مفتیٔ اعظم کا یہ سکّہ مبارک ہو

مٹاؤ نفس کو زندہ ضمیر اپنا سدا رکھّو
غلامو مفتیٔ اعظم کا یہ ورثہ مبارک ہو

ولی ابنِ ولی کا ہم شبیہِ غوثِ اعظم کا
اِمَامُ اعظم کے نائب کا ہمیں رستہ مبارک ہو

یہ منزل ہے طریقت کی یہ رستہ معرفت کا ہے
دلوں میں اُن کی صورت کا ہمیں نقشہ مبارک ہو

ہزاروں نیکیوں سے علم کی مجلس ہی بہتر ہے
مرے آقا مرے مولا کا یہ مُژدہ مبارک ہو

ہزاروں اولیا کے مفتیٔ اعظم ہوئے مرشد
شرع کے تاجور کو تاجِ شاہانہ مبارک ہو

مبارک باد دیں رب کے فرشتے ذکر والوں کو
شریکِ ذکر ہوں یہ ذکر یہ حلقہ مبارک ہو

(ق)

کہیں آمین۔ فرمائیں خوشی خوبی ہو تم سب کو
سبھی بخشے گئے سرکار کا وعدہ مبارک ہو

گنہگاروں کے حق میں نوری مخلوقِ خدا کہہ دے
سبھی بخشے گئے۔ فضلِ رسول اللہ مبارک ہو

امانتؔ از طفیلِ اعلیحضرت مفتیٔ اعظم
امانتؔ نسبتِ سرکارِ مارہرہ مبارک ہو

امانتؔ مفتیٔ اعظم کا دامن ہم نے پکڑا ہے
اُسی دامن کا محشر میں ہمیں سایہ مبارک ہو

پوچھتے ہو عزیزم شہابِ رضا

عزیزم مولانا شہاب الدین رضوی نے ''مفتیٔ اعظم اور ان کے خلفاء'' کتاب لکھی فقیر مصطفوی سے کچھ سوالات کئے تو یہ اشعار فقیر مصطفوی نے لکھے:

پوچھتے ہو عزیزم شہابِ رضا
پیر و مرشد کی بھائی مجھے کیا ادا

ہر ادا تھی انوکھی نرالی ادا
کہئے کہدوں پسند آئی ہے ہر ادا

بھائی مجھ کو مرے شیخ کی ہر ادا
جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ

دیکھنے سے جنھیں یاد آئے خدا
شکل پرنور ہم شکلِ غوث الوریٰ

مرشدی مفتیٔ اعظم ابنِ رضا
تھے سراپا رضا مصطفائے رضا

جن کے تقوے کا عالم میں شہرہ ہوا
جن سے بیعت ہوئے اولیا اصفیا

پائی صحبت جنھوں نے بنے اتقیا
یہ امانتؔ انھیں کا ہے ادنیٰ گدا

عکس اعلیٰ حضرت ہیں ضیا

1395_96ھ والدین ماجدین کے ساتھ حج وزیارت کا شرف حاصل ہوا۔
یہ اشعار مدینہ منورہ میں قلمبند کئے:

کیا ہو مدحت ان کی عکس اعلیٰحضرت ہیں ضیا
منبع فیضان دربار رسالت ہیں ضیا

کردیئے ہیں سیکڑوں روشن چراغِ مصطفیٰ
شیخ کامل اور ضیائے دین و ملت ہیں ضیا

مفتیٔ دیں بوالمساکیں اس فقیہ العصر کو
جس نے دی ہے خود اجازت اور خلافت ہیں ضیا

عظمت سرکار کا ڈنکا بجانے کے لئے
شہر طیبہ بھیجیں جن کو اعلیٰ حضرت ہیں ضیا

رہتے ہیں ستّر برس سے شہر طیبہ میں حضور
مرد حق آگاہ بحر علم و حکمت ہیں ضیا

جذب کا عالم رہا کتنے برس بغداد میں
جن پہ طاری بس وہی شیخ طریقت ہیں ضیا

دشمنانِ مصطفیٰ کا طیبہ میں کرتے ہیں رد
قطبِ عالم غوث اعظم کی کرامت ہیں ضیا

قطب طیبہ طیبہ میں قاری امانت قادری
آپ کو دیں کُل سلاسل کی خلافت ہیں ضیا

طیبہ میں رہ کر بتایا تجھ کو تیرے گھر کا حال
صاحب کشف و کرامت اے امانتؔ ہیں ضیا

ساتھ میں امّی بھی اور حاجی ہدایت ہیں ضیا
ساتھ میں ہے روشنی شمع ہدایت ہیں ضیا



بیاں ہو وصف مجھ سے کیا ضیاء الدین حضرت کا

1400ھ میں حج وزیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ہمراہ برادرم حافظ حاجی قاری محمد عنایت رسول صاحب محترم مدینہ منورہ میں یہ منقبت قلمبند ہوئی:

بیاں ہو وصف مجھ سے کیا ضیاء الدین حضرت کا
کرم اُن پر خصوصی ہے شہنشاہِ رسالت کا

وہ فرماتے بہتّر سال سے ہوں شہر طیبہ میں
مگر اب تک نہیں دیکھا ہے ثانی اعلیٰ حضرت کا

وہ فرماتے ہیں صدقہ ہے حضور اعلیٰ حضرت کا
شرف حاصل ہوا مجھ کو مدینے کی سکونت کا

نہ چھوٹا اُن سے ماشاء اللہ دامن استقامت کا
ہوا اُن پر بہت ہی ظلم بھی نجدی حکومت کا

ملا ہے تین مہ موقع مدینے میں اقامت کا
بلندی پر مقدر ہے عنایت کا امانت کا

عنایت نے جماعت کی تراویح میں پڑھا قرآں
شرف حاصل ہوا اُن کو مدینے میں تلاوت کا

امانتؔ اور عنایت شہر طیبہ میں یہ ہے صدقہ
مرے والد مکرم محترم حاجی ہدایت کا

منقبت شریف

قطبِ بلگرام حضرت علامہ مولانا سید شاہ آلِ محمد ستھرے میاں صاحب سجادہ نشین
خانقاہ واحدیہ بلگرام شریف

نور چشم حضرت اچھے میاں
واحدی گلشن کے تھے روحِ رواں

میرے آقا حضرت ستھرے میاں
سیدی آلِ محمد مہرباں

واصل حق ہوگئے قطب زماں
اہل سنت کرتے ہیں آہ و فغاں

رَمَضَانِ پاک تھا انیسواں
چودہ سو تھی پندرہ سال رواں

روز دو شنبہ چلے سوئے جناں
کرنے دیدارِ شہِ کون ومکاں

پہنچے جس دم خلد میں ستھرے میاں
حوریں دوڑیں اور غلمانِ جناں

فخر ملت نازش ہندوستاں
مظہر اسلاف مخدوم جہاں

قادری رضوی امانتؔ کے یہاں
پہلی بھیت آئے تھے مخدوم جہاں

جشن دستارِ فضیلت میں جہاں
جلوہ گر تھے دو سو عالم مفتیاں

اس میں تھے دو روز سے جلوہ کناں
بانٹتے تھے فیض سرکار کلاں

کون سرکارِ کلاں قطبِ جہاں
تاجدارِ اولیا غوثِ زماں

عرض کرتا ہے غلام آستاں
طالبانِ فیض آئے ہیں یہاں

از طفیلِ حضرتِ اچھے میاں
از طفیلِ مصطفیٰ نوری میاں

از طفیلِ حضرتِ ستھرے میاں
ہو عطا ہم سب کو فیضِ بیکراں

نظم ہو مقبول یا ستھرے میاں
ہو امانتؔ کامیاب و کامراں

مصطفیٰ حیدر حسن مرد خدا کا عرس ہے

مصطفیٰ حیدر حسن مرد خدا کا عرس ہے
آل و اولادِ حبیبِ کبریا کا عرس ہے

تاجدارِ سنیت سرچشمۂ برکاتیت
اہلِ سنت اہلِ حق کے پیشوا کا عرس ہے

مسندِ برکاتیت کی زیب و زینت جس سے تھی
سید مارہروی زین العبا کا عرس ہے

درس لیتے جس سے اپنے وقت کے روشن ضمیر
یعنی قطبِ وقت حیدر مصطفیٰ کا عرس ہے

ماہِ غوث پاک میں غوث و نبی سے جا ملا
کرتے کرتے ذکرِ حق اس باخدا کا عرس ہے

سن ہوئی چودہ سو سولہ آئی جب پندرہویں شب
ہوگیا واصل بحق اس باصفا کا عرس ہے

مفتیٔ اعظم کے دل کا چین اور آنکھوں کا نور
مصطفیٰ پیارے کے پیارے مصطفیٰ کا عرس ہے

یادگارِ احمدِ نوری میاں آلِ رسول
جان و شانِ سید آل مصطفیٰ کا عرس ہے

حضرتِ آلِ محمد شاہ حمزہ کی ضیا
نورِ عینِ آل احمد پُر ضیا کا عرس ہے

عبدِ واحد بلگرامی غوث و خواجہ آئے ہیں
آج مارہرہ میں ان کے دلربا کا عرس ہے

آج مارہرہ میں آئے ہیں بہت سے اولیا
اس لئے اک جانشینِ اولیا کا عرس ہے

جلوۂ فاروق و عثماں جلوۂ بوبکر تھا
جلوۂ حسنین ظلِّ مرتضیٰ کا عرس ہے

آخری دم تک اشاعت دین کی کرتے رہے
ترجمانِ مسلکِ احمد رضا کا عرس ہے

حضرت الحاج سید شہ حسین قادری
آپ کے بھائی سراج الاصفیا کا عرس ہے

یہ امین قادریت اشرف و افضل نجیب
جس کی کرنیں ہیں اسی نورالہدیٰ کا عرس ہے

مانگ لے جو مانگنا ہو اے امانتؔ قادری
صاحبِ جود و سخا بحرِ عطا کا عرس ہے



منقبت حضور سید العلماء مارہروی

صدر آل انڈیا آقائے نعمت
تھی نازاں آپ پر آقا صدارت

تھی انس سو چھتّر عیسوی جب
مرے آقا ہوئے دنیا سے رخصت

دو جولائی جمادی الاخریٰ گیارہ
کو صدرِ ہند نے فرمائی رحلت

مجاہد بھی مناظر اور مقرّر
تھے حافظ قاری مفتی میرے حضرت

لقب تھا سید العلما حکیما
ہے گریاں آپ کی رحلت پہ حکمت

ہیں اولادِ رسول اللہ بے شک
جناب مصطفیٰ مخدوم ملّت

وہابی سے ہمیشہ دور رہنا
یہ آلِ مصطفیٰ کی ہے نصیحت

عمل ان کی نصیحت پر کریں ہم
الٰہی ہے دعائے اہلِ سنّت

الٰہی خاتمہ ایمان پر ہو
بآلِ مصطفیٰ آقائے ملت

امانتؔ قبر میں زندہ ہیں سیّد
بنی دلہن مرے دولھا کی تربت

نورِ چشمِ حضرتِ نوری میاں جاتا رہا

یادگار مشائخ مارہرہ مقدسہ سیّد العلما سند الحکما قائد اہل سنن علامۂ زمن حضرت مولانا الحاج الشاہ سید ابوالحسنین آل مصطفیٰ میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے وصال پرملال پر فقیر نوری نے یہ منقبت لکھی عرس چہلم کے موقع پر مارہرہ شریف میں پیش کی:

11 ر جمادی الاخریٰ 1394ھ

نورِ چشمِ حضرتِ نوری میاں جاتا رہا
گلشنِ برکاتیت کا باغباں جاتا رہا

اہل سنت کرتے ہیں آہ وفغاں جاتا رہا
فخر ملت نازش ہندوستاں جاتا رہا

شہ ابوالحسنین حافظ قاری و مفتی حکیم
صاحب فیضان فخر مفتیان جاتا رہا

تھا مجاہد بھی مناظر واعظِ شیریں بیاں
سنیوں کا درحقیقت حکمراں جاتا رہا

حامئ ملت وقار اہل سنت مرد حق
سیّدِ مارہرہ مخدومِ جہاں جاتا رہا

کی اشاعت مسلکِ احمد رضا کی عمر بھر
سنّیت اور رضویت کا پاسباں جاتا رہا

مفتیاں اہلِ سنت کرتے ہیں آہ وفغاں
آہ وہ علم شرع کا نکتہ داں جاتا رہا

رو کے کہتا ہے زبان حال سے علمِ جفر
آہ صدرِ ہند میرا راز داں جاتا رہا

خوب روشن کر کے دینِ پاکِ احمد کا چراغ
ماہ تاباں وارثِ پیغمبراں جاتا رہا

مفتئ اعظم کے دل کا چین اور آنکھوں کا نور
مصطفیٰ پیارے کا پیارا لطف جاں جاتا رہا

سن چوہتر عیسوی تھی اور دو جولائی تھی

سید آل مصطفیٰ سوئے جناں جاتا رہا

پھول جھڑتے تھے زباں سے برسرِ ممبر مدام

اہل سنت کا امانت گل فشاں جاتا رہا



منقبت شریف

درشان اقدس یادگار سلف صالحین ناصرِ دینِ متین حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ ابو المساکین مفتی محمد ضیاء الدین صاحب مفتیٔ پیلی بھیت شریف۔

یادگارِ رضا ضیاء الدین
عکسِ غوث الوریٰ ضیاء الدین

اہلِ تقویٰ بھی کہتے ہیں تجھ کو
اشرف الاتقیا ضیاء الدین

قطبِ بطحا مکینِ بطحا ہے
پیر و مرشد ترا ضیاء الدین

یا الٰہی وہ پائیں عمرِ طویل
ہے دعائے ضیا ضیاء الدین

وصی احمد محدّثِ آفاق

تو نے اُن سے پڑھا ضیاء الدین

ان کی توصیف کیا کرے کوئی

اُن کے واصف رضا ضیاء الدین

آؤ پھیلاؤ جھولیاں بھر لو

ہے درِ فیض وا ضیاء الدین

سنِ ہجری تھی تیرہ سو چونسٹھ

خلد میں جب گیا ضیاء الدین

جنوری چار سَنہ تھی چووالس

دن جمعرات کا ضیاء الدین

اور اَٹھارہویں محرَّم تھی

واصلِ حق ہوا ضیاء الدین

پھول چُن لو سجاؤ سہرے کو

آج دولہا بنا ضیاء الدین

یوں محرم میں ہے سفر کہ رہے

قربِ احمد رضا ضیاء الدین

جانشیں آپ کے و جیہہ الدین
فخرِ اہلِ تُقیٰ ضیاء الدین

یہ امانت رسول مصطفوی
ہے عبیدِ رضا ضیاء الدین

منقبت شریف

درشان استاذ محترم عارف باللہ مفتیٔ پیلی بھیت جانشین حضرت ابوالمساکین علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد وجیہہ الدین صاحب امانی رضوی۔

عالمِ علمِ شریعت شہ وجیہ الدین ہیں
واقفِ اسرار و حکمت شہ وجیہ الدین ہیں

مفتیٔ اعظم کے عاشق قطبِ طیبہ کے مجاز
اور ضیائے اعلیٰ حضرت شہ وجیہ الدین ہیں

کی عطا طیبہ میں دادا پیر نے بھی جس کو وہ
کل سلاسل کی اجازت شہ وجیہ الدین ہیں

چھوڑا جس نے دین کی خاطر وطن گھر بار سب
بس وہی مفتیٔ ملّت شہ وجیہ الدین ہیں

مصطفیٰ پیارے نے لو اور دو کہا ہے خواب میں
جس سے وہ پیر طریقت شہ وجیہ الدین ہیں

جس کے تقوے کی مچی ہے دھوم پیلی بھیت میں
ہاں وہی اہل ولایت شہ وجیہ الدین ہیں

اے امانتؔ تو تو ہے فرزندِ روحانی مرا
جس نے فرمایا وہ حضرت شہ وجیہ الدین ہیں

مرحبا صد مرحبا فضل الصمد مانا میاں

۱۱؍صفر مظفر ۱۴۳۲ھ اتوار ۱۶؍جنوری ۲۰۱۱ء کو بریلی شریف حاضر ہوا واپسی پر راستہ میں حضرت فضل الصمد مانا میاں کی منقبت کے اشعار زبان پر آئے۔

فضلِ محبوبِ خدا فضل الصمد مانا میاں
عاشقِ احمد رضا فضل الصمد مانا میاں

آپ کرتے تھے بہت مفتیٔ اعظم کا ادب
واقفِ علمِ رضا فضل الصمد مانا میاں

اعلیٰحضرت ہی نے رکھا آپ کا اسمِ شریف
مرحبا صد مرحبا فضل الصمد مانا میاں

شہ وصی احمد محدث سورتی دادا میاں
آپ انھیں کی ہیں ضیا فضل الصمد مانا میاں

اعلیٰحضرت پیلی بھیت آئے تمھارے گھر پہ خود
پھر مرید اپنا کیا فضل الصمد مانا میاں

آپ تھے مجذوب سالک اور فنا فی الشیخ بھی
آپ کا رتبہ بڑا فضل الصمد مانا میاں

آپ انگوٹھے چومتے احمد رضا کے نام پر
میں نے دیکھا بارہا فضل الصمد مانا میاں

آپ کی حاجی ہدایت کی ولادت ایک دن
ایک دن حج تسمیہ فضل الصمد مانا میاں

آپ کے دادا محدث سورتی کا مرتبہ
کوئی کیا جانے بھلا فضل الصمد مانا میاں

سیکڑوں مفتی ہیں شاگردِ محدّث سورتی
ان کے پوتے مرحبا فضل الصمد مانا میاں

اعلیٰحضرت کے خلیفہ حضرت عبد الاحد
ان کے بیٹے مرحبا فضل الصمد مانا میاں

حضرت عبد الاحد کے آپ ہیں نورِ نظر
خوب پایا مرتبہ فضل الصمد مانا میاں

آپ کی **قاری امانتؔ** لکھ کے لایا منقبت
قادری رضوی گدا فضل الصمد مانا میاں

منقبت شریف

''سلطان مناظرین''
.....1401ھ.....

''آہ وہ شمسِ رضا جاتا رہا''
.....1401ھ.....

آہ بدرِ اولیا جاتا رہا
تاجدار اصفیا جاتا رہا

اہل حق کا پیشوا جاتا رہا
سنیوں کا مقتدا جاتا رہا

واصفِ شاہِ دنیٰ جاتا رہا
عاشق غوث الوریٰ جاتا رہا

کیا مناقب ہوں بھلا مجھ سے بیاں
رہبرِ راہِ ہدیٰ جاتا رہا

اہلِ سنت اہلِ حق اہلِ نظر
اہلِ دل کا رہنما جاتا رہا

جس سے پُر رونق تھا اسلامی چمن
وہ جمالِ اولیا جاتا رہا

تھا ضیاء الدین احمد نام پاک
مظہرِ احمد رضا جاتا رہا

نام میں الشاہ مدنی جب ملا
سالِ رحلت مل گیا جاتا رہا

جس نے عالم کو منور کر دیا
آہ وہ شمس رضا جاتا رہا

.....1401ھ....

چار ذی الحجہ تھی روز جمعہ تھا
سوئے جنت شہ ضیا جاتا رہا

مسجدِ نبوی سے سُن لی جب اذاں
کرنے جمعے کو ادا جاتا رہا

ملنے محبوب خدا سے بالیقیں
جب بلاوا آگیا جاتا رہا

ربِّ کعبہ کی حضوری کے لئے
اس جہاں سے دائما جاتا رہا

سوئے فردوسِ بریں کلمہ شریف
پڑھتے پڑھتے مرحبا جاتا رہا

اہلِ بیتِ پاک کے قدموں کا وہ
بوسہ لینے باخدا جاتا رہا

بے ٹھکانوں کا تھا مسکن جس کا در
بیکسوں کا آسرا جاتا رہا

موتِ عالِم موتِ عالَم ہے حدیث
زندگی کا اب مزا جاتا رہا

اے امانتؔ بس یہی تاریخ ہے
نائبُ الشّاہ رضا جاتا رہا

.....1401ھ.....

منقبت حافظِ ملت

سراپا مظہرِ صدر الشریعت حافظِ ملّت
تھے اپنے وقت کے بدر الطریقت حافظِ ملّت

جسے دیدار کرنا ہو میرے صدرالشریعہ کا
وہ دیکھے تیری صورت اور سیرت حافظ ملت

ہزاروں مشعلیں کیں جس نے روشن علم وعرفاں کی
وہی ہیں شمعِ بزمِ اہلِ سنّت حافظ ملّت

خلافت اعلیٰ حضرت سے ملی صدرالشریعہ کو
انھوں نے آپ کو بخشی خلافت حافظِ ملت

ابوالبرکات کے صدقے میں عزعلم وعمل مولیٰ
عطا کردے طفیلِ اعلیٰ حضرت حافظِ ملت

تھے مفتی مولوی مولانا علامہ محدث بھی
تھے صوفی با صفا شیخِ طریقت حافظِ ملت

بفیضِ سید العلما بفیض احسن العلما
مبارک پور میں فیضان برکت حافظِ ملّت

ہوں اشرفیہ کے فارغ منظر اسلام کے فارغ
جدھر دیکھو ہے فیضِ اعلیٰ حضرت حافظِ ملّت

محدّث سورتی احمد رضا کے علم کا دریا
تھے بحر معرفت قاری امانتؔ حافظِ ملت



بولے شہِ تحسین تو حسان رضا ہے

تحسین رضا مفتیٔ اعظم کی رضا ہے
تحسین رضا مفتیٔ اعظم کی ادا ہے

جو شہر بریلی کا مُحدِّث بخدا ہے
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

جو مفتیٔ اعظم کی شباہت بخدا ہے
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

صدر العلما رونقِ بزمِ عُرفا بھی
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

شہزادۂ استادِ زمن حضرت حسنین
شہزادۂ حسنین تو تحسین رضا ہے

علامہ حسن حضرت تحسین کے دادا
بابا شہِ تحسین کا سرکار رضا ہے

صدر العلما ہو گئے شامل شہدا میں
مقبول یقیناً ہوئی حضرت کی دعا ہے

ہیں ہند کے وہ مفتیٔ اعظم مرے مرشد
استادِ زمن مرشدِ برحق کا چچا ہے

اولادِ رضا شاعری میں ماہر کامل
ریحان بھی اختر بھی ہے تحسین رضا ہے

جب جشن میں تو نے پڑھے اشعار امانتؔ
بولے شہِ تحسین تو حسّان رضا ہے

نورِ نگاہِ مفتیٔ اعظم چلا گیا

نور نگاہِ مفتیٔ اعظم چلا گیا
تھا نائب رسول مکرم چلا گیا

پوتا شہِ حسن کا وہ تحسین ِ سنیت
احمد رضا کا فیضِ مجسم چلا گیا

کہتی تھی جس کو خلق محدث بریلوی
مسند نشین سید عالم چلا گیا

حسنین کا تھا پیارا دلارا حسین کا
علمِ حسن کا احسن و اعلم چلا گیا

شیخ الحدیث شیخ طریقت تھی جس کی ذات
اہلِ سنن کا محسن و ہمدم چلا گیا

مخدوم اہلِ سلسلۂ رضویہ بھی تھا
مفتی فقیہ شیخِ مفخم چلا گیا

گھر سے چلا تھا جلسے میں واپس نہیں ہوا
ہر آنکھ کرکے پرنم و پرغم چلا گیا

پڑھنے نماز جمعہ چلا راستے ہی میں
واصل بحق ہوا وہ معظم چلا گیا

اٹھائس ہجری جمعے کو اٹھارویں رجب
سوئے جناں بماہِ معظم چلا گیا

جو تھا غریب پرور و غربت پسند بھی
ہمدرد تھا غریبوں کا ہمدم چلا گیا

جو چاروں مدرسوں کا تھا شیخ الحدیث وہ
تھا عالموں کا شیخ مسلم چلا گیا

قاری امانتؔ اس کا بیاں کیا ہو مرتبہ
مرشد کا تھا خلیفۂ اعظم چلا گیا

مرحبا مرحبا ضیاء الدین

پرتوِ مرتضیٰ ضیاء الدین
ظِلِّ احمد رضا ضیاءالدین

وصی احمد محدِّثِ آفاق
ہیں انھیں کی ضیا ضیاءالدین

کیا فضائل ہوں ان کے مجھ سے بیاں
اُن کے واصف رضا ضیاءالدین

دینِ حق کے چراغ کو تم نے
خوب روشن کیا ضیاء الدین

قطبِ بطحا کہا مشائخ نے
مرحبا مرحبا ضیاء الدین

اعلیٰ حضرت سے تم نے جو پایا
کم کسی کو ملا ضیاءالدین

مرشدی مصطفیٰ سے پوچھے کوئی
آپ کا مرتبہ ضیاء الدین

ہے امانتؔ رسول مصطفوی
تیرے در کا گدا ضیاءالدین



مدینے میں ضیاء الدین حضرت فضلِ رحماں ہیں

بحمد اللہ تاجِ اہلِ سنت فضلِ رحماں ہیں
ملی جن کو مدینے میں سکونت فضلِ رحماں ہیں

مدینے میں ہوئی جس کی ولادت فضلِ رحماں ہیں
مدینے ہی میں پائی جس نے رحلت فضلِ رحماں ہیں

مدینے میں ہوا مسکن مدینے میں ہوا مدفن
بہت ہی خوش نصیب واعلیٰ نسبت فضلِ رحماں ہیں

تھے اس جنت میں پہلے جس پہ قرباں جنتیں ساری
چلے جنت ہی سے پھر پہنچے جنت فضلِ رحماں ہیں

اواخر ماہِ عید الفطر میں رب سے ہوئے واصل
ملائک سے ملے جو عید حضرت فضلِ رحماں ہیں

تہتر سال طیبہ میں ملے قطبِ مدینہ کو
انہیں کے جانشین مخدوم ملت فضلِ رحماں ہیں

ملا والد سے زیادہ وقت جس کو شہر طیبہ میں
وہ فرزندِ ضیاء الدین حضرت فضلِ رحماں ہیں

کہا قطبِ مدینہ جن کو اہل اللہ نے اکثر
انہیں حضرت کے بیٹے باکرامت فضلِ رحماں ہیں

مدینے میں جنھوں نے شمع ایماں کو کیا روشن
وہی تو شمع بزمِ اعلیٰ حضرت فضلِ رحماں ہیں

ضیاء الدین احمد تھے خلیفہ اعلیٰ حضرت کے
خلیفہ مفتیٔ اعظم کے حضرت فضلِ رحماں ہیں

حمایت بابا کا بخشیں لقب قاری امانتؔ کو
مدینے میں ضیاء الدین حضرت فضلِ رحماں ہیں

عکس صدرالشّریعت جہانگیر ہیں

مفتیٔ دین وملت جہانگیر ہیں
پیکرِ علم و حکمت جہانگیر ہیں

جن کے شاگرد ہیں شاہِ اختر رضا
تاجدار فضیلت جہانگیر ہیں

خوب دیتے تھے درسِ حدیثِ رسول
راز دارِ حقیقت جہانگیر ہیں

درس وتدریس تحقیق کے شیخ تھے
دارالافتا کی زینت جہانگیر ہیں

چلتا پھرتا مدرسہ تھے بحر العلوم
عکسِ صدرالشریعت جہانگیر ہیں

ہر جگہ جس نے احقاقِ حق ہی کیا
کوہِ صدق و صداقت جہانگیر ہیں

جس نے کعبے میں ابطالِ باطل کیا
جبلِ استقامت جہانگیر ہیں

کردیا اک وہابی کو کعبے میں بھی
جس نے مبہوت حضرت جہانگیر ہیں

لگ گئی بھیڑ سب عسکری آ گئے
صاحبِ فتح و نصرت جہانگیر ہیں

حرمینِ شریفین میں مرحبا
ساتھ حافظ عنایت جہانگیر ہیں

حج میں قاری امانتؔ کے ہمراہ تھے
وہ رفیقِ زیارت جہانگیر ہیں

مفتیٔ اعظم ہند کی تھی جھلک
جن کا تقویٰ طہارت جہانگیر ہیں

ناشرِ مسلک شاہِ احمد رضا
عاشقِ اعلیٰ حضرت جہانگیر ہیں

دی رضا و کرامت عنایت کو بھی
جس نے اپنی خلافت جہانگیر ہیں

بچپنے ہی میں جس نے کلام خدا
کر لیا حفظ حضرت جہانگیر ہیں

وہ محدث مفسر مصنف بھی تھے
اور پیر طریقت جہانگیر ہیں

نائب مفتیٔ اعظم ہند بھی
رہبرِ اہل سنت جہانگیر ہیں

جن کے شاگرد ہیں مولوی چھ ہزار
وہ امینِ شریعت جہانگیر ہیں

ہر برس پہنچتے تھے پیلی بھیت میں
شمعِ بزمِ ہدایت جہانگیر ہیں

شہ ضیا نے کہا اے امانتؔ رسول
بحرِ علمِ شریعت جہانگیر ہیں

پیکرِ لطف و عطا خالد میاں

پیکرِ لطف و عطا خالد میاں
جلوۂ احمد رضا خالد میاں

جانشینِ مصطفیٰ خالد میاں
مظہرِ احمد رضا خالد میاں

مفتیٔ اعظم کے دل کا چین تھے
ابنِ بنتِ مصطفیٰ خالد میاں

آپ کے دیدار سے ملتا تھا خوب
لطف دیدِ شیخ کا خالد میاں

حضرتِ ساجد میاں کی یادگار
شمعِ بزمِ اصفیا خالد میاں

حجّ و زیارت کے سفر میں ساتھ ساتھ
یہ شرف تم کو ملا خالد میاں

مہتمم مظہر کا حضرت نے کیا
اور سونپا مَدْرَسَہْ خالد میاں

آپ ہیں مخدومِ اہلِ سلسلہ
آپ ہیں آلِ رضا خالد میاں

ماں کے دادا۔ آپ کے نانا میاں
مفتیٔ اعظم۔ رضا۔ خالد میاں

ڈر حکومت کا نہ میسا کا تمھیں
خوف سب پر چھایا تھا خالد میاں

آپ نے اُس وقت بے خوف وخطر
ردِّ نسبندی کیا خالد میاں

آپ نے میسا میں بھی چھپوا دیا
فتوئے ابنِ رضا۔ خالد میاں

آپ نے حضرت کا فتویٰ چھاپ کر
مُلک میں بٹوا دیا خالد میاں

عالم و عارف ولی روشن ضمیر
زینتِ بزمِ رضا خالد میاں

ہے خلیفہ آپ کا شامول بھی
اس کو کر دو پارسا خالد میاں

تھے یقیناً اے امانتؔ قادری
اعلیٰحضرت کی ضیا خالد میاں



منقبت شریف قطبِ قوم

سنہ ۱۴۳۹ھ

نائب غوث و رضا خلد بریں میں پہنچا
پرتَوِ خواجہ پیا خلد بریں میں پہنچا

مفتیٔ اعظمِ ہند کا ہوا مظہر اختر
وارثِ علمِ رضا خلد بریں میں پہنچا

غسلِ کعبہ کا شرف بھی شہِ اختر کو ملا
مرتبہ ایسا ملا خلد بریں میں پہنچا

بول اٹھے اہلِ سنن قادری رضوی دولہا
نوری برکاتیوں کا خلد بریں میں پہنچا

فخرِ ازہر کا لقب مصر سے پایا جس نے
وہ امیر العلما خلد بریں میں پہنچا

جس کو دنیا نے کہا تاجِ شریعت واللہ

ازہری شیخِ ہُدیٰ خلد بریں میں پہنچا

غل ہوا حوروں میں اختر رضا مفتی آیا

مرحبا سب نے کہا خلد بریں میں پہنچا

اہلِ سنّت تیری رحلت پہ کئی ملکوں سے آئے

مجمع بے مثل ہوا خلد بریں میں پہنچا

اخترِ برجِ ہدایت کے جنازے کی نماز

نقشہ عرفات کا تھا خلد بریں میں پہنچا

جس کا نانا ہے مجدّد مائۃِ حاضرہ وہ

جانشیں مصطفیٰ کا خلد بریں میں پہنچا

"مشغلہ انبیا" تاریخ امانتؔ کہدو

......سنہ ۱۴۳۹ھ......

بیس جولائی چلا خلد بریں میں پہنچا

منقبت

7 جمادی الاخریٰ 1405 ھجری روز پنجشنبہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد استاذ محترم نبیرۂ حضور شاہجی میاں شیخ القراء زینت الاصفیا حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی حکیم الحاج الشاہ قاری غلام محی الدین خاں صاحب خطیب شیری پیلی بھیتی مہتمم مدرسہ اشاعت الحق ہلدوانی نے وصال فرمایا چند اشعار ان کی بارگاہ میں ان کے عرسِ چہلم کے موقع پر اس فقیر حقیر نے پیش کیے جو مندرجہ ذیل ہیں۔ شب 5 اپریل 17 رجب المرجب

سب سے پہلے رقم ہو حمدِ خدا
پھر رسولِ خدا کی مدح و ثنا

بھیجئے ہدیۂ درود و ثنا
شاہِ طیبہ پہ پڑھئے صلِ علیٰ

مرحبا مرحبا کا شور ہوا
خلد میں پہنچا ایک مردِ خدا

غُل یہ حورانِ خلد میں بھی ہوا
آگیا واصفِ حبیبِ خدا

یعنی قاری غلام محی الدین
فخرِ ملت خطیب صدق و صفا

چل دیئے بس وہ سوئے خلد بریں
کرتے کرتے ہی ذکر آقا کا

ساتویں تھی جُمادی الاُخریٰ کی
فجر پڑھ کر وصال فرمایا

چودہ سو پانچ سالِ رحلت ہے
اور روزِ سعید پنج شنبہ

یا خدا خوب بارشِ رحمت
ان کی تربت پہ روز وشب فرما

موتِ عالِمْ ہے موت عالَمْ کی
ہے یہ فرمانِ شاہِ ہر دوسرا

مجھ سے اوصاف ان کے کیا ہوں بیاں
فنِ تجوید ان پہ نازاں تھا

وہ محدّث بھی تھے مفسّر بھی
عالم دین حافظِ یکتا

تھے وہ شہ جی میاں کے نورِ نظر
یاد گارِ مشائخ و عرفا

اعلیٰ حضرت کے عاشقِ صادق
حامیِ سُنتِ حبیبِ خدا

وہ دلاتے تھے خارجِ مسجد
اپنی مسجد میں بھی اذانِ جمعہ

فکر امانت تھی سالِ رحلت کی
ابرِ بخشش زبان پر آیا
1405

آپ تھے جلوۂ رضا قاری غلام محیِ الدیں

آپ جمالِ اولیا قاری غلام محیِ دیں
آپ مثالِ اصفیا قاری غلام محیِ دیں

شہ جی میاں حضور کی چوسی تھی آپ نے زباں
آپ مثالِ اصفیا قاری غلام محیِ دیں

زینتِ مسندِ قرأت آپ کی ذاتِ پاک تھی
رونقِ بزمِ اذکیا قاری غلام محیِ دیں

شاہ رضا کے ہاتھ سے جام پیئے تھے آپ نے
آپ تھے جلوۂ رضا قاری غلام محیِ دیں

شہ جی میاں حضور سے آپ کا تھا حَسَبْ نَسَبْ
تھے ذی وقار مرحبا قاری غلام محیِ دیں

خدمتِ دین کے لئے چھوڑ دیا تھا آپ نے
گھر بھی وطن بھی باخدا قاری غلام محیِ دیں

شاہ بشیر مولوی کرتے تھے آپ کا ادب
مخدومِ اہلِ سلسلہ قاری غلام محیِ دیں

قاری امانتِ رسول ابنِ ہدایتِ رسول
خادمِ در ہے آپ کا قاری غلام محیِ دیں



پیکرِ صدق وصداقت حضرت شیر رضا

پیکرِ صدق وصداقت حضرت شیر رضا
رازدارِ اعلیٰ حضرتِ شیر رضا

حُجَّۃُ الاسلام کا جلوہ کہوں یا یوں کہوں
مفتئ اعظم کی زینت حضرت شیر رضا

یہ تھا فیضانِ حضور اعلیٰ حضرت آپ نے
پائی ہر جا فتح و نصرت حضرتِ شیرِ رضا

آپ کی آمد نزولِ رحمت پروردگار
سمجھی جاتی در حقیقت حضرت شیر رضا

دیو بندی اور وہابی کانپتے تھے نام سے
دنگ تھے سب اہلِ بدعت حضرتِ شیرِ رضا

مجمعِ اہل ضلالت منتشر فوراً ہوا!
پہنچے جس جا شیرِ سنّت حضرتِ شیرِ رضا

اہل باطل متحدّ ہونے لگے ہیں آج کل
پھر تمھاری ہے ضرورت حضرتِ شیرِ رضا

وصلِ حق کا شیخ ملت سے پتہ چل جائے گا
ہے تری تاریخِ رحلت حضرتِ شیر رضا

قطبِ طیبہ نے مدینہ سے عطا کی آپ کو
اعلیٰ حضرت کی امانت حضرتِ شیرِ رضا

وہ امانت دی امانتؔ کو بھی قطبِ طیبہ نے
اعلیٰ حضرت کی خلافت حضرتِ شیرِ رضا

منقبت مخزن علوم

.........1435ھ........

حضرت نظمی میاں مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بمبئی میں انتقال پرملال ہوا بتاریخ

یکم محرم المحترم 1435ھ

فرزند سید العلما کا چلا گیا
حسنین احسن العلما کا چلا گیا

آلِ رسول حضرت حسنین قادری
سب کو رُلا کے جانبِ مولا چلا گیا

نظمی میاں حضور زمانہ جسے کہے
مارہرہ کا وہ چاند ستارا چلا گیا

پہلی محرم آتے ہی حسنینِ مصطفیٰ
لگتا ہے کربلائے معلیٰ چلا گیا

ماہِ محرم آیا امام حسین پر
قربان کرکے جانِ تمنا چلا گیا

پہلا ہی دن تھا چودہ سو پینتیس ہجری کا
شہ آلِ مصطفیٰ کا چہیتا چلا گیا

بس صبر کیجیئے شہِ سبطین شہ صفی

سب سنیوں کا سیدِ والا چلا گیا

برجستہ شعر گوئی لکھے نعت پاک بھی

تھا اپنے فن میں عکس رضا کا چلا گیا

بے مثل مدحتِ نبی آل نبی علی

کرتا ہوا صحابہ کا چرچا چلا گیا

تھا اہلِ بیت پاک کے گلشن کا ایک پھول

برکاتیت کا تھا گلِ زیبا چلا گیا

نظمی کے جاتے جاتے بہاریں چلی گئیں

تھا دم قدم سے جس کے اجالا چلا گیا

آلِ رسول اِرَم میں امانتؔ رسول سُن

مخدوم اصفیا علما کا چلا گیا



منقبت شریف

اہل شریعت حضرتِ مفتی رجب علی
اہل طریقت حضرتِ مفتی رجب علی

غوث و رضا وَ مصطفیٰ عبد العزیز کی
کرتے تھے مدحت حضرتِ مفتی رجب علی

حقانیت کے بول سناتے تھے ہر جگہ
شمعِ حقیقت حضرتِ مفتی رجب علی

اعدا کا خوب کرتے تھے رد خوب آپ کا
رنگِ نصیحت حضرتِ مفتی رجب علی

پائے تھے آپ بلبلِ ہندوستاں لقب
شہ کی عنایت حضرتِ مفتی رجب علی

عالم بھی با عمل بھی تھے درویش با صفا
پیر طریقت حضرتِ مفتی رجب علی

بیرونِ مسجد آپ دلاتے رہے اذان
حامیِ سنّت حضرتِ مفتی رجب علی

مفتیٔ نانپارہ ہے اہلِ سنن کو آج
تیری ضرورت حضرتِ مفتی رجب علی

صبح و مسا ہو تیرے مزارِ شریف پر
مولا کی رحمت حضرتِ مفتی رجب علی

پند و نصیحت اور وہ اشعار فی البدیہ
کہتے تھے حضرت حضرتِ مفتی رجب علی

قطبِ زمانہ مفتیٔ اعظم کا فیض تھے
نوری کی نکہت حضرتِ مفتی رجب علی

ابنِ رضا کو تم نے مُجَدِّد کہا لکھا
اہلِ حقیقت حضرتِ مفتی رجب علی

کہتے تھے مجھ کو طوطیٔ باغ شہِ رضا
قاری امانتؔ حضرتِ مفتی رجب علی



تاریخی اشعار حقایق

2012ء

شہِ عبدِ منّان مولانا مفتی
تھے شیخِ طریقت بھی برکاتی نوری

وہ تھے امجدی قادری چشتی رضوی
تھے بحرِ علومِ نبی و علی بھی

محدّث مفسّر مقرّر مُفکّر
فقیہِ شریعت طریقت کے جامی

یہ حورانِ خلدِ بریں میں تھا چرچا
وہ آیا وہ آیا وہ مردِ بہشتی

گئے جس گھڑی شاہ خلدِ بریں میں
تھی پندرہویں ماہِ محرّم کی قاری

ہوئی فکر تاریخِ رحلت کی جس دم
بفیضِ شہنشاہِ بغداد جیلی

ندا غیب سے آئی قاری امانتؔ
تو دو بار کہہ دے بہشتی بہشتی

.....1410ھ.....

منقبت عالمِ بے نظیر

سب کا چہیتا پیارا دلارا چلا گیا
نوری میاں ہمارا تمھارا چلا گیا

مفتی محدّث عالم و فاضل فقیہ تھا
علم و عمل کا کوہِ ہمالا چلا گیا

ہندوستاں میں شہرِ پیلی بھیت تھا وطن
افریقہ میں حدیث پڑھاتا چلا گیا

سید علیم بانئ دارالعلوم بھی
کہتے ہیں میری آنکھ کا تارا چلا گیا

طلبہ مدرسین بھی روتے ہیں کہتے ہیں
عالم فقیہ مفتی ہمارا چلا گیا

مفتی کرامت ایسا ولی نائبِ نبی
سارا مدرسہ جس پہ فدا تھا چلا گیا

ہندوستاں کے مفتیٔ اعظم تھے جس کے شیخ
بے مثل تھا خطیب ہمارا چلا گیا

شاگرد جس کے آج بھی پچیس ملکوں میں
کرتے ہیں دینِ پاک کا چرچا چلا گیا

تھا زیبِ پیلی بھیت بھی وہ نوری ازہری
علمِ حدیث کا تھا خزانہ چلا گیا

تھا فخرِ پیلی بھیت بھی تھا زَینِ پیلی بھیت
شعبان میں تھا حاضرِ روضہ چلا گیا

مغرب کے بعد درسِ حدیثِ نبی دیا
علمِ نبی کے موتی لٹاتا چلا گیا

چودہ سو پینتیس ہجری شبِ چار شنبہ تھی
درسِ رسول دیتا دلاتا چلا گیا

تیاری کر رہا تھا عشا کی نماز کی
رب کا بلاوا آ گیا پیارا چلا گیا

عیدی ملا فرشتوں سے ذی الحجہ کی تھی پانچ
بندہ خدا کے پاس خدا کا چلا گیا

عربی میں جو کتابیں نہیں ملتی تھیں یہاں
مصر یونیورسٹی سے جو لایا چلا گیا

رمضاں میں بعدِ وِتر وہ تقریر بے نظیر
سب کو سناتا حکم خدا کا چلا گیا

بس صبر کیجے حافظ عنایتؔ امانتؔ آپ
مولیٰ کے پاس مولیٰ کا پیارا چلا گیا



شمس الفیوض

والدِ ماجد مرے شمس الفیوض
قادری رضوی مرے شمس الفیوض

شاہ جی بابا محدث سورتی
اعلیٰ حضرت آپ کے شمس الفیوض

ہیں محدث سورتی استاد بھی
کس کے بے شک آپ کے شمس الفیوض

کیا مراتب پا گئے شمس الفیوض
پانچ حج عمرہ کئے شمس الفیوض

حضرتِ مانا میاں بھی آپ بھی
ایک دن پیدا ہوئے شمس الفیوض

شہ ہدایت اعلیٰ حضرت کے مجاز
نام ہدایت رکھ گئے شمس الفیوض

وہ محدث سورتی تاریخی نام
رکھ گئے ہاں رکھ گئے شمس الفیوض

......1327ھ.....

یا محدث سورتی فیضِ رسول
آپ کے شاگرد تھے شمس الفیوض

شادی میں عبد الاحد شہ کے شریک
باپ دادا آپ کے شمس الفیوض

قبلۂ اوّل میں پہلی بھیت کے
مسجد اقصیٰ گئے شمس الفیوض

قبلۂ اوّل میں پڑھ آئے نماز
یہ مراتب پا گئے شمس الفیوض

مکے سے بیت المقدس چل دیئے
مسجدِ اقصیٰ گئے شمس الفیوض

آپ بھی اور حضرت بنّے میاں
غوث کے در پر گئے شمس الفیوض

یعنی بغداد معلّٰی ساتھ ساتھ
شیری سجادہ رہے شمس الفیوض

ساتھ اڑیسہ کے مجاہد آپ نے
تین حج پیدل کیئے شمس الفیوض

شیرِ بیشہ اہل سنت قادری
طیبہ میں اک ساتھ تھے شمس الفیوض

تھے محدث اعظم ہند ساتھ میں
ایک حج میں آپ کے شمس الفیوض

حضرت فضلُ الصَّمد مانا میاں
ایک حج میں ساتھ تھے شمس الفیوض

مفتی مولانا کرامت متقی
آپ کے پوتے بنے شمس الفیوض

جس سے افریقہ میں علم و فضل کے
خوب ہی دریا بہے شمس الفیوض

جس کے پچیس ملکوں میں شاگرد ہیں
نوری پوتے آپ کے شمس الفیوض

ہیں امانت اورعنایت قادری
دونوں بیٹے آپ کے شمس الفیوض

فیضان مصطفیٰ رضا حاجی ہدایتِ رسول

تلمیذ محدث سورتی والد ماجد حضرت الحاج الشیخ محمد ہدایت رسول قادری نے ۱۰ محرم المحترم عاشورۂ مبارکہ کو عصر کی نماز پڑھ کر وصال فرمایا۔

پڑھتے درودِ مُصطفیٰ حاجی ہدایتِ رسول
پہنچے حضورِ کبریا حاجی ہدایتِ رسول

کرتے تھے ذکرِ مصطفیٰ حاجی ہدایتِ رسول
تھے جاں نثارِ اولیا حاجی ہدایتِ رسول

پیارے حسن حسین سے آپ کو ایسا عشق تھا

عاشورہ آپ کو ملا حاجی ہدایتِ رسول

عاشورۂ مبارکہ ہی کو خُدا سے جا ملے

صدقہ ملا حُسین کا حاجی ہدایتِ رسول

عاشورۂ مبارکہ ہی کو حسینِ پاک پر

کر گئے جان و دل فدا حاجی ہدایتِ رسول

پڑھ کے نمازِ عصر کو چل دیئے سوئے خلد کو

کون غلامِ مُصطفیٰ حاجی ہدایتِ رسول

مَنۡ زَارَ تُرۡبَتِیۡ کہا میرے رسول پاک نے

زائر و حاج مرحبا حاجی ہدایتِ رسول

نزع میں تیرے لب پہ تھا اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ

صَلّٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَا حاجی ہدایتِ رسول

چہلم حسین پاک کے چہلم میں آپ کو ملا

لطف و کرم حضور کا حاجی ہدایتِ رسول

جلوہ کناں تھا آپ پر فیضِ رضا وُ شاہجی

فیضانِ مصطفیٰ رضا حاجی ہدایتِ رسول

پڑھ لو ذرا قصیدۂ بُردہ امانتِ رسول
سنتے تھے خوب مرحبا حاجی ہدایتِ رسول

فیضِ رسول مرحبا حاجی ہدایتِ رسول

شاگردِ حضور محدث سورتی خلیفۂ تحسین ملّت شمس الفیوض حضرت الحاج الشیخ محمد ہدایت رسول صاحب قادری رضوی برکاتی پیلی بھیتی کی تاریخِ ولادت 12 شوال المکرم 1327ھ 27 / اکتوبر

ذاکرِ ذکرِ مصطفیٰ حاجی ہدایتِ رسول
ناشرِ مسلکِ رضا حاجی ہدایتِ رسول

شوال کی تھی بارھویں پیدائش آپ کی ہوئی
شمس الفیوض نام ہوا حاجی ہدایت رسول
1327ھ

شمس الفیوض آپ کا تاریخی نام با خدا
سورتی شیخ نے رکھا حاجی ہدایتِ رسول

مفتی ہدایتِ رسول تاج الفحول رکھ گئے
نام تمہارا باصفا حاجی ہدایتِ رسول

ابنِ رضا مُجَدِّدِ مِأَةِ حَاضِرَةٌ ہوا
مرشدِ پاک آپ کا حاجی ہدایت رسول

پیدا ہوئے ہیں آپ اور مانا میاں بھی ایک دن
ساتھ ہی پہلا حج ہوا حاجی ہدایتِ رسول

تجھ کو وہ سوتی وصی احمد پڑھائیں تسمیہ
تسمیہ خوانی مرحبا حاجی ہدایتِ رسول

گھر پر قیام کرتے تھے آپ کے حضرتِ رضا
فیضِ رسول مرحبا حاجی ہدایتِ رسول

والدِ ماجد آپ کے فیضِ رسول قادری
محبوبِ حضرتِ رضا حاجی ہدایتِ رسول

تلمیذِ حضرتِ وصی احمد محدِّثِ زمن
تلمیذِ حضرتِ ضیا حاجی ہدایتِ رسول

تھے وہ مُحدِّثُ اعظمِ ہند کچھوچھوی ترے
استاد بھائی شہ ضیا حاجی ہدایتِ رسول

آپ کے ساتھ طیبہ میں وہ شیر بیشۂ سُنَن
حشمت علی نے حج کیا حاجی ہدایتِ رسول

شہ جی میاں کے جانشیں بنّے میاں حضور بھی
بغداد جائیں ساتھ ہوا حاجی ہدایتِ رسول

مَدرَسَۃُ الحدیث میں صدرالشریعہ پڑھتے تھے
آپ کے گھر قیام تھا حاجی ہدایتِ رسول

آپ کے گھر قیام ہوا پھر کہیں بھی نہیں گئے
حضرتِ مصطفیٰ رضا حاجی ہدایتِ رسول

والدِ ماجد آپ کے قاری امانتِ رسول
تھے متّقِی وَ پارسا حاجی ہدایتِ رسول

منقبت آثار علم

.....1434ھ.....

اہلِ سنن کے محسن و رہبر چلے گئے
ذکرِ خدا تھا جن کی زباں پر چلے گئے

بحر العلوم بندۂ منّان اعظمی
چودہ سو چونتیس ہجری کو پاکر چلے گئے

عالِم کی موت کہتے ہیں عالَم کی موت ہے
بحر العلوم سب کو رُلا کر چلے گئے

ہاں فیضیابِ مفتیٔ اعظم تھی جن کی ذات
علم و عمل کا تھے جو سمندر چلے گئے

احمد رضا کے علم کا فیضان بانٹ کر
عالم ہزاروں سنّی بنا کر چلے گئے

شاگرد بھی خلیفہ بھی ابنِ رضا کے تھے
ماذونِ شیخ مصطفیٰ حیدر چلے گئے

مارہرہ عرس میں جنھیں چاندی سے تول کر
بخشا گیا تھا تاجِ سکندر چلے گئے

عبد العزیز حافظِ ملّت کا تھے چراغ
علم و عمل کی شمعیں جلا کر گئے

ہاں مسلکِ مُجدّدِ اعظم کے نامور
تھے سچّے ترجمان سخنور چلے گئے

اہلِ جہاں کو خوشبوئے درسِ حدیث سے
کر کے معنبر اور معطّر چلے گئے

تقریر بے نظیر تھی تحریر بے بدل
دینِ نبی کا ڈنکا بجا کر چلے گئے

ہاں ہاں مُجدّد ابنِ رضا اس صدی کے ہیں
بحرالعلوم طیبہ میں کہکر چلے گئے

وقت وصال ماہِ محرم کی پندرہ
انیسویں تھی ماہِ نومبر چلے گئے

طیبہ میں بولے قاری امانتؔ کے ساتھ آج
افطار کر لیں۔ ساتھ میں لیکر چلے گئے

منقبت شریف

درشان خطیب البراہین محدّثِ بستوی صوفئ ملّت علامہ مولینا مفتی صوفی نظام الدین علیہ الرحمہ

درسِ حدیثِ پاک پڑھا کر چلے گئے
ذکرِ خدا رسول سنا کر چلے گئے

مفتی نظامِ دین وہ صوفی نظامِ دین
چودہ سو چونتس ہجری کو پا کر چلے گئے

دیتے رہے وہ درس قرآن و حدیث کا
محبوبِ حق کا ڈنکا بجاکر چلے گئے

عالِم کی موت با خدا عالَم کی موت ہے
مفتی نظام سب کو بتا کر چلے گئے

شیخ الدّلائل آپ تھے شیخ الحدیث بھی
دینِ نبی کی شمعیں جلاکر چلے گئے

تھے مخزنِ علوم بھی اور حافظ الحدیث
اہلِ سنن کے پیشوا رہبر چلے گئے

قطبِ زمانہ مفتیٔ اعظم کے تھے مرید
صوفیٔ ملّت علم کا پیکر چلے گئے

مارہروٗ بریلی کا فیضان جن کی ذات
بے مثل تھے خطیب سخنور چلے گئے

ہاں ہاں مُجدّدِ ابنِ رضا اس صدی کے ہیں
اپنے قلم سے آپ بھی لکھ کر چلے گئے

بیعت ہوئے تھے مفتیٔ اعظم کے ہاتھ پر
ابنِ رضا سے ہوکے منوّر چلے گئے

مفتی مبین کے بھی خلیفہ مجاز تھے
ماذونِ شیخ مصطفیٰ حیدر چلے گئے
قاری امانت آپ کی نسبت کا احترام
فرماتے تھے جو صوفی قلندر چلے گئے

حافظ عنایت ابن ہدایت چلے گئے

حافظ عنایت ابنِ ہدایت چلے گئے
کرتے تھے ذکرِ پاکِ رسالت چلے گئے

دو ماہ پہلے عمرہ و حج کرکے آئے تھے
کرکے مبارک حج و زیارت چلے گئے

ہاں چلتے پھرتے رب کے قرآن عظیم کی
روزانہ کرتے تھے جو تلاوت چلے گئے

اشراق چاشت لیل تہجّد جو پڑھتے تھے
کرتے تھے خفیہ رب کی عبادت چلے گئے

چھوٹا ہو یا بڑا کیا کرتے تھے خود سلام
کرتے تھے زندہ شاہ کی سنّت چلے گئے

قاری امانتؔ آپ کو تنہا ہی چھوڑ کر
جنت میں بھائی حافظ عنایت چلے گئے

کرکے طوافِ کعبۂ انور چلے گئے

حضرت الحاج ثمّان رضا خانصاحب ابنِ حضرت مولانا توقیر رضا خانصاحب سربراہِ اعلیٰ اتحادِ ملّت سوداگران بریلی شریف 14؍برس کے اپنے بڑے بھائی اور والدہ ماجدہ کے ساتھ عمرہ کو حاضر ہوئے ماہِ ربیع الآخر 1434ھ مکّہ معظّمہ میں انتقال ہوگیا جنت المعلّٰی میں دفن کی سعادت ملی آپ کے فاتحہ چہلم میں بتاریخ 28؍مارچ 2013ء جمعرات کو فقیر مصطفوی حاضر ہوا مندرجہ ذیل اشعار قلمبند کئے:

کرکے طوافِ کعبۂ انور چلے گئے
ذکرِ نبی تھا جن کی زباں پر چلے گئے

مکّے میں موت کیا ملی توقیر بڑھ گئی
ثمّان نوری سب کو رُلا کر چلے گئے

عمرہ کیا برادر و مادر کے ساتھ میں
نورِ خدا سے ہوکے مُنوّر چلے گئے

خوشبوئے کعبہ خوشبوئے طیبہ سے جان ودل
کرکے معنبر اور معطّر چلے گئے

ثمّان ماہِ غوث میں کعبے کے سامنے
چودہ سو چونتس ہجری کو پا کر چلے گئے

مکّے میں جا کے جان سُپردِ خدا کری
پھر جنّتِ معلّٰی کے اندر چلے گئے

احمد رضا کی مفتیٔ اعظم کی نسل تھے
قسمت کے جو تھے اپنی سکندر چلے گئے

جو تھے چراغِ حضرتِ توقیر قادری
احمد رضا کی شمع جلا کر چلے گئے

تلقینِ صبر کیجئے قاری امانتؔ آپ
نورِ سبحانی انجم و اختر چلے گئے

مدینے کا سفر

مدینے کا سفر ہے ساتھ میں حافظ عنایت ہیں
خلیفہ قطبِ طیبہ کے ابو شامول امانتؔ ہیں

مدینے کی بزرگی سارے عالم کو مسلّم ہے
وہاں پر جلوہ فرما خود شہنشاہِ رسالت ہیں

مخالف شان و شوکت دیکھ دربارِ مدینہ کی
ہزاروں لاکھوں قدسی ہر گھڑی مصروف خدمت ہیں

فتح بھی ممبئ سے آ گئے ہمراہ چلنے کو
مدینے جانے والے دہلی سے قاری امانتؔ ہیں

ربیع النور کی سترہویں کو گھر سے چلے دھلی
جہاں جلوہ کناں قطب و نظام الدین حضرت ہیں

روانہ شام کو دس جنوری کی ہوگا طیّارہ
مدینہ ہم بھی دیکھیں گے جہاں سرکارِ امت ہیں

مُجَدِّد بھی محقق بھی امام اہل سنت ہیں
حضورِ اعلیٰ حضرت با خدا دریائے رحمت ہیں

مُجَدِّد اس صدی کے بالیقیں مفتیٔ اعظم ہیں
جو فرزندِ رضا ہیں تاجدارِ اہل سنت ہیں

امانتؔ حاضر دربار دسویں بار پھر ہوگا
سگ طیبہ کو طیبہ میں بلاتے جانِ رحمت ہیں



عنایت کے ہمراہ ہم جا رہے ہیں

شب 18 / رمضان ذیشان 1432ھ شب پنج شنبہ جدہ شریف سے مکہ معظّمہ عمرہ کے لیے جاتے وقت راستے میں مندرجہ ذیل اشعار قلمبند کئے:

عنایت کے ہمراہ ہم جا رہے ہیں
کہاں بَکّۃُ مَکّۃُ حرم جا رہے

ہے اٹھارہویں ماہ رمضان کی شب
سوئے مکۂ محترم جا رہے ہیں

کہاں ہم کہاں شہرِ مکہ مدینہ
طفیلِ شَفِیْعُ الْاُمَمْ جا رہے ہیں

ہے رمضاں میں عمرہ مرے ساتھ میں حج
ہے قولِ رسولِ حَرَم جا رہے ہیں

خدارا ہو مقبول مبرور عمرہ
دعا کرنے پیشِ حرم جا رہے ہیں

بلاتے ہیں مکے سے طیبہ میں آقا
شہا ہو نگاہِ کرم جا رہے ہیں

امانتؔ چھٹی بار عمرہ کیا ہے
امانتؔ حرم سے حرم جا رہے ہیں

کرم کیسا سرکار فرما رہے ہیں

14 رمضان 1438ھ 2017ء کو مدینے پاک کی حاضری کے لئے جاتے وقت یہ اشعار قلمبند ہوئے:

پلی بھیت والے یہ بتلا رہے ہیں
امانتؔ مدینے کو پھر جا رہے ہیں

کرم کیسا سرکار فرما رہے ہیں
غلاموں کو طیبہ میں بلوا رہے ہیں

مدینہ وہ طیبہ وہ طابہ وہ طوبیٰ
سلیماں ادب جس کا فرما رہے ہیں

سلیماں نے تخت اپنا روکا تھا پیدل
چلے اور تقریر فرما رہے ہیں

مدینہ ہے سارے جہاں سے مُعَظَّمْ
یہاں شاہ آرام فرما رہے ہیں

مدینے کے رمضاں ہیں مکّے سے افضل
یہ قطبِ مدینہ بھی فرما رہے ہیں

رضا کے وَسِیْلِہٗ سے عاشقؔ امانتؔ
مدینے کو رمضاں میں پھر جا رہے ہیں

مفتیِ اعظم ہند کانفرنس کا ترانہ

مفتیٔ اعظم کانفرنس تری شان و شوکت کیا کہنا
جشنِ دستارِ فضیلت عرسِ حاجی ہدایت کیا کہنا

یہ مجمع ٹھاٹھیں مارتا دیوانوں کی کثرت کیا کہنا
عرس اعلیٰ حضرت ہے عرسِ حاجی ہدایت کیا کہنا

اللہ کے ولی وہ ستھرے میاں ہیں کانفرنس میں جلوہ کناں
لگتا ہے بنا ہے رشکِ جناں یہ باغِ ہدایت کیا کہنا

ساداتِ کچھوچھہ مارہرہ اور کالپی والے بھی ہیں یہاں
تابندہ ستاروں کا جھرمٹ اس بزم کی زینت کیا کہنا

ہیں کالپی والے شاہِ ضیا مخدومِ جہان مخدوم رضا
تو مخدومِ مارہرہ ہے تری شان و شوکت کیا کہنا

ہیں امینِ ملت یحیٰ میاں فخر الدین اشرف جلوہ کناں
ہیں مظفر حسین کچھوچھہ یہاں اس بزم کی زینت کیا کہنا

ہیں اعلیٰ حضرت کے مظہر تحسین رضا شاہِ اختر

منانی میاں سبحانی میاں شہزادۂ حضرت کیا کہنا

آئے ہیں کئی صوبوں سے یہاں علما عرفا شعرائے جہاں

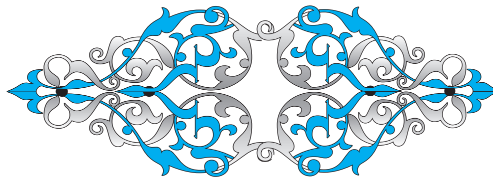
کرنے کو بیاں ارشاداتِ سرکارِ رسالت کیا کہنا

ہیں شیری نعیمی برکاتی ہیں وارثی اشرفی مصطفوی

شمعِ رضویت پھیلی ہے ضوئے اشرفیت کیا کہنا

اے بلبلِ باغِ جنابِ رضا تجھ کو قطبِ طیبہ طابہ

فرمائیں حمایت بابا ضیا اے قاری امانتؔ کیا کہنا



متفرقات

مخارج حروف در منظوم

حمدِ خالق ہر گھڑی ہر صبح و شام

اور محبوبِ خدا پر صد سلام

بعد حمد و نعت پاکِ مصطفیٰ

نظم کرتا ہوں مخارج سترَّہ

پہلا مخرج ہے الف کا اے حسن

واؤ یا مدہ کا بھی جوفِ دہن

ہائے ہوّز اور ہمزہ فخرِ خلق

دونوں کا مخرج ہے بس اقصائے حلق

عین و حا کا ہے جو مخرج وسطِ حلق

غین اور خا کا ہوا ادنائے حلق

مخرج اقصائے زبان ہے قاف کا

اس سے کچھ ہٹ کر ہے مخرج کاف کا

جیم شینُ وُ یا کا مخرج ہے جہاں

ہے وہ تالو وُ زباں کا درمیاں

ضاد کا مخرج زباں کا حافّہ

اوپری داڑھوں سے دو اس کو ملا
ہے زباں کی نوک اور کچھ حافّہ
جڑ ثنایا علیا مخرج لام کا
نون کا مخرج کچھ ہٹ کر لام سے
را کا مخرج متّصل کچھ نون سے
طاؤ تاؤ دال مخرج بے گماں
اوپری دانتوں کی جڑ نوکِ زباں
ثاؤ ذال و ظا کا مخرج کر بیاں
ہے ثنایا کا سرا نوکِ زباں
زا کا سین و صاد کا مخرج عیاں
وسطِ سفلیٰ علیا سے ہے اے جواں
فا کا مخرج پیٹ نیچے ہونٹ کا
نیز علیائے ثنایا کا سرا
دونوں لب کا بیچ سُن مخرج ہوا
باؤ واؤ میم کا یوں کر ادا
میم خشکی سے امانت اور با
ہو تری سے واؤ از غنچہ ادا
آخری مخرج امانت مشق کن
مخرجِ غُنّہ ہی ہے خیشوم سُن!

آثارِ مسرت

1402ھ

تقریب نکاح قاری محمد امانت رسول

۱۹۸۲ء

ہمراہ نور چشم بنت جناب حاجی محمد شفیع صاحب رضوی انصاری چھپریا بازار ضلع بہرائچ شریف

حمدِ خالق ہر گھڑی ہر صبح و شام
اور محبوبِ خدا پر صد سلام
صد سلام اُن پر اور ان کی آل پر
اُن کے اصحابِ ذو الاجلال پر
غوث و خواجہ کا ہے جلوہ ضو فگن
چمکی۔ آثارِ مسرت۔ کی کرن
1402ھ
از دعائے اعلیٰ حضرت شاہجی
حرمتِ مفتیٔ اعظم مرشدی
عرض خدمت میں ہے یہ بعدِ سلام
با نیاز و عجز با صد احترام
جو مرا حاجی امانت ہے پسر
فی الحقیقت ہے مرا نور نظر

مسندِ گل پر بٹھایا جائے گا

نوری سہرے سے سجایا جائے گا

نَو رجب منگل کے دن بعدِ عشا

رسم نوشہ سازی کی ہوگی ادا

باقی دو گھنٹے رہے گی جب یہ رات

جائے گی سج کر چھپریا کو برات

ہوگی آمد باعث کیف و سرور

آپ کو بھی ساتھ چلنا ہے ضرور

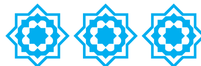
ہے ولیمہ وقتِ صبح چھے مئی

سنّتِ خیرُ الرُّسُل حکمِ نبی

دونوں موقعوں پر کرم فرمایئے

شکر کا خادم کو موقع دیجئے

الداعی (حاجی) شیخ محمد ہدایت رسول قادری، محلہ بھورے خاں پیلی بھیت



یا الٰہی ہے دعا تجھ سے یہی صبح وشام

یا الٰہی ہے دعا تجھ سے یہی صبح و شام
بصحت سایۂ حضرت رہے ہم سب پہ مدام

نوشۂ بزمِ سنن ابن شہنشاہِ سخن
مفتیٔ اعظم ہند ہیں مرے بدرالاسلام

ڈال دی جس پہ نظر بن گیا مفتیٔ زمن
مظہرِ غوث و رضا ہیں مرے شیخ الاسلام

ہیں امام العلماء اور فقیہِ دوراں
مفتیٔ اعظم ہند کس کو بھلا اس میں کلام

مصطفیٰ پیارے کی سنت ہیں ادائیں جن کی
پیکرِ رشد و ھدیٰ حامیٔ اہلِ اسلام

سبز گنبد کی زیارت کی کیا طوفِ حرم
یہ ہیں سب مفتیٔ اعظم کی طرف سے انعام

قافلہ سوئے مدینہ چلے بہرِ حسنین
ساتھ ہوں اہل وعیال اور مرے ماں باپ تمام

والد و والدہ تھیں ساتھ پچھتر میں مرے
دوسری بار تھے ہمراہ عنایت خوش نام

چودہویں ہجری میں رمضان کی تاریخ تھی پانچ
دوسری بار ہوا حاضرِ دربارِ انام
ساتھ ذی الحجہ کو طیبہ سے چلے سوئے حرم
باندھ کر مفتی جہانگیر بھی ہم سب احرام

قادری قطعہ

شہنشاہِ بغداد قطب الارشاد سید الافراد دافع الفسا د سرکار غوث اعظم جیلانی قدس سرہ الربانی کی ولادت باسعادت 470ھ میں ہوئی اور وصال پُر ملال 561ھ میں ہوا، 91 رسال کی عمر شریف پائی۔ کسی بزرگ نے آپ کے سن ولادت اور سن وصال کے بارے میں کیا خوب کہا:

"جاء فی عشق وتوفی فی کمال"

فقیر مصطفوی نے بھی اس کو ایک قطعہ میں بیان کیا:

عشق میں غوث کی سالِ ولادت
کمال میں ہے عمر امانت

470ھ

91ر عمر

دونوں کے اعداد سے نکلے

غوث اعظم کی سنِ رحلت

561ھ



اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مُجدِّدِ اعظم دین وملت امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی کا تاریخی نام المختار ہے سن ولادت باسعادت 1272ھ اور 68/سال کی عمر پائی۔

تاریخی قطعہ

المختار میں سالِ ولادت

حَکَمْ میں عمرِ پاک امانت

1872ھ

68/سال

دونوں کے اعداد سے نکلے

اعلیٰ حضرت کی سنِ رحلت

1340ھ

یا الٰہی دَوْر پھر آ جائے عالمگیر کا
کفر چاروں سمت پھیلا وقت ہے شمشیر کا
جب بجایا چار سو ڈنکا شہِ کونین کا
ساتھ میں ڈنکا بجایوں اعلیٰ حضرت پیر کا
بارگاہ ایزدی میں ہے امانؔت کی دعا
ہو عطا مجھ کو بھی صدقہ شبَّر و شبیر کا



مفتئ پیلی بھیت وجیہ العلما عارف حق حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد وجیہ الدین صاحب مفتئ پیلی بھیت کے وصال پر ملال کے موقع پر مندرجہ ذیل تاریخی قطعہ زبان پر آیا:

غل ہوا حوروں میں یوں عاشقِ سرور آیا
وہ وجیہ العلما علم کا پیکر آیا
سنِ رحلت کی ہوئی فکر تو۔ غفران جلیل
سنہ ۱۴۰۴ھ
اے امانؔت رضوی میری زباں پر آیا
سنہ ۱۴۰۴ھ



قطعۂ تاریخ

تاریخ وصال حضرت بابرکت بحر العلوم مفتیٔ جاورہ علامہ مولانا مولوی مفتی شاہ ابوالطاہر محمد طیب صاحب قبلہ پیلی بھیتی 22 ؍صفر مظفر 1397ھ شب یک شنبہ نو بج کر 45 ؍منٹ مطابق 12 ؍فروری 1977ء جاورہ میں ہی مزار بنا۔

غُل ہوا حوروں میں وہ طیّب و اطہر آیا
پیکرِ رشد و ہُدیٰ عاشقِ سرور آیا
سنِ رحلت کی ہوئی فکر امانؔت جو مجھے
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔مرے لب پر آیا
---۱۳۹۷ھ---



والد ماجد تلمیذ محدّثِ سورتی شمس الفیوض حضرت الحاج محمد ہدایت رسول صاحب رضوی عاشورہ مبارکہ 10 ؍محرم الحترم 1407ھ میں عصر کی نماز پڑھ کر 25 ؍مرتبہ درود شریف اور کلمۂ طیبہ پڑھتے پڑھتے وصال فرما گئے۔اس وقت یہ قطعات قلمبند ہوئے:

وصل غفّار

---۱۴۰۷ھ---

ملا عاشورہ کیسی قسمت ہے
ابن حیدر سے جس کو نسبت ہے
وصل غفار میں امانت سن
--۱۴۰۷ھ--
تیرے والد کی سالِ رحلت ہے

دیگر

وہ ہدایت رسول ہیں الحاج
جو پڑھا کرتے تھے درودِ تاج

وصلِ غفّار ان کی سال وفات
۱۴۱۸ھ
عصر پڑھ کر چلے یہ ہے معراج



دیگر

لب پہ ہو حمد رَبِّ واحد کی
نعتِ پاک احمد و محامد کی

وصلِ غفّار۔ میں امانت ہے
۱۴۱۸ھ
سنِ رحلت تمھارے والد کی



ترانۂ موئے مبارک شریف

آج ہم اہلِ سُنَن جشن منائے ہوئے ہیں
مصطفیٰ پیارے کی یہ بزم سجائے ہوئے ہیں

چار سو ہونے لگی بارشِ نورو نکہت
جامعہ رضویہ پر ابر سے چھائے ہوئے ہیں

کیوں نا ہو بارشِ انوارِ مدینہ پیہم
موئے سرکارِ مدینہ یہاں آئے ہوئے ہیں

فاطمہ زہرا کا شیخین کا فیضان تو دیکھ
لگتا ہے شاہِ مدینہ یہاں آئے ہوئے ہیں

اے شہنشاہِ مدینہ تری زلفِ اطہر
آ گئی۔عرس میں سب دیکھنے آئے ہوئے ہیں

موئے مولیٰ علی موئے شہِ بغداد شریف
جامعہ رضویہ میں دیکھنے آئے ہوئے ہیں

لگتا ہے مرشدی مارہروی اعلیٰ حضرت
مفتیٔ اعظمِ ہند دیکھنا آئے ہوئے ہیں

جو مُجدِّد ہوئے پندرہویں صدی ہجری کے
مصطفیٰ ابنِ رضا دنیا پہ چھائے ہوئے ہیں

طیبہ سے آئے پلی بھیت امانتؔ لائے
موئے حسنین بھی اس جشن میں آئے ہوئے ہیں

عرسِ پاکِ اعلیٰ حضرت دیکھ لو

سرچشمۂ ہدیت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت میں سالانہ پروگرام عالمی مفتیٔ اعظم ہند کانفرنس جشن دستار فضیلت وعرسِ اعلیحضرت وشمس الفیوض الحاج محمد ہدایت رسول وجشنِ استقبالیہ فاضلِ مصر مولانا کرامت رسول نوری ازہری منعقدہ 28/ اکتوبر 2006ءروز شنبہ مطابق 4/شوال 1427ھ کے موقع پر

برجستہ مندرجہ ذیل اشعار قلمبند کئے:

جشنِ دستارِ فضیلت دیکھ لو
عرسِ پاکِ اعلیٰ حضرت دیکھ لو

مفتیٔ اعظم کے جشنِ پاک سے
کھل اٹھا۔ باغِ ہدایت دیکھ لو

موئے پاکِ تاجدارِ انبیاء
لائے ہیں قاری امانتؔ دیکھ لو

اہلِ حق اہلِ سُنن اہلِ نظر
موئے سرکار رسالت دیکھ لو

آئیں گے بغداد سے غوث الوریٰ
آگئے ہیں موئے حضرت دیکھ لو

آئیں گے خواجہ پیا غازی میاں
آگئے ہیں موئے حضرت دیکھ لو

ساتھ میں آئیں گے شہ آلِ رسول
شاہ نوری اعلیٰحضرت دیکھ لو

بیٹھتے اٹھتے پکارو سُنّیو
یارسول اللہ کی برکت دیکھ لو

پانچ برسوں بعد آئے مصر سے
پڑھ کے مولانا کرامت دیکھ لو

بن گئے مفتی محدِّث اور فقیہ
آج مولانا کرامت دیکھ لو

جشنِ استقبالیہ نوری میاں
ازہری کا اہلِ سنت دیکھ لو

طیبہ سے مکّے سے برکاتِ رسول
لائے ہیں قاری امانتؔ دیکھ لو

ترانۂ سجادگی

چشم و چراغ خاندانِ اعلیٰ حضرت علامہ محمد احسن رضا خاں صاحب کی رسم سجادگی کے وقت 1436ھ 25 صفر المظفر جمعہ مبارکہ۔ یہ کلام 22 دسمبر 2014ء کو عرس رضوی میں خلیفۂ تاج الشریعہ حافظ رضائے رسول شامول امانتی رضوی پیلی بھیتی خلیفۂ حضور سبحان رضا خاں صاحب قبلہ متعلم منظر اسلام بریلی شریف نے پیش کیا:

آج ہے عرسِ رضا پھر تجھ کو کیا
کرتے ہیں مدح و ثنا پھر تجھ کو کیا

تھے مجدد چودھویں کے باخدا
حضرتِ احمد رضا پھر تجھ کو کیا

اس صدی کے ہیں مجدّد بالیقیں
مصطفیٰ ابنِ رضا پھر تجھ کو کیا

یہ نجیبِ قادری مارہرہ سے
آئے ہیں صد مرحبا پھر تجھ کو کیا

بخشتے ہیں بیٹے کو سجادگی
حضرتِ سبحاں رضا پھر تجھ کو کیا

جانشینِ اعلیٰ حضرت قادری
بن گئے احسن رضا پھر تجھ کو کیا

مفتیٔ اعظم کے سجادہ نشین
کون ہیں احسن رضا پھر تجھ کو کیا

آج عرسِ رضوی میں احسن رضا
قادری دولھا بنا پھر تجھ کو کیا

پیش کرتا ہے عقیدت کا خراج
یہ امانتؔ برملا پھر تجھ کو کیا

رخِ نوشہ پہ سرِ بزم جو باندھا سہرا

رخِ نوشہ پہ سرِ بزم جو باندھا سہرا
اہلِ محفل نے کہا کتنا ہے پیارا سہرا

النِّکَاحُ پڑھو مِنْ سُنَّتِیْ فرمانِ رسول
در حقیقت ہے رضائے شہِ بطحا سہرا

خوشبو سرکارِ مدینہ کو ہے محبوب بہت
اس لئے پھولوں کا نوشاہ کے باندھا سہرا

اس میں خوشبوئے حسینی حسنی ہے موجود
قادری باغ کے پھولوں کا ہے پیارا سہرا

اعلیٰ حضرت کا کرم مفتیٔ اعظم کی دعا
شاہجی شیر محمد کی عطا کا سہرا

نظرِ بد نہ کہیں نوشہِ محفل کو لگے
آڑیوں بن گیا چہرے پہ سراپا سہرا

ابُّو نوشاہ کے مسرور ہوئے کہنے لگے
مرحبا مرحبا جب بیٹے کا دیکھا سہرا

سب عزیزوں نے اقارب نے جو دیکھا سہرا
ہو کے خوش کہتے ہیں کیا خوب بنایا سہرا

مست ہر ایک نظر آتا ہے سبحان اللہ
دیکھ کر دولہا کے ماتھے پہ چمکتا سہرا

وجد سا طاری نہ کیوں کر ہو ہر اک سُنّی پر
دیکھ کر ہوتے ہیں خوش سارے احبا سہرا

ساری بہنیں ہیں مگن والدہ دیتی ہیں دعا
راس نوشاہ کو آئے یہ مہکتا سہرا

عمر بھر پھولیں پھلیں عیش کریں دولھا دلہن
کر رہا ہے یہ دعا بارِ الٰہا سہرا

کیف سا طاری ہوا قاری امانتؔ سب پر
جب درودِ نبوی پڑھ کے سنایا سہرا

سہرا

بحمدِ اللہ رضوی دولہا کے گھر پر بہار آئی
درودِ مصطفیٰ کی چار جانب سے پکار آئی

شہِ بطحا کے سہرے کے تصدّق میں یہ دن دیکھا
مرے نوشاہ کے سہرے کی لڑیوں پر بہار آئی

کرم ہے غوثِ اعظم کا دعائے مفتیٔ اعظم
پدر مادر کے چہرے پر مَسَرَّت بے شمار آئی

مبارک ہو مبارک ہر طرف سے یہ پکار آئی
سُناتی سب کو مژدہ رحمت پروردگار آئی

سدا پھولیں پھلیں دولہا دلہن اس باغِ ہستی میں
سبھی احباب کے لب پر دعا یہ بار بار آئی

نہیں کچھ چھیڑنا اس وقت پر ماضی کا افسانہ
ہوں مستقبل کی باتیں یہ صدائے خوشگوار آئی

امانتؔ قادری کہدو مبارک ہو مبارک ہو
عروسِ نَو کو لے کر رحمتِ پروردگار آئی

نکاح مسنونہ

27؍رمضان ذیشان 1432ھ شب شنبہ شب قدر 26؍اگست 2011ء ساڑھے گیارہ بجے رات گنبد خضریٰ کے سامنے مسجد نبوی حرم شریف مدینہ منورہ میں نگار فاطمہ بنت قاری محمد امانت رسول قادری کا عقد نکاح فاضل مصر مولانا محمد کرامت رسول نوری میاں بن برادر معظم الحاج قاری محمد عنایت رسول صاحب خلیفۂ قطبِ مدینہ سے ہوا۔ فقیر نوری غفرلہٗ نے مندرجہ ذیل اشعار قلمبند کیے:

حمیرا کا ہوا رشتہ نکاح مسنونہ
قریبِ گنبدِ خضریٰ نکاح مسنونہ

مدینے میں ہوئی تقریب عقد فضل رسول
طفیلِ فاطمہ زہرا نکاح مسنونہ

رسول کی ہے کرامت محمدِ نوری
مدینے میں بنے دولہا نکاح مسنونہ

حمیرا عائشہ بی بی کا فاطمہ کا کرم
حمیرا سَلَّمہَا کا نکاح مسنونہ

سبھی بناتِ امانت رضائے آل رسول
ہیں پیشِ گنبد خضریٰ نکاح مسنونہ

بہن کا عقد ہے طیبہ میں ہے مدینہ بھی
ہے زرقا اسنیٰ غزالا نکاح مسنونہ

حمیرا اُمِّ حمیرا ابو حمیرا بھی
ہوئے ہیں حاضرِ روضہ نکاح مسنونہ

ہوا حرم میں کرامت رسول کی قسمت
ہیں والدین بھی زرقا نکاح مسنونہ

کرامت اُمِّ کرامت عنایتِ حافظ
ہیں پیش سرورِ طیبہ نکاح مسنونہ

دعائیں پوری شہر بانو کی قمر کی ہوئیں
نبی نے آج دکھایا نکاح مسنونہ

بفیض غوث و رضا مصطفیٰ رضا نوری
مدینے والے کا صدقہ نکاح مسنونہ

ہے رات قدر کی چودہ سو بتس ہجری ہے
اگست میں شبِ شنبہ نکاح مسنونہ

پڑھائیں مفتیٔ مدنی وہ افتخار احمد
حمیرا بانو کا خطبہ نکاح مسنونہ

نسیم اور فتح بھی گواہ عبد العزیز
حرم میں طیبہ میں پایا نکاح مسنونہ

حرم مدینے میں پیشِ نبی رضائے رسول
سنائے نعت کا نغمہ نکاح مسنونہ
لکھے امانتؔ قاری پڑھے رضائے رسول
ہے سنّتِ شہِ بطحا نکاح مسنونہ



قطعے

چھڑتی ہے جب جہاں رسول کی بات
ہوتی ہے رحمتوں کی واں برسات
ڈال دیں کاش چشم رحمت وہ
ابھی ملتی ہے مجرموں کو نجات

زندگی ہے اسے نہ کہنا ممات
آئے طیبہ میں موت پاؤں حیات
ان کی مقبولیت کا حال نہ پوچھ
جو گزاریں مدینے میں دن رات



ترانۂ دستار بندی

حافظ محمد رضائے رسول خلیفۂ تاج الشریعہ

کر ذکرِ خدا حمدِ مولا سبحان اللہ سبحان اللہ
پھر نعتِ رسولِ پاک سنا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہے جشن رضائے رسول خدا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہیں جلوہ کناں سبحان رضا سبحان اللہ سبحان اللہ

انوارِ مدینہ لائے ہیں برکات مدینہ لائے ہیں
الحاج رضائے رسولِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

سبحانی میاں کی رفاقت میں نانا امّی کی حمایت میں
دو سال کی عمر میں حج بھی کیا سبحان اللہ سبحان اللہ

رمضان میں جو بھی عمرہ کرے گویا حج میرے ساتھ کرے
ہے قولِ شہنشاہِ بطحا سبحان اللہ سبحان اللہ

امسال شرف عمرہ کا ملا ماں باپ بھی تھے شامل رضا
رمضان مدینے میں گزرا سبحان اللہ سبحان اللہ

اب گیارہ سال کی عمر ہوئی تکمیل حفظ قرآں کی
دستار کا آج بندھا صافہ سبحان اللہ سبحان اللہ

جشن دستار فضیلت میں آئے علماء آئے عرفاء
ہے عرسِ ہدایت عرسِ رضا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہے مفتیٔ اعظم ہند کا کرم سرکارِ مارہرہ کا کرم
ہے رضائے رسول پہ ہر لمحہ سبحان اللہ سبحان اللہ

پیغامِ امانتؔ سب کو دو پنج وقتہ نمازیں خوب پڑھو
پڑھتے رہو تسبیحِ زہرا سبحان اللہ سبحان اللہ

منعقد بزمِ ہدایت کیجئے

28/ اکتوبر 2010ء کو آل انڈیا حضور مفتیٔ اعظم ہند کانفرنس کے طرحی مشاعرہ میں یہ نعت قلمبند کی۔ جس کا مصرع طرح تھا ''یارسول اللہ کی کثرت کیجئے''

منعقد بزمِ ہدایت کیجئے
عرسِ پاکِ اعلیٰ حضرت کیجئے

اہلِ سنت سے محبت کیجئے
اہلِ بدعت سے عداوت کیجئے

ہر الم ہر رنج و غم کافور ہو
بس درودِ شہ کی کثرت کیجئے

نزع میں قائم رہیں ہوش و حواس
روز قرآں کی تلاوت کیجئے

آپ سے جو ذکر کرواتے تھے شیخ
آج پھر قاری امانت کیجئے

قلبِ نجدی کو جلانے کے لئے
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

اعلیٰ حضرت کا یہی فرمان ہے
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

ہر مصیبت ہر بلا ٹل جائے گی
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

نجدیت کی ذرّیت جل جائے گی
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

سنی کے دل کی کلی کھل جائے گی
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

پیروی شاہِ مدینہ ہی کی ہے
غوثِ اعظم کی اطاعت کیجئے

عرش کا سایہ قیامت میں ملے
زندہ ہر ہر ایک سنّت کیجئے

فتح و نصرت کامیابی کے لئے
خوب صلّی اللہ کی کثرت کیجئے

حشر میں حافظ سے رب فرمائے گا
دوزخی دس کی شفاعت کیجئے

حافظِ قرآن بیٹا بن گیا
فخر اس پر اے امانتؔ کیجئے

فضل رب العلا سے مدینے چلے

۲۰۰۱ء پونے دوسال کی عمر میں محمد رضائے رسول اپنی والدہ صاحبہ اور نانا جان حاجی محمد شفیع صاحب کے ہمراہ حج وزیارت کو جاتے وقت فقیر مصطفوی نے یہ اشعار کہے:

فضل رب العلا سے مدینے چلے
مصطفیٰ کی عطا سے مدینے چلے

حاجی صاحب ہمارے مدینے چلے
پڑھتے نوری ترانے مدینے چلے

شہر بانو بھی خاتون ابا میاں
اور شامول میرے مدینے چلے

شہر بانو محمد رضائے رسول
ساتھ نانا میاں کے مدینے چلے

یعنی فرزند قاری امانت رسول
میرے شامول مکے مدینے چلے

جس کا چوبس برس قبل ہی رکھ دیا
نام ابنِ رضا نے مدینے چلے

مفتیٔ اعظم ہند ابنِ رضا
بس انہیں کی دعا سے مدینے چلے

اپنا قبلِ ولادت خلیفہ بنائیں
جس کو سرکار ستھرے مدینے چلے

شاہِ اختر رضا دیں خلافت جسے
بس وہی شاہزادے مدینے چلے

شاہِ خالد بھی مفتی جہانگیر بھی
جس کو ماذوں بنائے مدینے چلے

پونے دو سال کی کتنی کم عمر میں
قاری صاحب کے بیٹے مدینے چلے

لے کے نانی کی دادی کی سب کی دعا
بس محمد رضائے مدینے چلے

فضلِ رب حمدِ رب شکر پروردگار
فخر قسمت پہ کرتے مدینے چلے

بوالحسین احمد نوری کا فیض ہے
شاہِ برکات والے مدینے چلے

غوث و خواجہ رضا کا کرم ہو گیا
عبدِ واحد کے صدقے مدینے چلے

اچھے ستھرے وہ سرکارِ آلِ رسول
مرشدوں کے وسیلے مدینے چلے

جا رہے ہیں چھپریا سے مکہ شریف
دیکھنے رب کے جلوے مدینے چلے

اہل محفل بھی حج وزیارت کریں
یہ دعا کرتے کرتے مدینے چلے

انشاء اللہ مکے پہنچ جائیں گے
مصطفیٰ کے بھروسے مدینے چلے

عرفات اور مزدلفہ مکہ منیٰ
مکّۂ محترم سے مدینے چلے

پڑھتے صَلِّ وَسَلِّم عَلَی المُصطفٰی
پڑھتے آقا کے نغمے مدینے چلے

سب سے کہہ دو امانت کریں شکرِ رب
فضلِ مولا سے مکّے مدینے چلے

مبارک باد اے اللہ کا گھر دیکھنے والے

مبارک باد اے اللہ کا گھر دیکھنے والے
مبارک باد دربارِ پیمبر دیکھنے والے

حرم سرکار کا اللہُ اکبر دیکھنے والے
رسولُ اللہ کا شہرِ منور دیکھنے والے

رضا، امّی بھی، نانا حج و زیارت کر کے آئے ہیں
مبارک کعبہ وَ دربارِ انور دیکھنے والے

بڑا خوش بخت خوش قسمت ہے تو اے زائرِ طیبہ
حرم کے وہ در و محراب و ممبر دیکھنے والے

تری آنکھوں کو بوسہ دوں ترے پاؤں کو بوسہ دوں
نرالا گنبدِ خضریٰ کا منظر دیکھنے والے

ہزاروں قدسی صبح و شام آتے ہیں سلامی کو
مرے آقا کی شان اللہُ اکبر دیکھنے والے

جو اک بار آتے ہیں دوبارہ پھر وہ آ نہیں سکتے
تری قسمت درِ اقدس برابر دیکھنے والے

غلام حاضر ہوں جب جب چاہیں ان کے آستانے پر
غلاموں پر یہ الطافِ سراسر دیکھنے والے

شفاعت تیری واجب ہوگئی آقا نے فرمایا
مری تربت مرے روضے پہ آ کر دیکھنے والے

سند جنت کی لیکر آئے دربارِ مدینہ سے
وہ جنت کی کیاری روح پرور دیکھنے والے

برستا جالیوں سے ہر گھڑی چھن چھن کے نورِ رب
نہیں ہے کوئی نقشہ اس سے بہتر دیکھنے والے

وہ تربت کعبہ وَ عرش الٰہی سے بھی افضل ہے
وہ تربت بالیقیں جنت سے بڑھکر دیکھنے والے

کہا کعبے کا کعبہ جس کو میرے اعلیٰ حضرت نے
وہ روضہ قُبّہٗ صدیق اکبر دیکھنے والے

وہ مکّے کی حرم گاہیں مدینے کی گزرگاہیں
برستے روز و شب انوارِ داور دیکھنے والے

وہ غارِ ثور اور غارِ حرا کا پرکشش منظر
نشانئ شفیعِ روزِ محشر دیکھنے والے

قدم رکھ کر چلا اُس سرزمینِ محترم پر تو
بچھاتے ہیں فرشتے جس جگہ سر دیکھنے والے

طوافِ کعبہ کے جلوے حطیمِ پاک میں سجدے
صفا مروہ کے پیارے پیارے چکّر دیکھنے والے

مدینے کی زمیں عرشِ بریں سے کم نہیں زائر
مزارِ بادشاہِ ہفت کشور دیکھنے والے

منیٰ میں تینوں شیطانوں کے جمروں پر بچشمِ سر
منیٰ میں اُن پہ لاکھوں پڑھتے کنکر دیکھنے والے

تو مزدلفہ منیٰ عرفاتِ مکّہ میں ہوا حاضر
تو ہے اپنے مقدر کا سکندر دیکھنے والے

امانتؔ قادری کہدو مبارک ہو مبارک ہو
عرب جا کر شہِ کونین کا گھر دیکھنے والے

خوشی میں تیری آمد کے لکھے قاری امانتؔ نے
یہ گلہائے محبت ہیں نچھاور دیکھنے والے

مرے حافظ عنایت قادری کے گھر بہار آئی

مرے حافظ عنایت قادری کے گھر بہار آئی
درِ قاری امانتؔ پر ضیائے چار یار آئی

مدینے اور مکے سے چلو حجاج آئے ہیں
درود مصطفیٰ کی چار جانب سے پکار آئی

رسول اللہ کے ننھے رضا الحاج آئے ہیں
رضائے والدہ بھی لے کے طیبہ سے بہار آئی

بہاریں تیری آمد کی خوشی میں تجھ پہ قرباں ہیں
تھا اک عرصے سے جس ساعت کا سب کو انتظار آئی

بحمد اللہ شفیع محترم آئے ہیں طیبہ سے
مدینہ دیکھ کر آئے مسرت بے شمار آئی

مدینہ اور مکہ دیکھنے والو مبارک ہو
مبارک ہو مبارک ہر طرف سے یہ پکار آئی

مدینہ دیکھنے والوں کو دیکھو برکتیں لوٹو
یہی مژدہ سناتی رحمتِ پروردگار آئی

کرائے گا شفاعت چار سو لوگوں کی وہ حاجی
اگر ایمان پر مر جائے یہ شہ کی پکار آئی

نہ کیوں تیرے مقدر کا ستارہ عرش تک پہنچے
کہ تیری چشمِ نوری دیکھ کر ان کا مزار آئی

کئے تھے شادی سے پہلے دو حج قاری امانتؔ نے
اب اس کی اہلیہ حج کر کے حجن خوشگوار آئی

منظوم معائنہ

قصبہ باسنی راجستھان سے متعلق معائنہ شب 11 ذی قعدۃ المبارکہ 1423ھجریہ مبارکہ کو حضرت مفتی ولی محمد مفتیٔ باسنی نے سنی تبلیغی جماعت باسنی کا معائنوں والا رجسٹر پیش کیا اور فقیر مصطفوی قاری محمد امانت رسول رضوی سے فرمایا اس پر معائنہ لکھ دیں فقیر نے اس رجسٹر کو دیکھا تو کئی اکابر علما کے اس پر معائنے نثر میں لکھے ہوئے تھے مثلاً محدثِ کبیر، بحر العلوم، مجاہد دوراں، شارح بخاری وغیرہم پورا رجسٹر علما کے معائنوں سے بھرا تھا۔ آخری دو پیج باقی تھے لہٰذا فقیر مصطفوی غفرلہ نے برجستہ اشعار میں معائنہ لکھا:

از طفیلِ اعلیٰ حضرت زندہ باد
سنی تبلیغی جماعت زندہ باد

جس کے بانی حضرتِ مشتاق ہیں
سنی تبلیغی جماعت زندہ باد

مفتی صاحب لے گئے دفتر میں جب
اور دکھلائی کتابت زندہ باد

حاضرِ دفتر ہوا بعدِ عشاء
ہو گئی شاداں طبیعت زندہ باد

پھر معائنہ رجسٹر میرے پاس
بھیجا لکھنے کو حقیقت زندہ باد

لکھ دیا بر جستہ جو دیکھا گیا
پڑھ لو اشعارِ امانتؔ زندہ باد

دیکھا دفتر اور رجسٹر پوسٹر
خوب کی مسلک کی خدمت زندہ باد

ہر طرف دینی اداروں کا قیام
کرتی ہے سنی جماعت زندہ باد

کرتی ہے تبلیغ دینِ پاک کی
سنی تبلیغی جماعت زندہ باد

ڈھائی سو دینی مدارس کر دیئے
جس نے قائم وہ جماعت زندہ باد

بے شرع شادی یہاں ہوتی نہیں
زندہ باد احیائے سنت زندہ باد

کرتے ہیں احباب اس کے روز وشب
دین کی نشرو اشاعت زندہ باد

از توسُّل مفتیانِ سنّیت
دیتی ہے درسِ شریعت زندہ باد

پاگئے مفتی ولی جیسا امام
باسنی والوں کی قسمت زندہ باد

ان کی دینی خدمتوں کو دیکھ کر
دیتا ہوں ان کو اجازت زندہ باد

دیتا ہوں مفتی ولی نوری کو آج
قادری چشتی خلافت زندہ باد

پڑھ کے تجھ کو کہہ رہے ہیں سب کے سب
مرحبا قاری امانؔت زندہ باد

دروازۂ بخشش

1425ھ

مرکز دنیائے سنّت منظرِ اسلام ہے
یادگارِ اعلیٰ حضرت منظرِ اسلام ہے

مخزنِ علمِ شریعت منظرِ اسلام ہے
منبعِ علمِ طریقت منظر اسلام ہے

حضرتِ صدرالشریعہ حضرتِ حامد رضا
مفتیٔ اعظم کی زینت منظر اسلام ہے

جس جگہ پائیں مُحَدِّث اعظمِ ہند اشرفی
علمِ پاکِ دیں کی دولت منظر اسلام ہے

سینکڑوں مفتی مُحَدِّث اور مفسر مولوی
جس نے بخشے شیخِ امّت منظر اسلام ہے

ہوں کچھوچھے کے مُحَدِّث یا ہوں سردار احمدی
سب کو تھی جس کی ضرورت منظر اسلام ہے

فیضِ مارہرہ سے اے قاری امانتؔ قادری
غوث اعظم کی کرامت منظر اسلام ہے



اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

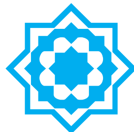
سنہ 1401ھ

بخدمت حضرت عظیم المرتبت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب مدنی مدظلہ العالی کو 2/ذی الحجۃ المبارکہ 1401ھ بروز جمعرات یکم اکتوبر 1981ء مدینہ طیبہ منظوم خط روانہ کیا:

فضلِ رحمٰن فضل ہو تم پر
رحمتِ مصطفیٰ بھی شام و سحر

یاد آتی ہے آپ کی اکثر
یہ دعا کیجئے بوقت سحر
پھر مدینے کے دیکھیں شام و سحر
در پہ بلوائیں شافِعِ محشر
سبز گنبد ہو کاش پیشِ نظر
ہو ریاض جناں پہ میرا سر
موت آجائے اس طرح مجھ پر
رحمتُ اَللّٰہ کی ہو سنی پر
منکر دین کا جہنم گھر
مارا مارا پھرے گا وہ در در
جو نہ پکڑے گا دامنِ سرور
اپنا جیسا جو سمجھے ان کو بشر
بعد مردن ملے گی اس کو سقر
سرور انبیا ہیں ایسے بشر
جن کا ثانی نہیں ہے کوئی بشر
از پلی بھیت بیٹھا جب بس پر
نظم جاری ہوئی مرے لب پر

تا بریلی عریضۂ احقر
نظم میں ہو گیا بفیضِ عمر
دن جمعرات کا تھا بعد ظہر
لکھے اشعار درمیان سفر
ہم سبھوں کی دعا ہے ربِّ جلیل
شہ ضیا پائیں خوب عمر طویل
ہند کے شیخ مرشدِ اکرم
میرے سرکار مفتیٔ اعظم
اہلِ عالم ہوں مستفیض ان سے
یا خدا رضویت پھلے پھولے
ان کو ہو جائے عمرِ خضر عطا
ان کا سایہ رہے سروں پہ سدا
یہ امانتؔ رسول کی ہے دعا
کر لے مقبول از طفیل رضا



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَا

وَعَلٰی ذَوِیۡہِ وَاٰلِہٖ اَبَدًاللّٰہُ ھُوَرِ وَ کَرَّمَا

اسمائے گرامی قرائے قرآن مع راویان علیہم الرحمۃ والرضوان

در منظوم

22/نومبر 1996ء

جانو قرّ ائے سبعہ کے میں سناتا ہوں نام

راوی ہر ایک کے دو دو ہیں سنو میرا کلام

ورش و قالون ہیں نافع مدنی کے راوی

حضرت قاضی امام ابن کثیر ہیں مکی

حضرت قُنبُل و بزّی ہوئے جن کے راوی

بصری بوعمر کے راوی ہوئے دوری سوسی

حضرت عامر شامی کے بھی ہیں دو راوی

ابنِ ذکوان اور ہُشّام امانتؔ رضوی

حضرت عاصم کوفی کے بھی راوی دو ہیں

حضرت حفص و ابو بکر انھیں کہتے ہیں

حضرت حمزہ کے راوی ہوئے خَلَفْ اور خَلّادْ
اور کسائی کے ابوالحارثؒ و دوری کر یاد
ختم کرتا ہے امانتؔ رضوی نظم کو اب
طلبا یاد زبانی کریں اشعار یہ سب

منظوم تصدیق

از ”لمعات ولی“ مصنف مفتی ولی محمد رضوی سربراہِ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف راجستھان

حمد بے حد برائے ربِّ احد
مصطفیٰ کے لیے ثنا بے حد
رب تعالیٰ کے ہوں درود و سلام
اپنے محبوب پر ہمیشہ مدام
بعد ان کے ہوں کل صحابہ پر
آل و اولاد پر ائمہ پر
غوثِ اعظم امامِ اعظم پر
خواجۂ خواجگانِ عالم پر
اولیا اصفیائے امت پر
مفتیٔ اعظم اعلیٰ حضرت پر

مفتیٔ باسنی نے مجھ سے کہا
میری تالیف پر ہے کچھ لکھنا
کچھ مقالات میں نے جمع کئے
قاری صاحب وہ آپ پڑھ لیجے
لائے حافظ نصیر ایک کتاب
کچھ مقالات دیکھے اچھے جواب
مفتی صاحب کی خوب ہیں خدمات
دے رہی ہیں پتہ یہ تحریرات
اچھے اچھے ہیں اس میں ارشادات
ہوں بلند خوب آپ کے درجات
خدمتِ دینی کرتے ہیں دن رات
فضلِ رب کی ہو روز و شب برسات
بڑی عجلت میں لکھ رہا ہوں میں
درِ خواجہ پہ جا رہا ہوں میں
نَبَوِیٔ سُنَّتوں سے پیوستہ
مفتیٔ باسنی کا گلدستہ

ہیں مقالات کیسے نورانی
چشتی برکاتی رضوی جیلانی

اس سے ظاہر ہے خدمتِ دینی
مذہبی فقہی شرعی قرآنی

سنیوں کے لئے ہے دستاویز
یہ ہے سب فیضِ حضرتِ تبریز

یا خدا از طفیلِ فخرِ زمن
ابنِ مولا علی حسین و حسن

ہے امانتؔ رسول کی یہ دعا
اس کو مقبولیت عطا فرما



مفتیٔ اعظم آپ کے مظہر کا عرس ہے
شیخ الحدیث نائبِ سَرُ وَرُ کا عرس ہے
مفتی کرامت ازہری نوری میاں ولی
عالم فَقِیہ فاضلِ ازہر کا عرس ہے



عالِم بے نظیر کی چادر
نورِ پیرانِ پیر کی چادر
یعنی شیخ الحدیث مفتی فقیہ
ہے کرامت رسول کی چادر



اعلیٰحضرت کے پھول کی چادر
جانشینِ رسول کی چادر
مفتی۔ عالم۔ ولی۔ محدِّث تھے
ہے کرامت رسول کی چادر

رمضان مبارک 1400ھ میں مدینہ منورہ سے مرشد کامل جامع الفضائل فرزند اعلیٰحضرت امام احمد رضا علامہ شیخ مصطفیٰ رضا حضور مفتیٔ اعظم ہند کی خدمت بابرکت میں حضرت علامہ شاہ اختر رضا خاں ازہری میاں صاحب کے پتے پر فقیر مصطفوی قاری محمد امانت رسول غفرلہٗ نے منظوم خط روانہ کیا۔ حضور ازہری میاں صاحب نے وہ منظوم خط سرکار مفتیٔ اعظم ہند اپنے نانا جان کو پڑھ کر سنایا۔ حضور مفتیٔ اعظم ہند نے حضور ازہری میاں صاحب سے فرمایا قاری امانت رسول نوری نے مدینہ منورہ سے یہ منظوم خط فقیر کو روانہ کیا آپ اس خط کا جواب لکھئے فقیر اس پر دستخط کردے گا اور مدینہ منورہ وہ خط قاری صاحب کے پاس بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُرْشِدْ
شاہِ طیبہ کے عاشق و حامد

اے مرے شیخ عارف و عابد
رہیں مقہور آپ کے حاسد
یہ امانت رسول نوری غلام
عرض کرتا ہے دست بستہ سلام
اور عنایت رسول بھائی بھی
قادری نوری رضوی برکاتی
طیبہ سے اس عریضے کو حضرت
لکھ کے کرتا ہوں حاضرِ خدمت
غوث اعظم کے مظہر و نائب
ہوں دعاؤں کا آپ کی طالب
اک نگاہِ کرم ہو مجھ پر بھی
میں بھی ہوں نوری رضوی مصطفوی
شیخِ کامل یہ ہے کرم تیرا
ماہِ رمضان طیبہ میں گزرا
ہم کہاں ہم کہاں تھے اس قابل
یہ ہے سب فیضِ مرشدِ کامل

کیا مراتب بیاں کرے یہ گدا
آپ ہیں آپ اشرفُ العُرَفا

مدح خواں تیرے اولیائے جہاں
فیض پاتے ہیں تجھ سے خورد و کلاں

کرتے ہیں اہلِ دل جبیں سائی
تیری چوکھٹ پہ آکے مولائی

ہو شہنشاہِ وقت قطبِ زمن
با خدا تاجدارِ اہلِ سُنن

چھوٹی بی صاحبہ وہ پیرانی
ابنِ جیلانی شاہ رحمانی

شاہ اختر بھی شاہ منانی
شاہ خالد علی وہ نورانی

طیبہ سے سب کی خدمتوں میں سلام
عرض کرتا ہے نوری رضوی غلام

ہے یہی التجا رسول اللہ
پورا ہو مدعا رسول اللہ

میرے مرشد شہِ ابوالبرکات
پائیں عمرِ دراز اور درجات

میری پیرانی پائیں عمر دراز
بہرِ غوث الورٰی فقیر نواز

خوب پھولے پھلے شہِ بطحا
اعلیٰحضرت کا خاندان سدا

شاہِ مارہرہ مصطفٰی حیدر
آپ کا فیض باٹیں شام و سحر

میرے ماں باپ پر رسولِ حرم
ہو کرم ہو کرم کرم ہی کرم

سب عزیزو اقارب اے سرور
رشتے میں ہیں جو اکبر و اصغر

پیر بھائی ہیں جتنے ان سب پر
ہو کرم بادشاہِ جن و بشر

ہوں مرادیں ہر ایک کی پوری
بہرِ سرکار خواجہ اجمیری

واسطہ میرے پیرو مرشد کا
کام بگڑے ہوئے سبھوں کے بنا
رکھ غلامانِ در سدا سب کو
اپنے دربار میں بلا سب کو
سب پہ کر اپنی رحمتیں نازل
اور بنا سب کو مومنِ کامل
علمِ نافع عطا ہو علم و عمل
عادتِ بد جو ہو وہ دیجے بدل
ماہِ رمضان سامنے روضہ
ہجری چودہ سو روزِ پنج شنبہ
نظم کو اب امانتِ رضوی
ختم کرتا ہے پڑھ کے نعتِ نبی

جب یہ خط حضرت ازہری میاں صاحب نے سرکار مفتیٔ اعظم ہند کو سنایا تو حضور مفتیٔ اعظم ہند نے فرمایا قاری امانت رسول رضوی کو اس کا جواب لکھ کر مدینۂ منورہ روانہ کیجئے فقیر اُس پر دستخط کردے گا۔ حضور مفتیٔ اعظم ہند کے حکم پر حضرت علامہ شاہ اختر رضا خانصاحب تاج الشریعہ نے خط لکھا اور اُس پر حضور مفتیٔ اعظم ہند نے اپنے قلم حق رقم سے ایک سطر لکھ کر دستخط فرمائے۔

از فقیر قادری مصطفیٰ رضا نوری غفرلہٗ سلام مسنون قبول باد ۶ ۱ / شوال 1400ھ

By Air mail

جناب القاری امانت رسول المحترم
بتوسط مولانا ضیاء الدین المحترم ص ب ۹۲ باب المجیدی
المدینة المنورة المملکة العربیة السعودیة

Qari Amanat Rasool Sb
C/o. Hazrat Maulana Ziauddin
P.O. Box - 92 Babul Majeedi
Medina Shareef
(Saudi Arabia)

۷۸۶
۹۲

محب گرامی قدر سلام مسنون و دعوات خیر مشحون

طالب خیر بحمدہ تعالیٰ مع الخیر ہے۔ آپ کا محبت نامہ آیا [illegible] حاضری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] والسلام

[illegible]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
شب ۱۶ شوال ۱۴۰۳ھ

محترم
بوقت حاضری خاکسار کا نام لے کر خصوصی دعاؤں میں
یاد فرمائیں۔ سرکار میں ہم سب کا سلام۔ قدم بوسی۔ عرض حال پیش فرما دیں۔
ہم سب کی حاضری کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی حاضری قبول [illegible]
جملہ حاضرین کو سلام [illegible] دعا برکت و تہنیت [illegible] طالب [illegible] مدینہ منورہ [illegible]

چہار شنبہ [illegible] المبارک

مرتبہ والدین ماجدین

عزیز جان حافظ حاجی محمد رضائے رسول مجتبیٰ رضا شامول ساؤتھ افریقہ دارالعلوم قادریہ غریب نواز میں زیر تعلیم تھے۔ وہاں سے فرمائش کی تھی ماں پر ایک نظم لکھ دیجئے برجستہ مندرجہ ذیل اشعار ہو گئے 13 رجب المرجب 1434ھ مطابق 24 مئی 2013ء بذریعہ ای میل یہ اشعار افریقہ شامول کو بھیجے گئے:

آقائے دوعالم کا کرم فضلِ خدا ہے
سب کچھ مجھے ماں باپ کے صدقے میں ملا ہے

شیخین بھی حسنین بھی اصحاب بھی پائے
دامانِ علی حضرتِ عثمان ملا ہے

ناراض انھیں کرنے سے ناراض خدا ہے
راضی مرے ماں باپ ہیں تو راضی خدا ہے

قرآن حدیثِ نَبَوِی کی ملی تعلیم
اسلام کی دولت ملی اور دین ملا ہے

جنّت ہوئی ماں، باپ ہیں دروازۂ جنّت
ارشادِ شہنشاہِ مدینہ بخدا ہے

اُف بھی نہیں ہاں ہوں بھی نہیں اُن سے کہو تم
قرآن پڑھو ہاں یہی ارشادِ خدا ہے

ہاں تربیت اسلام کی پائی ہے جو ہم نے
ماں باپ کی اے قاری امانتؔ یہ دعا ہے

سارے عالموں کو پر ضیا کر دے

رسول پاک کا صدقہ مجھے یا رب عطا کر دے
غلامانِ صحابہ اور شہیدِ کربلا کر دے

الٰہی عفو سارے جُرم اور ساری خطا کر دے
بُرا ہوں اچھے کے صدقے مجھے اچھا بھلا کر دے

طفیلِ مفتیٔ اعظم مری پوری دعا کر دے
مُجَلّٰی اور مُصَفّٰی قلب میرا اے خدا کر دے

چمک ساتھ ایسی لائے آمنہ بی بی کے شہزادے
چمک ایسی تھی سارے عالموں کو پر ضیا کر دے

ترے ہی نور سے روشن منور سارے عالم ہیں
منور روح جسم و جانِ من نور الہُدیٰ کر دے

میں بغداد معلّٰی کربلا دیکھوں نجف اشرف
مدینہ مکہ دیکھوں پورا میرا مدّعا کر دے

درِ اقدس پہ حاضر ہو سلام و نعت پڑھتا ہو
بس ایماں پر امانتؔ قادری کا خاتمہ کر دے

۲۸/اکتوبر کو زیارت موئے مبارک کے وقت

پڑھ درودِ مصطفیٰ موئے مبارک آ گئے
پڑھ سلامِ مجتبیٰ موئے مبارک آ گئے

پڑھئے اشعارِ رضا موئے مبارک آ گئے
مرحبا صد مرحبا موئے مبارک آ گئے

ابرِ رحمت بن کے چھایا رحمت عالم کا نور
رحمتِ رَبُّ العُلا موئے مبارک آ گئے

حضرتِ خالد کی ٹوپی میں تھا موئے مصطفیٰ
جو ہوئے سیفِ خدا موئے مبارک آ گئے

مومنو پڑھتے رہو اللہ کی حمد و ثنا
اور نعتِ مصطفیٰ موئے مبارک آ گئے

رحمتِ مختار کے اور غوثِ اعظم شیخ کے
نوری نوری مرحبا موئے مبارک آ گئے

مل کے پڑھئے الصلاۃ والسلام والثنا
جشن میں صد مرحبا موئے مبارک آ گئے

ہے مدرسہ رضویہ میں جشنِ پاکِ مصطفیٰ
اور ہے عرسِ رضا موئے مبارک آ گئے

مسلکِ احمد رضا پر استقامت ہو عطا
ہم سبھوں کا ہو بھلا موئے مبارک آ گئے

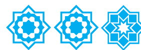
انشاء اللہ ہر تمنّا پوری ہو جائے گی آج
از طفیلِ مصطفیٰ موئے مبارک آ گئے

ہے امانتؔ بن ہدایت کی دعا بہرِ رسول
دین پر ہو خاتمہ موئے مبارک آ گئے



29رفروری پیر شریف 2016،غازی ممتاز حسین قادری علیہ الرحمہ
کی شہادت پر یہ قطعہ کہا۔

سرکار کو اللہ کو بھی راضی کیا ہے
ممتازؔ نے وہ جام شہادت کا پیا ہے
مردہ کہے جو کہتا رہے قاری امانتؔ
قرآں نے بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلَا کِنْ لَّا کہا ہے



بچانے نار سے امت کو محبوبِ خدا اُٹھیئے

4/ اپریل 2003ء درمیان سفر رامپور شریف کار میں یہ نظم قلمبند کی:

بچانے نار سے امت کو محبوبِ خدا اُٹھئے
یزیدی بڑھ رہے ہیں سرورِ ہر دوسرا اُٹھئے

ابوبکر و عمر عثماں علی کو حکم دے دیجے
یزیدی دور کرنے ختم اصحاب ہدیٰ اُٹھئے

مدد کا وقت ہے مولا علی شیر خدا اُٹھئے
تمام اعدائے دیں کا کرنے آقا خاتما اُٹھئے

عراقِ پاک کو برباد کرنا چاہتے ہیں جو
وہ سب ایمان لے آئیں شہا بہرِ دعا اُٹھئے

جہاں ہیں سیکڑوں اصحاب و اہلِ بیت اہل اللہ
تحفظ کیجئے اس سرزمینِ پاک کا اُٹھئے

وہیں بغداد بھی ہے کربلا بھی ہے نجف اشرف
مرے آقا مرے مولا علی مشکل کشا اُٹھئے

وہی اسلام کا پودا جسے سینچا صحابہ نے
اُسی کو ڈھانے دشمن آئے ابنِ مرتضیٰ اُٹھیے

حسین ابن علی شہزادۂ بی فاطمہ اُٹھیے
بچانے اہل حق کی جان اور ایماں شہا اُٹھیے

مٹانا چاہتے ہیں مشرکیں بغداد کو آقا
اٹھا کر اپنے ہاتھوں سے ذرا سیفِ خدا اُٹھیے

سدا پھولے پھلے ہر اک حسینی سنی برکاتی
فنا کرنے یزیدی کو شہید کربلا اُٹھیے

یزیدی دور آیا پھر یزیدی سر اٹھاتے ہیں
انھیں پہچانے دوزخ تاجدار کربلا اُٹھیے

گھٹائیں کفر کی اٹھنے لگیں تیرے غلاموں پر
اغثنی یا حبیبی سیدی غوث الوریٰ اُٹھیے

ہر اک مسلم شریعت کا بنے قیدی تمنا ہے
جہاں کی قید سے مسلم کو کر دیجے رہا اُٹھیے

طفیل مفتیٔ اعظم رضاؤ صابرو خواجہ
مسلمانوں کو نصرت ہو عطا غوث الوریٰ اُٹھیے

مشن بدمذہبوں کا ختم ہوجائے زمانے سے
امامِ اہلِ سنت حضرتِ احمد رضا اُٹھئے

یہ مانا سخت مجرم ہے مگر تیرا سگِ در ہے
امانت کی شفاعت کرنے محبوب خدا اُٹھئے

یاالٰہی بچا ذِلّتوں سے مجھے

یا الٰہی بچا ذلّتوں سے مجھے
دین و دنیا کی سب ظلمتوں سے مجھے

کیا کروں عرض جو کچھ ہوا رنج و غم
میرے احباب کی تلخیوں سے مجھے

آستیں کا بنے سانپ دھوکا دیا
یہ نہ امید تھی دوستوں سے مجھے

کتنے کانٹے چبھے تھے جہاں یاد ہے
پھر گزرنا ہے اُن راستوں سے مجھے

بات اچھی کہی تھی بری لگ گئی
کیوں کڑھن ہو نہ ان عادتوں سے مجھے

بات سچی کہی ان کو کڑوی لگی
تو ڈرانے لگے دھمکیوں سے مجھے

میری عادت ہے یہ چھوٹ سکتی نہیں
ڈر ذرا بھی نہیں سختیوں سے مجھے

جو بھی کہنا ہو کہہ لو مرے سامنے
یاد مت کرنا پھر غیبتوں سے مجھے

جھوٹ بولے کہا۔ سچ ہی کہتے ہیں ہم
دکھ بہت پہنچا ان حرکتوں سے مجھے

گزری کیا ہوگی مجھ پر بتاؤ تمھیں
قلبی نفرت ہے جب کاذبوں سے مجھے

ڈاکٹر بھی پریشان جن سے ہوئے
پڑ گیا پالا اُن زخمیوں سے مجھے

تم کو بھی مل نہ جائے کہیں مت ہنسو
جو ملی ہے سزا ساتھیوں سے مجھے

کس سے شکوہ کروں میرے ہمدرد نے
خود ستایا ہے کج فہمیوں سے مجھے

میری قسمت میں چوں کہ لکھا تھا یہی
یوں نہیں فکر ان الجھنوں سے مجھے

میری قسمت کہاں تھی یہ مانا مگر
تم نے مِلوایا خوش قسمتوں سے مجھے

میری عادت سنور جائیگی ایک دن
تم نے سمجھایا گر شفقتوں سے مجھے

ایک ٹھوکر لگی گر پڑا اور ابھی
ہے گزرنا بہت منزلوں سے مجھے

شکر مولا کا کیا کیا ملا کیا ملے
کیا خبر آپ کی صحبتوں سے مجھے

وقت پر کوئی بھی کام آتا نہیں
یہ نہ امید تھی مخلصوں سے مجھے

جو گرجتے ہیں پھر وہ برستے نہیں
یہ تجربہ ہوا بادلوں سے مجھے

حق ہی کہنا۔ ہو ناراض گر چہ کوئی
یہ سبق مل گیا مرشدوں سے مجھے

یا خدا عشق احمد میں کردے فنا
ہے یہی آرزو مدتوں سے مجھے

شاعری سے بھلا مجھ کو نسبت ہی کیا
شغل آقا کی ہے مدحتوں سے مجھے

کلمۂ حق نہ کہہ پائے کوئی جہاں
سخت نفرت ہے اُن محفلوں سے مجھے

جھوٹ اور سچ میں جن کو نہیں امتیاز
مت سمجھ لینا اُن شاعروں سے مجھے

بات حق ہی کہوں گا امانتؔ سدا
ڈر نہیں ظلم کی آندھیوں سے مجھے

بہارِ بخشش

پڑھیے دن رات بہارِ بخشش فیضِ برکات بہارِ بخشش

مجتبیٰ مصطفیٰ کی نعتیں ہیں شہ کے نغمات بہارِ بخشش

حمد نعتیں سلام صلَّی اللہ رضوی سوغات بہارِ بخشش

گنبد خضریٰ دیکھیے پڑھیے شہ کے نغمات بہارِ بخشش

شہ کے روضے پہ نور و نکہت کی خوب برسات بہارِ بخشش

المدینہ میں آئے دیدیجے نوری صدقات بہارِ بخشش

خوب پڑھیے درود اور سلام کنزِ حسنات بہارِ بخشش

حاصلِ زندگی ہیں طیبہ کی چند ساعات بہارِ بخشش

پڑھیے اَلْحَمْد بکثرت اُس میں آیتیں سات بہارِ بخشش

اس امانتؔ کو بخش دو آقا
کنزِ برکات بہارِ بخشش

صاحب دیوان امانتِ اعلیٰحضرت پر ایک نظر

تلمیذ و خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند شیخ طریقت عامل شریعت صوفیٔ باصفا پیکر زہد و تقویٰ حسّان الہند بلبل برکات استاد الشعراء فخر القراء امانتِ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی مصطفوی بانی و سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت شریف کو انیس برس کی عمر میں پندرہویں صدی ہجری کے مجدد حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ شیخ مصطفیٰ رضا ابو البرکات فرزندِ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے 27/ شوال المکرم 1396ھ۔1976ء میں تمام سلاسل کی تحریری خلافت و اجازت عطا فرمائی۔

شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند کی بارگاہ میں حضرت قاری امانت رسول صاحب کی یہ خصوصیت اور مقبولیت تھی کہ رضا مسجد بریلی شریف ہو یا پیلی بھیت، شاہجہاں پور، ہلدوانی، بھوالی، مبارکپور، کچھوچھہ شریف یا ملک کے دیگر مقامات جہاں جہاں حضور مفتیٔ اعظم ہند کے ساتھ قاری امانت رسول صاحب رہتے بڑے بڑے علماء و مفتیان کرام کی موجودگی میں شہزادۂ اعلیٰحضرت علامہ شیخ مصطفےٰ رضا حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت قاری امانت رسول صاحب ہی کو امامت کے مصلّے پر بڑھاتے تھے اور گیارہ سال تک تاحیات حضور مفتیٔ اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت اپنے مخصوص مرید و خلیفہ و تلمیذ و معتمد قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی کو امامت کا شرف عطا فرماتے رہے۔

1975ء میں پہلی مرتبہ برائے حج و زیارت حرمین شریفین کو جاتے وقت قاری امانت رسول صاحب کے تعارف میں بنام قطب مدینہ علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی حضور مفتیٔ اعظم ہند نے ایک مکتوب لکھ کر قاری صاحب کو دیا جس میں حضرت الحاج

مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب کے لئے تحریر فرمایا۔

"یہ رضوی ہیں میرے محبّ ہیں مخلص مرید ہیں ان پر نظر کرم فرمائیں اور ان پر مہربانی کو مجھ پر مہربانی سمجھیں"

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفر لہٗ

قطبِ مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی نے مدینہ منورہ میں حضور مفتیٔ اعظم ہند کا مکتوب پڑھ کر قاری امانت رسول صاحب پر نہایت شفقت و کرم فرمایا اور ستائیس سلسلوں کی خلافتیں اجازتیں استاد القراء قاری محمد امانت رسول صاحب پیلی بھیتی کو عطا فرمائیں، اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور برہان ملت فقیہ جبلپوری، مخدوم المشائخ حضور احسن العلماء حضرت سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں صاحب مارہرہ مطہرہ، حضور مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن فقیہ اڑیسہ، قطب بلگرام حضور سید شاہ آل محمد ستھرے میاں صاحب، مخدوم الاولیاء حضرت سید شاہ ضیاء الدین ترمذی سجادہ نشین کالپی شریف، وارث پنجتن حضرت سید شاہ یحیٰ حسن میاں صاحب مارہرہ شریف، استاد العلماء حضرت مفتی وجیہ الدین صاحب مفتیٔ پیلی بھیت شریف، اور تلمیذ محدث سورتی نبیرۂ حضور شاہجی محمد شیر میاں حضرت علامہ قاری غلام محی الدین صاحب شیری خطیب ہلدوانی نے بھی پیر و مرشد امانتِ اعلیٰ حضرت شیخ القراء حضرت قاری محمد امانت رسول صاحب نوری دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی اپنی خلافتوں سے نوازا۔

محمد عاشق رضا امانتی مدنی، مدناپوری

نزیل (المدینۃ المنورۃ)

معائنۂ برکاتی

شہزادۂ سرکارمارہرہ محیِ مسلکِ اعلیٰحضرت تاج المشائخ برکاتی دولہا حضور امین ملت

حضرت علامہ ڈاکٹر **سید شاہ محمد امین میاں** قادری برکاتی مدظلہ النورانی

سجادہ نشین خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف

کل بتاریخ 28/ اکتوبر جمعہ مبارکہ کو امانتِ مسلکِ اعلیٰحضرت بلبلِ برکات خلیفۂ والد ماجد حضور احسن العلماء مارہروی وخلیفۂ علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی وخلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی برکاتی کی دعوت پر فقیر برکاتی ہدایت نگر پیلی بھیت حاضر ہوا۔ سر چشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر کا سالانہ جشن دستارِ بندی و مجدّد مأۃِ حاضرہ حضور مفتیٔ اعظم ہند کانفرنس وعرس اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی وشمس الفیوض الحاج محمد ہدایت رسول قادری و فاضل مصر مفتی محمد کرامت رسول نوری برکاتی محدثِ پیلی بھیتی کے عظیم الشان اجلاس کو دیکھ کر بیحد مسرت ہوئی علماء ومشائخ سادات وسجادہ نشینان ومفتیان کرام شعرائے اہلِ سنت کا جم غفیر ہزاروں کی تعداد میں مخلوق خدا کا ہجوم دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ فقیر برکاتی سولہ سال قبل ہدایت نگر میں حاضر ہوا تھا۔ امانتِ مسلکِ اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول برکاتی نے سولہ سال میں مدینۃ الاسلام کی کایہ پلٹ ڈالی پہلے کچھ تھا اب کچھ ہے۔ اور انشاء اللہ اگلے سال ہم آئیں گے تو اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ پائیں گے۔

مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب نے دعویٰ کیا تھا کہ پندرہویں صدی کے مجدد سرکار حضور مفتیٔ اعظم ہند ہیں۔تو اس کی دلیل میں ’’علماء و مشائخ عالم کی نظر میں پندرہویں صدی کا مجدد‘‘ کتاب لکھی اور شائع کی فقیر برکاتی نے اس کا اور دوسری کتاب ’’سوانح غوث الثقلین‘‘ کا اجرا کیا۔جس میں دس ملکوں کے تقریباً پانچ سو علماء و مفتیان کرام نے تصدیق کی کہ پندرہویں صدی کے مجدد حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ شیخ مصطفیٰ رضا برکاتی فرزندِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی فاضل بریلوی ہیں۔ہم نے اعلیٰ حضرت سرکار کا گنبد 66/تولہ چاندی کا تیار کرایا اور ’’مجدد مأۃِ حاضرہ حضور مفتیٔ اعظم ہند ایوارڈ‘‘ قاری امانت رسول برکاتی کو پیش کیا پیلی بھیت میں جو حضرات مذہبِ اہلِ سنت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کا چراغ روشن کئے ہوئے ہیں ان میں قاری صاحب کا نام نمایاں ہے۔قاری امانت رسول صاحب امانتِ مسلکِ اعلیٰ حضرت ہیں۔ 21/طلباء کی دستار بندی عمل میں آئی۔اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ سرچشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام سے خوب علم کا چرچہ پھیلے اور زیادہ سے زیادہ لوگ حفظ و قرأت اور درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کریں۔اہلِ خیر حضرات مدینۃ الاسلام کا ہر کارِ خیر کے وقت بھرپور تعاون فرمائیں۔

فقیر برکاتی سید محمد امین قادری

خادم سجادہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ (ایٹہ)

29/اکتوبر 2016ء

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند وخلیفۂ احسن العلماء وخلیفۂ حضور قطبِ مدینہ وخلیفۂ حضور مجاہد ملت

مولانا الحاج الشاہ **قاری محمد امانت رسول** قادری برکاتی رضوی

کی تصنیفات

1 فضیلتِ مدینہ
2 پندرہویں صدی کے مجدد
3 لاکھوں سلام پر مکمل تضمین
4 تجلیات غوث الثقلین
5 حضور مفتی اعظم ہند قبلہ اور قطب مدینہ طیبہ
6 تجلیات احسن المشائخ مارہرہ مطہرہ
7 تجلیات بلگرام و مارہرہ
8 مکمل طریقۂ فاتحہ مع برکاتِ فاتحہ
9 سوانح حیات مفتی جہانگیر صاحب
10 بانوے حدیثوں کا لاثانی مجموعہ
11 تجلیات شیخ منور علی بغدادی الہ آبادی
12 علماء ومشائخ کی نظر میں ”پندرہویں صدی کا مجدد“
13 چراغِ محبوبِ فاطمہ
14 شجراتِ طیبات
15 (نعتیہ دیوان) بہارِ بخشش
16 تجلیات امام احمد رضا
17 بہارِ بخشش (نعتیہ دیوان) اول، دوم
18 تجلیات حضور مفتیٔ اعظم ہند
19 خزانۂ رحمت وبرکت
20 سوانح حیات شیر بیشۂ اہل سنّت مفتی ہدایت رسول رامپوری
21 اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام
22 بیاض قادری ونوری
23 تجلیات حضور محدث سورتی
24 منظوم سوانح حضور غوثِ اعظم
25 سوانح حیات منور علی شاہ
26 مدنی نعتیں
27 برکاتِ درود شریف
28 منظوم سوانح حضور مفتیٔ اعظم ہند
29 تعلیم شریعت
30 کراماتِ اعلیٰ حضرت و مفتیٔ اعظم ہند